Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

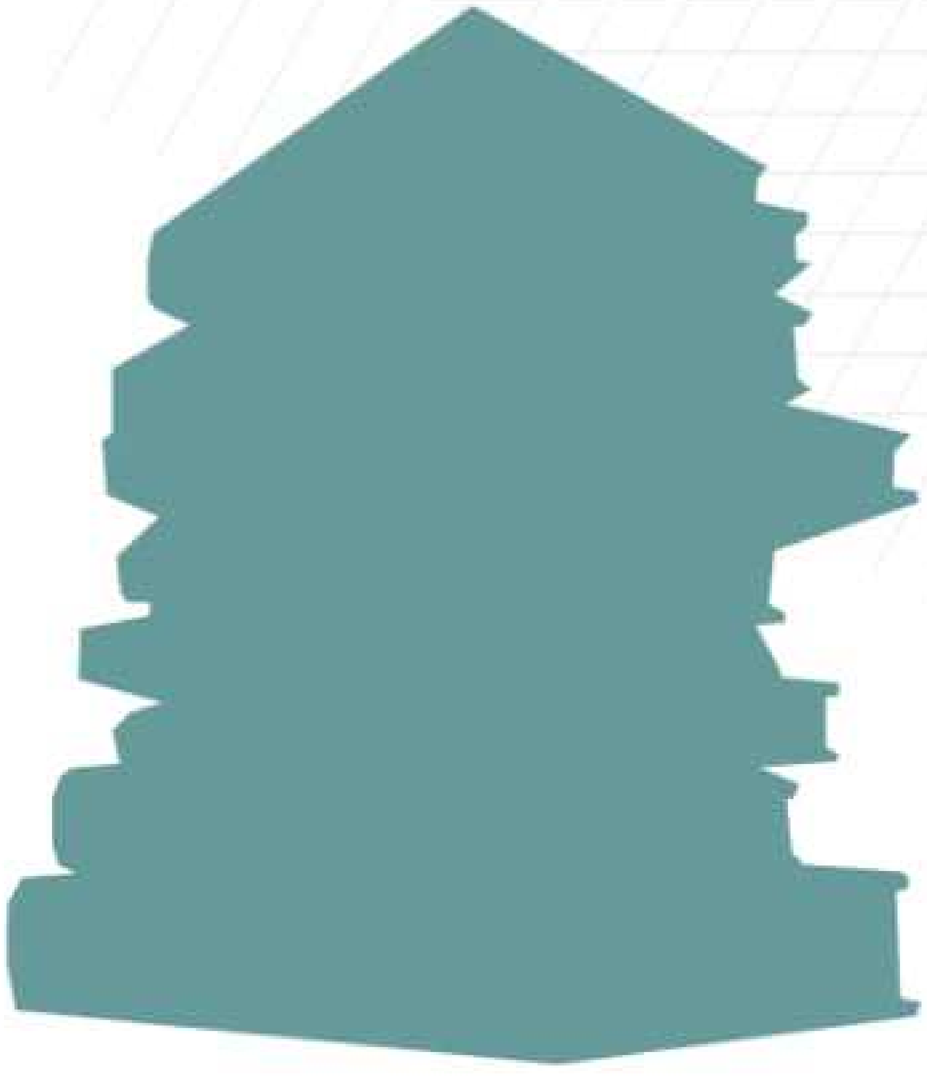

Marfat.com

حضرت قاضی فتح اللہ شطاری قدس سرہٗ

قاضی القضاۃ میرپور در عہدِ عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ

احوال و آثار

محمد علیم الدین نقشبندی

یکے از مطبوعات

جامع مسجد الفردوس، اگہار، کوٹلی آزاد کشمیر

Marfat.com

128444

نام کتاب ——— حضرت قاضی فتح اللہ شطاری قدس سرہٗ
مؤلف ——— محمّد علیم الدین نقشبندی
مقامِ اشاعت ——— جامع مسجد الفردوس، اگھار۔ کوٹلی آزاد کشمیر
سنِ اشاعت ——— ۸ شعبان ۱۴۱۵ ہجری / ۱۱۔ جنوری ۱۹۹۵ء
کتابت ——— محمّد ریاض۔ لاہور
مطبع ——— ایم۔ ایس اینڈ اشتیاق پرنٹرز۔ لاہور
تعداد ——— گیارہ سو

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا در انتظارِ حمدِ ما نیست

محمد صلی اللہ علیہ وسلم چشم بر راہِ ثنا نیست

خدا مدح آفرینِ مصطفیٰ بس

محمد صلی اللہ علیہ وسلم حامدِ حمدِ خدا بس

مناجاتے اگر باید بیاں کرد

بہ بیتے ہم قناعت میتواں کرد

محمد صلی اللہ علیہ وسلم از تو می خواہم خدا را

خدایا از تو عشقِ مصطفیٰ را

جَلَّ وَعَلَا وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ

وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

Marfat.com

Marfat.com

جامع مسجد الفردوس کوٹلی آزاد کشمیر شمالے میں حضرت قاضی
فتح اللہ شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کا گنبد نظر آرہا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

فہرست

احوالِ واقعی	۷
تقدیم	۱۰
اِفتتاحِ سخن	۳۷
خاندانِ مُبارک	۴۳
ابتدائی حالات	۵۹
حصولِ علم	۶۰
اُستادِ محترم ــــــ سیدالسادات سیّد مُبارک رحمۃ اللہ علیہ	۶۴
سلوکِ طریقت	۶۹
حصولِ خلافت و قیامِ میرپور	۸۰
مُرشدِ برحق ـــ قدوۃ الاولیا حضرت خواجہ محمد حسن رہتاسی قدس سرہٗ	۸۹
شیخ الشیخ ـــ سندالاولیا حضرت خواجہ محمد یعقوب قدس سرہٗ	۱۰۲
تعارف سِلسلہ شطاریہ	۱۰۷
سلاسلِ طریقت ــــــ جن میں آپ کو خلافت حاصل تھی	۱۱۳
خزائن فتحیۃ الاسرار اور اس کے ماخذ	۱۵۵
اصلاحی مساعی اور ان کے اثرات	۱۷۳

Marfat.com

معاصر مشاہیر ۱۸۵

اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ — آپ کی نظر میں ۱۹۴

وصال مُبارک تجہیز و تکفین ۱۹۷

کرامات ۲۰۸

تعلیماتِ مُبارکہ ۲۱۳

Marfat.com

احوالِ واقعی

دن اور تاریخ یاد نہیں ۱۹۷۵ء یا ۱۹۷۶ء کی بات ہے راقم الحروف عفی عنہ حضرت قبلۂ عالم خواجۂ خواجگان سیدی و مرشدی کَنْزِیْ لِیَوْمِیْ وَ ذُخْرِیْ لِغَدِیْ حضرت خواجہ محمد صادق دَامَتْ فُیُوْضَاتُھُمُ الْقُدْسِیَّہ کی قبل از دوپہر مجلس شریف میں دربارِ عالیہ نقشبندیہ سُلطانیہ متصل کالا دیو میں حاضر تھا۔ سرکار دَامَتْ بَرَکَاتُھُمْ اپنے آبائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ کا ذکرِ خیر فرما رہے تھے۔ اسی دوران حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صدیقی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز کا ذکر آیا اور آپ نے آپ کی تالیف ''خزائن فتحیۃ الاسرار'' کی زیارت کئی احبابِ طریقت کو کرائی جو زمانہ کی دست برد کے باوجود محفوظ ہے۔ انہوں نے ازراہِ عقیدت اس کو بوسے دیئے اور آنکھوں سے لگایا۔

دوپہر کے قیلولہ کے لیے احباب کو رُخصت فرمایا اس سگِ دربارِ عالیہ کو رُکنے کے لیے ارشاد فرمایا۔ کتابِ مذکور کو لے کر اپنے حجرۂ مقدسہ میں تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد دوبارہ تشریف لائے کتاب آپ کے مبارک ہاتھ میں تھی۔ ناکارۂ خلائق سگِ دربارِ عالیہ کو قریب بٹھایا اور اس کا ترجمہ کرنے کے لیے ارشاد فرمایا نیز مختلف اوقات میں اس کے لیے ہونے والی کوششوں کو اختصار سے بیان فرمایا۔ اسی دوران فرمایا ''مجھے اُمید ہے کہ آپ یہ کام کرلیں گے''۔

سگِ دربارِ عالیہ ۳۲ بلوچ رجمنٹ میں بطور امام وخطیب خدمات سرانجام دے رہا تھا۔ یونٹ چھمب ایریا میں بارڈر ڈیوٹی پر تھی۔ کتاب لی یونٹ میں آیا اور کام کا آغاز

Marfat.com

کر دیا۔ پہلے اس کی ایک نقل تیار کی پھر ترجمہ شروع کیا۔ بہت سے مقامات پر مطالب کو حروفِ مقطعات کی صُورت میں رمز و اشارہ کی زبان میں بیان کیا گیا تھا ظاہر ہے یہ مطالب فہم سے بالاتر تھے۔ ترجمانی میں حضرت مؤلف قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز کی طرح حروفِ مقطعات کی صُورت میں ہی درج کر دیئے۔ [1]

حضرت مؤلف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اپنی کتاب میں جگہ جگہ اپنے، اپنے اُستاذِ مکرم اور مشائخ طریقت کے حالاتِ مُبارکہ بیان فرمائے ہیں۔ ترجمہ سے فراغت پر ان تمام حالات کو ترتیب دے کر بصُورتِ مقدمہ ترجمہ کے ساتھ ملحق کر دیئے[2] یہ تمام کام مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر انجام پذیر ہوتے رہے۔

آئندہ اوراق میں اسی مقدمہ کی مناسب تفصیل و توضیح ہے۔ تعلیماتِ مُبارکہ کا اہم باب، جسے کتابِ مذکور کا خلاصہ کہا جا سکتا ہے، مقدمہ میں شامل نہ تھا اب بڑھایا گیا ہے۔ اس طویل علمی سفر میں سیّدی و مُرشدی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی امداد، اعانت، رہنمائی اور سرپرستی اس سگِ دربارِ عالیہ کو ہر وقت حاصل رہی۔ نیز آپ کا مندرجہ بالا ارشادِ مُبارک ہر مرحلہ میں کمرِ ہمت بندھاتا رہا۔ ان اوراق میں اگر کوئی کام کی چیز ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت قبلۂ عالم دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْقُدْسِیَہ کے کرم کا نتیجہ ہے نیز یہ حضرت سیّدی و مُرشدی دَامَتْ فُیُوْضَاتُہُمُ الْقُدْسِیَہ کی کرامتوں سے ایک کرامت ہے کہ آپ کی ایک پیش گوئی کا ظہور ہے۔

یہاں پر اپنے ان مہربانوں کا ذکر بھی ضروری ہے جن کی نوازشات سے راقم الحروف عُفِیَ عَنْہُ متمتع ہوا۔ ارشادِ صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ ہے مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ۔

---

[1] ترجمہ سے فراغت ۲۶ رذی قعدہ ۱۳۹۶ھ/ ۱۹ رنومبر ۱۹۷۶ء بروز جمعۃ المبارک بوقت چاشت میسّر آئی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

[2] مقدمہ کی تدوین سے ۲۹ ررمضان المبارک ۱۴۰۱ھ کو فراغت ہوئی۔

Marfat.com

۱۔ اُستادِ محترم حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری نے مفید مشوروں سے نوازا، نظرِ ثانی فرمائی، باوجود شدید علالت و نقاہت کے نہایت وقیع مقدمہ تحریر فرمایا جو استنباطِ مطالب میں ایک اچھوتا اور کامیاب تجربہ ہے۔

۲۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مظہری نے مفید مشورے دیئے۔ بعض ماخذوں کی نشاندہی فرمائی اور فراہمی کے لیے اعانت فرمائی۔

۳۔ حضرت سید ظہیر الدین شطاری قاسم کالونی کراچی نے اورادِ غوثیہ (فارسی) مطبوعہ کا عکس اور پھر اس کا اُردو ترجمہ (مطبوعہ) عنایت فرمایا۔ آپ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی اولادِ امجاد سے ہیں۔

۴۔ ڈاکٹر احمد تمیم داری ڈائریکٹر مرکز تحقیقاتِ فارسی ایران و پاکستان نے اہم مخطوطہ "راحۃ الروح" کی نشاندہی فرمائی۔

۵۔ جناب ظہور الدین خان مالک مکتبہ رضویہ سوڈھیوال کالونی لاہور نے راحۃ الروح کی نقل کے حصول کے لیے بساط بھر کوشش کی۔ اگرچہ انہیں اس میں کامیابی نہ ہوئی لیکن اس کے بارے میں مفید معلومات بہم پہنچائیں جو ان کے شکریہ سے درجِ کتاب ہیں۔

۶۔ پروفیسر منظور الحق صدیقی۔

۷۔ ڈاکٹر ضیاء الحق صدیقی نے اسے پڑھا اور اصلاحات سے نوازا۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب پاک صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے طفیل ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین ثم آمین۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ۔

وَصَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

محمد علیم الدین عفی عنہ
محلہ لطیف شاہ غازی۔
کھاریاں

شب ۲۷ رمضان المبارک
۱۴۱۱ھ ہفتہ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

تقدیم

①

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی متعدد صفاتِ عالیہ ہمارے سامنے ہیں۔ اِن صفاتِ جمیلہ میں سے ایک وصفِ عالی یہ ہے کہ وہ وہی کہتے ہیں جس پہ ان کا اپنا عمل ہوتا ہے۔ اِن کے ارشاد فیض نہاد کی بنیاد ان کا عمل ہوتا ہے۔ اسی طرح اِن کے قلم سے وہی بات نکلتی ہے جو ان کے افعال و کردار میں داخل ہوتی ہے۔ کہا گیا ہے اَلۡقَلَمُ اَحَدُ اللِّسَانَیۡنِ۔ ارشادِ ربانی کی وعید ہمیشہ ان کے پیشِ نظر رہتی ہے۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ○ کَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰہِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ○ الصف : ۲،۳

ترجمہ: اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے۔ کیسی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو۔

اس لیے ان کے قول و فعل اور ظاہر و باطن کی یکسانیت ہی ان کی سیرت کا روشن پہلو ہے۔ ان برگزیدہ حضرات کے پیشِ نظر قول و فعل کی عدمِ یکسانیت پر عذابِ الٰہی کی احادیثِ طیبہ میں وارد وعیدیں بھی رہتی ہیں۔

ان اناسا من اهل الجنة يطلعون الى اناس من اهل النار فيقولون بم دخلتم النار فوالله ما دخلنا الجنة الا بما تعلمنا منكم فيقولون انا كنا نقول ولا نفعل۔ عن وليد بن

Marfat.com

عقبة رضی اللہ عنہ ۔ طبرانی فی الکبیر، جامع صغیر ۔ ج ا ص ۱۵۲

ترجمہ: کچھ جنتی، دوزخیوں کی طرف جھانکیں گے انہیں کہیں گے تم دوزخ میں کیسے آگرے قسم بخدا ہم تو آپ کے کہے پر عمل کر کے جنت میں آئے ہیں وہ (افسوس سے) کہیں گے ہم صرف کہتے رہے کرتے نہ تھے۔

اس اعتبار سے بندگانِ خُدا کی سیرت کا ماخذ انہی کی دو چیزیں ہیں۔

۱۔ ملفُوظات ۲۔ مکتُوبات اور مصنفات

ان حضراتِ قدسی صفات میں سے کسی کی سیرت معلوم کرنے کے یہی دو قریبی ماخذ ہیں ۔ انہی سے ان کی سیرت کے خدوخال روشن ہوتے ہیں۔ چونکہ ان کے ملفوظات ان کے وصال کے بعد، کتابی شکل میں موجود ہوتے ہیں۔ مکتوبات بھی ایک مختصر تصنیف کا درجہ رکھتے ہیں۔ ایک اعتبار سے انہیں مصنفات کے زمرے میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح جب تصنیف کے حوالہ سے گفتگو کی جاتی ہے تو اس میں ان کے ملفوظات اور مکتوبات بھی شامل ہوتے ہیں۔

(۲)

مُصنّف کے حوالہ سے تصنیف کے دو اعتبار ہوتے ہیں۔

۱۔ مصنف کے خیالات کی ترجمان ۲۔ مصنف کے کردار کی آئینہ دار

(ا) علمائے اعلام اور صوفیائے عظام کی تعلیمات ان کی مصنفات میں محفوظ ہیں۔ اُن کے مکتوبات اور ملفوظات ان کی تعلیمات کا سرچشمہ ہیں۔ بلکہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہے کہ یہی ان کی سیرت ہے۔ جب تک تصنیف باقی اور موجُود ہے، صاحبِ تصنیف کی تعلیمات اور کردار واضح اور موجُود ہیں۔ جن بزرگوں کی تصنیفات نایاب یا ناپید ہیں ان کی تعلیمات اور کردار کے وضوح میں بڑی دِقّت پیش آتی ہے۔ اس لیے بعض کتبِ تصوف کے بارے میں علما و صوفیہ کا تجربہ ہے اور ان کا کہنا ہے کہ مُرشدِ برحق کی تلاش تک ان کتب کا مطالعہ مفید ہے۔ بلکہ یہی تصنیفات مرشدِ برحق کی رسائی تک معاون بنتی ہیں۔

Marfat.com

(ب) اکثر اہلِ علم کا مشاہدہ ہے کہ جو تصنیف زیرِ مطالعہ رہے، اس کے مصنّف کی سیرت و کردار کی جھلک قاری اپنے قلب و قالب میں پاتا ہے۔ تصنیف کے حوالہ سے مصنف کی صحبت نصیب ہو جاتی ہے اور صحبت کی تاثیر سے کسے انکار ؟ اس لیے مخربِ اخلاق اور عقائدِ باطلہ پر مشتمل تصانیف کے مطالعہ سے عامۃ النّاس کو منع کیا جاتا ہے امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو، باوجود جلالتِ علم و عمل، تورات کے مطالعہ سے روک دیا گیا۔ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا یہ ارشاد صرف تعلیمِ اُمت کے لیے تھا۔ تورات اگرچہ کسی کی تصنیف نہیں، آسمانی کتاب ہے۔ مگر چونکہ اس میں یہود و نصاریٰ نے اپنے اغراضِ فاسدہ کی خاطر تحریف و تنسیخ کر دی ہے۔ وہی تحریف و تنسیخ اب اس کی افادیت میں مانع ہے۔ اس کے احکامِ شرعیہ کا منسوخ ہونا ایک الگ امر ہے۔

(۳)

حدیث شریف میں ہے :

قَلْبُ الْمُؤْمِنِ اَجْرَدُ فِیْہِ سِرَاجٌ یَّزْھَرُ۔ [۱]

ترجمہ : مومن کا دل ایک صاف میدان ہے (اس کا ایمان) اس میں ایسا چراغ ہے جس کی روشنی دُور دُور تک پھیلتی ہے۔

ایمان ایک ایسا چراغ ہے جس نے قلبِ مومن کو منوّر کیا ہے۔ جس سے نُور کی شعاعیں نکل نکل کر تمام عالم کو روشنی دیتی ہیں۔ یہی نورانیت اس کے قلب و قالب کو ایسا منور کرتی ہے جس سے معرفتِ الٰہیہ کے جلوے حاصل ہوتے ہیں اور اعضائے جوارح پر قلبِ منوّر کے جلوے نظر آتے ہیں۔ سیدِ ساداتِ بلگرام حضرت میر عبد الواحد بلگرامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِیْ فرماتے ہیں :

بدانکہ دل چوں آئینہ روشن است و اخلاقِ زشت چوں دودے و ظلمتے کہ دل را تاریک گرداند و راہ فرا حضرتِ الوہیت نہ بیند و اخلاقِ نیکو

---

[۱] مسندِ امام احمد، بحوالہ کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق۔ ص ۵۰ ج ۴

Marfat.com

نوریست کہ ظلمتِ معصیت از دل بزداید۔" ؎۱

ترجمہ:۔ یاد رکھو کہ دل ایک چمکدار آئینے کی طرح ہے اور بُری عادتیں دھوئیں اور تاریکی کی طرح، جو دل کو اندھا کر دیتی ہیں اور وہ حضرت الوہیت تک پہنچانے والے راستے کو نہیں دیکھ پاتا جب کہ اچھی عادتیں نُور کی مانند ہیں جو گناہوں کی تاریکیاں دل سے مٹا دیتی ہیں۔

(۴)

ایمان کے علاوہ اعمالِ صالحہ کی بھی یہ تاثیر ہے کہ نُور کی مانند دل کو منوّر کر دیتے ہیں اور قلب و قالب کی ہر تاریکی کو دُور کر دیتے ہیں۔ بخلاف خصائلِ رذیلہ کے، کہ قلب و قالب ان سے ظلماتی ہو جاتا ہے۔ ان کی موجُودگی میں راہِ حق مسدود اور دھندلا سا ہو جاتا ہے۔ سالک قدم قدم پر جادۂ مستقیم سے پھسل جاتا ہے۔

ارشادِ ربانی اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ الآیہ کی تفسیر میں کہا گیا ہے۔

"....... وہم چنیں در ہر دل کہ ایماں باشد شیطان را بد در راہ نبود بآنکہ بچراغ داخلِ خانہ روشن بود و از روزنِ خانہ پرتوے بخارج افتد و آں را نیز روشنی بخشد ہمیں نوال نورِ ایمان دل را روشن گرداند و از آنجا شعاعِ معرفت بر روزن ہائے حواس افتادہ انوارِ طاعات بر اعضا و جوارح پدید آید سیماھم فی وجوھھم

ع سیمائے ہر کس از دلِ ادمی دہد خبر" ؎۲

تفہیم:۔ جس دل میں ایمان ہوتا ہے شیطان اس میں راہ نہیں پاتا کیونکہ چراغ اندرون خانہ کو منوّر کر دیتا ہے اور اس کی روشنی اس کے سوراخوں سے گزر

؎۱ سبع سنابل، مطبوعہ نظامی، کانپور (۱۲۹۹ھ) ص ۱۷۶

؎۲ (ا) تفسیر حسینی از علامہ کاشفی (ب) تفسیر فیض المحبت از حضرت شاہ آل احمد مارہروی

Marfat.com

کر خارج کو بھی منور کر دیتی ہے۔ اسی طرح نورِ ایمان دل کو روشن کر دیتا ہے اور قلب سے شعاعِ معرفت نکل کر حواس کو روشن کر دیتی ہے۔ طاعات کے انوار اعضاء وجوارح پر ظاہر ہوتے ہیں جیساکہ قرآن مجید میں ہے کہ

ان کے قلب کی نورانیت ان کے چہروں سے ظاہر ہے۔

ہر آدمی کا چہرہ اس کے دل کی کیفیت کی خبر دیتا ہے۔

(۵)

قالبِ انسانی پر جو انوارِ ربّانی مشاہدہ میں آتے ہیں وہ درحقیقت قلبِ نورانی کی تجلّیات کا پرتو ہوتے ہیں۔ قلبِ منوّر ایمانیات سے روشن ہو کر قالب کو منور کر دیتا ہے۔ اور اس کے تجلّیات دوسروں کو منور کرتے ہیں۔ اس آئینہ (قلبِ مومن) کے جو مقابل آتا ہے روشن ہو جاتا ہے اور اگر مقابل آنے والا آئینہ بھی صیقل ہو تو انوار و تجلّیات کا انعکاس عجیب منظر پیش کرتا ہے۔ صاحبانِ بصیرت اس سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔

ولی اللہ کی متعدد علامات بیان کی گئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اسے دیکھ کے خدا یاد آجائے۔

خِيَارُكُمُ الَّذِيْنَ إِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ۔ [1]

ترجمہ:۔ تم میں سے بہتر وہ ہیں جنہیں دیکھنے سے رب تعالیٰ یاد آتا ہے۔

یہ حدیث اس حقیقت کو اور واضح کرتی ہے کہ جس کے چہرے بشرے پر انوار و تجلّیات ہوتے ہیں، دیکھنے والا اسے خاصانِ خدا میں سمجھنے لگتا ہے۔ یہ آثار یقیناً اس کے قلبِ صافی کے انوار ہوتے ہیں۔ جنہوں نے اس قالب کو بھی برگزیدہ بنا دیا ہوتا ہے۔ فاضل مؤلفِ تذکرہ ہذا کا یہ مقولہ حقیقت کے کتنا قریب ہے:

"صاحبِ تعلیمات کے قلم سے نکلے ہوئے یہ الفاظ و حروف اور ان کی تہوں میں آباد معانی و مفاہیم کا جہاں خود اس کی ذاتی سیرت کی عظمت و

---

[1] عن ابن عمر رضی اللہ عنہما رواہ البیہقی فی شعب الایمان، بحوالہ جامع صغیر ج ۲، ص ۱۰

Marfat.com

شوکت کا آئینہ دار بھی ہوتے ہیں"۔ [1]

(۶)

ہر آدمی دُوسرے کے لیے مانندِ آئینہ ہے۔ دُوسرے بھائی کے وجود پر جو صفات اسے نظر آئیں وہ درحقیقت اس دیکھنے والے کی اپنی صفات کا پَرتو ہیں جو منعکس ہو کر اس کے وجود میں نظر آرہی ہوتی ہیں۔ اس حقیقت کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے یُوں بیان فرمایا:

اِنَّ اَحَدَکُمْ مِرْاٰۃُ اَخِیْہِ۔ [2]

ترجمہ:۔ تم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کے لیے مانند آئینہ ہے۔

درج بالا سطور میں آپ نے چھ مقدمات ملاحظہ فرمائے، ذیل کی سطور کا ان کی روشنی میں مطالعہ کیا جائے۔

فاضل مولف مولانا محمد علیم الدین مجددی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے عہدِ مغلیہ کے ایک قاضی، حضرت مولانا فتح اللہ صدیقی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِیْ کا تذکرہ مرتب کیا ہے۔ صاحبِ تذکرہ اپنے عہد کے عظیم مدرس، مصنف، مفتی، قاضی، صوفی اور رفیع المرتبت شیخ طریقت تھے۔ آپ کے سوانح سے متعلق مفصل حالات (تا حال) دستیاب نہیں۔ فاضل مولف نے بڑی عرق ریزی سے مختلف ذرائع سے آپ کے حالات جمع کئے ہیں فَجَزَاہُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

حضرت قاضی فتح اللہ صدیقی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِیْ کی ایک تالیف خزائن فتحیۃ الاسرار قلمی صُورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ یہ کتاب اگرچہ تصوف کے موضوع پر آپ کا شاہکار ہے تاہم بالا سطور میں بیان شُدہ حقائق کے پیش نظر اس کی تعلیمات کی روشنی میں آپ کی نورانی سیرت اور روحانی جمال کی جو صُورت ہمارے سامنے آتی ہے وہ ایسی صاف ہے، جس میں ابہام کا شائبہ نہیں۔ اسے دیکھ کے خُدا یاد آتا ہے اور قلبِ سلیم میں ایسی صورت و سیرت کے حصول کی تمنائے صادق پیدا ہوتی ہے۔ کتابِ مذکور میں آپ کے عقائد و اعمال

---

[1] تذکرہ ہذا، باب تعلیمات

[2] ترمذی عن ابی ہریرہ، بحوالہ جامع صغیر ج ۱، ص ۱۴۹

Marfat.com

سے متعلق واضح ارشادات ملتے ہیں۔

حضرت قاضی فتح اللہ صدیقی قُدِّسَ سِرُّہٗ نے مسائلِ شریعت اور اسرارِ معرفت کے بیان میں جو اشارات کیے ان سے آپ کے سراپا سے متعلق درجِ ذیل چار پہلوؤں پر گفتگو کی جائے گی۔

۱۔ صُورت	۲۔ سیرت
۳۔ عقائد	۴۔ اعمال

۱۔ صُورت

(۱) آنکھ۔ جنت میں رب کی ذات کا مشاہدہ ہر مسلمان جنتی کو نصیب ہوگا۔ اس دُنیا میں سر کی آنکھ سے رب کی ذات کا مشاہدہ ماسوائے نبی اکرم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور کا نصیبہ نہیں۔ تاہم اولیائے کاملین کو رب کی صفاتی تجلیات کا مشاھدہ بلا کیف حاصل ہوتا ہے۔ بصیرت و بصارت کی یہی کیفیت آپ کو حاصل تھی۔ ولیۂ کاملہ حضرت رابعہ بصریہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے حکایت کے انداز میں اس کیفیت کو یُوں بیان فرمایا:

> ترجمہ:۔ حضرت رابعہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے لوگوں نے پوچھا کیا آپ نے رب تعالیٰ کو دیکھا ہے کہ اس کی عبادت کرتی ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ اگر نہ دیکھا ہوتا تو اس کی عبادت نہ کرتی۔ [۱]

آپ کے اس ارشاد کا مفہوم یہ ہے کہ مَیں رب کی عبادت اس طور سے کرتی ہوں کہ مجھے اس کے جلوؤں کا مشاہدہ حاصل ہے۔ حدیث پاک میں اس حقیقت کو اس طرح بیان کیا گیا ہے:۔

---

[۱] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۱۲۴

Marfat.com

اُعْبُدِ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ ۔ [1]

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو پس اگر تم اسے دیکھ نہ پاؤ یقیناً وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے ۔

(ب) **زبان** : زبان ہردم ذکرِ الٰہی میں ایسی تر، کہ اس ذکر کی برکت سے اس نے قلب و نظر سمیت آپ کے سارے جسم کو پاک کر دیا۔ محبوبِ حقیقی کے ذکر میں ایسی بے تاب، کہ اس نے سارے جسم کو ذکرِ الٰہی میں بیتاب کر دیا ہو۔ اور یہی بے تابی اس کی صفائی کا باعث بن گئی ۔ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حدیث کی وضاحت کے ضمن میں حضرت قاضی صاحب موصوف نے اپنی زبان کی کیفیت کو یوں بیان فرمایا ۔

ترجمہ :- نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ ہر شے کو چمکانے کا کوئی آلہ ہوتا ہے اور دل کو صیقل کرنے والی چیز ذکرِ الٰہی ہے ۔ ذکر کی حد یہ ہے کہ اس طرح ذکر کرے جیسا کہ آیہ کریمہ میں وارد ہے ۔

فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ ۔

آگے چل کر فرماتے ہیں ۔

ترجمہ :- محبت کا لازمہ بے قراری ہے ۔ [2]

ذکرِ الٰہی میں بے قراری ایک دولت ہے کہ دو جہاں کا قرار اس میں پنہاں ہے ۔ اسی بے قراری میں ذاکر ایسا مست ہو جاتا ہے کہ دیکھنے والا دُنیا دار اسے دیوانہ سمجھتا ہے ۔ بعض یوں بھی کہہ دیتے ہیں کہ یہ ذاکر بڑا ریاکار اور مکار ہے ۔ ذکر کی کثرت کی حالت میں اس کے اخلاص کا اندازہ ہر آنکھ کا کام نہیں ۔ کثرتِ ذکر میں بے قراری کا بیان احادیث میں یوں ہے

اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا یَّقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّکُمْ تُرَاءُوْنَ ۔ [3]

---

[1] ابو نعیم فی الحلیہ عن زید بن ارقم ۔ بحوالہ جامع صغیر ج ۱ ، ص ۴۷

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار ۔ قلمی ۔ ص ۹۴

[3] طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس ، بحوالہ جامع صغیر ج ۱ ، ص ۵۹ ، کنوز الحقائق ۔ ص ۳۸۷

Marfat.com

ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر یوں کرو کہ منافق کہنے لگیں کہ تم ریاکاری کرتے ہو۔
ایک اور حدیث کے کلماتِ مبارکہ یوں ہیں :

اَکْثِرُوا ذِکْرَاللہِ حَتّٰی یَقُوْلَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّکُمْ مُرَآءُوْنَ۔ [۱]

ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ منافق کہہ اُٹھیں کہ تم ریاکار ہو۔
ایک دُوسری حدیث کے کلماتِ طیبہ یوں ہیں :

اَکْثِرُوا ذِکْرَاللہِ حَتّٰی یَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ۔ [۲]

ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ وہ (منافق) کہیں کہ تو دیوانہ ہے۔

(ج) **دِل** : ذکرِ الٰہی کی کثرت سے قلبِ مدوّر ایسا ذاکر کہ ایک ایک سانس ذکرِ محبوب میں گزرتا۔ اس سے وہ فکر حاصل ہوئی کہ اس کی ایک ساعت ستر برس کی عبادت سے فاضل تر ہے۔ پھر یہی ذکرِ لسانی، قلب و رُوح میں اس طرح اثر انداز ہوا کہ یوں محسوس ہوتا کہ گھی سے لسی جُدا ہو گئی۔ کہا گیا ہے کہ بدن میں رُوح، دُودھ میں گھی کی مانند ہے۔ جب یہ درست ہو گئی تو بدن بھی درست ہو گیا۔

ذکرِ لسانی، ذکرِ قلبی اور ذکرِ رُوحی سے قلبِ مدوّر ایسا وسیع ہو گیا تھا کہ ماسوا اللہ کے اس کی وسعت ہر شے سے زائد ہو گئی اور منوّر ایسا کہ آسمانی آفتاب اور ماہتاب سے روشن تر۔ اس بارے میں حضرت قاضی صاحب قُدِّسَ سِرُّہٗ کا اپنا بیان یہ ہے :

ترجمہ :۔ دلِ مدوّر کی وسعت بعض اوقات ماسوا اللہ خطرات سے سالک کی تسکین اور عالمِ قدس، لامکان کے متقابل روزن کھُلنے کے وقت ایسے عالم کی طرح نظر آتی ہے جس کا آسمان، دُنیوی آسمان سے مُصفّٰی تر، جس میں آفتاب،

---

[۱] رواہ سعید بن منصور فی سننہ، احمد فی مندہ فی الزھد، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی الجوزاء بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۹۰

[۲] رواہ الامام احمد و عبدالرزاق و ابن حبان والحاکم والبیہقی عن ابنِ سعید، بحوالہ جامع صغیر جلد ۱، ص ۵۰ ۔ کنوز الحقائق ص ۳۹۲

Marfat.com

دُنیوی آفتاب سے مُصفّٰی تر اور چاند، ظاہری چاند سے صاف ہوتا ہے۔[۱]

(د) **ہاتھ** : دستِ مقدس مخلوقِ الٰہی پر ایسا شفیق کہ ہر دم ان کی حاجت براری میں مشغول، ہر بے کس کا سہارا، یتیموں کے سر کا سایہ اور سخاوت میں یدطولیٰ تھا۔ کیوں کہ آپ کی نگاہ میں وہ تمام احکامِ ماثورہ موجُود تھے جن میں بے نواؤں اور محتاجوں کی دستگیری کے ثواب کا وعدہ دیا گیا ہے۔ امالی کے حوالہ سے آپ نے لکھا :

> ترجمہ :۔ جو شخص شفقت سے یتیم کے سر پہ ہاتھ پھیرے اس کے سر پہ ہر بال کے عوض غلام آزاد کرنے کا ثواب اسے عطا ہو گا۔ اگر اس کے ہاتھ میں کوئی چیز دے گویا کوہِ قاف اس نے راہِ خُدا میں خرچ کر دیا۔ موت کے قریب جنّت کی بشارت اسے دی جائے گی۔[۲]

غرض کہ صاحب تذکرہ حضرت قاضی فتح اللہ قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز کی صُورت ایسی حسین و جمیل کہ ایک ایک عضو مناسب انداز میں مقصدِ تخلیق کا پورا کرنے والا تھا۔ فسبحٰن الذی من زین صُورتہ وزان سیرتہ۔

۲۔ سیرت

حضرت قاضی صاحب قُدِّسَ سِرُّہٗ کے تذکرہ میں آپ پڑھیں گے کہ آپ اپنے عہد کے بہترین مدرس، مفتی اور قاضی تھے۔ کامل پیرِ طریقت اور حاملِ اسرارِ معرفت بھی تھے۔ بہت کم ایسا اتفاق ہوا ہے کہ مخلوقِ خُدا کے تنازعات میں مشغول شخصیت ایسا بلند پایہ صوفی بھی ہو جس کا تعلق مخلوق سے ہوتے ہوئے بھی اس سے جُدا ہو۔ اس کا قلبی تعلق اپنے خالق سے ہو۔ وہ ایسا باہمہ کہ دن رات کے اکثر لمحات مخلوقِ خدا میں مشغول نظر آتے ہوں اور ایسا بے ہمہ کہ اس کا ایک ایک سانس اپنے رب کی یاد میں گزرتا ہو۔ حضرتِ ممدوح

---

[۱] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۱۲۶، ۱۳۱، ۱۳۴

[۲] خزائن فتحیۃ الاسرار۔ ص ۶۵، ۶۶

Marfat.com

ایسے ہی خاصانِ خُدا کے گروہ کے سرخیل تھے۔

حضرت مجدّدِ الفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نے صاحبانِ دعوتِ صوفیہ کرام کے بارے میں لکھا ہے:

"اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ فَطُوْبٰی لِمَنْ لَّمْ یَبْقَ لِقَلْبِہٖ حُبًّا اِلَّا مَعَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَلَمْ یُرِدْ اِلَّا وَجْہَہٗ تَعَالٰی وَتَقَدَّسَ فَیَکُوْنُ ھُوَ مَعَ اللّٰہِ جَلَّ سُلْطَانُہٗ وَاِنْ کَانَ ظَاھِرُہٗ مَعَ الْخَلْقِ وَاشْتَغَلَ بِھِمْ صُوْرَۃً وَھُوَ شَانُ الصُّوْفِیِّ الْکَائِنِ الْبَائِنِ اَیِ الْکَائِنِ مَعَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَالْبَائِنِ مِنَ الْخَلْقِ حَقِیْقَۃً اَوِ الْمُرَادُ الْکَائِنُ مَعَ الْخَلْقِ صُوْرَۃً وَالْبَائِنُ مِنْھُمْ حَقِیْقَۃً۔" [1]

ترجمہ:۔ آدمی اس کے ساتھ ہوتا ہے جس سے محبّت کرتا ہے۔ پس خُوبی ہے اس کے لیے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبّت کے علاوہ اور کوئی محبت باقی نہ رہے۔ پس وہ اللہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کا ظاہر مخلوق کے ساتھ ہو اور وہ انہی میں بظاہر مشغول رہے۔ یہی شان باہمہ اور بے ہمہ صُوفی کی ہے۔ یعنی اس کی تمام تر توجہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور حقیقتاً مخلوق سے منقطع رہے۔ یا اس سے یہ مُراد ہے ظاہر میں وہ مخلُوق کے ساتھ مشغول رہے مگر حقیقتاً ان سے منقطع رہے۔

حضرت قاضی صاحب موصوف حکومتِ وقت کی طرف سے علاقہ میر پور (قدیم) کے عہدۂ قضا پر متعین تھے۔ آپ نے مخلوقِ خُدا کے تنازعات میں مشغولیت اور قال اللہ وقال الرسول کی مسند پر متمکن ہوتے ہوئے بھی حقیقتاً غیرِ حق سے اپنے قلبِ صافی کو فارغ رکھا۔ اعمالِ جوارح اور افعالِ قلوب کو حضور نبیِ اکرم نُورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

---

[1] مکتوبات؛ جلد اوّل۔ مکتوب نمبر ۲۴

Marfat.com

کی سُنتوں سے مزین کیا۔ سیرت کی اپنی اس کیفیت کو تصوف کی حقیقت کے بیان کرتے ہُوئے یوں لکھا:

ترجمہ:۔ ان نصائح کا خلاصہ یہ ہے کہ تصوف غیرِ حق کو دل سے صاف کرنے اور بدن کو حضرت رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی سُنتوں پر ثابت رکھنے کا نام ہے ــــــ اور جان کہ صُوفی اللہ کے ہاں معزز ہیں جبکہ ان کے قول و فعل نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی سُنتِ مُبارکہ کے عین مطابق ہوں۔ [1]

بعض اوقات ایسا بھی ہُوا ہے کہ جب مخلوقِ خُدا نے اپنی حاجات اور تنازعات میں کسی خام صُوفی کی طرف رجُوع کرنا شروع کیا تو اس نے اسے اپنا کمال تصور کر لیا۔ رجوعِ خلق کو اپنی مُراد سمجھ بیٹھا اور یہ بھُول گیا کہ یہ تو فریبِ نفس ہے۔ حضرت قاضی صاحب موصوف ایسے روشن ضمیر اور صاحبِ بصیرت ولیٔ کامل تھے کہ فریبِ نفس سے آزاد تھے۔ طالبِ حق کو آپ نے ان الفاظ میں نصیحت کے ضمن میں اپنی قلبی و روحانی کیفیت بیان فرمائی:

ترجمہ:۔ اے طالبِ مولیٰ! اے رجلِ عقبیٰ! جب توفیقِ ایزدی تیرے ہمراہ ہو تو اپنے دل کو دُنیا سے موڑ لے۔ کیونکہ ترکِ دُنیا ہر عبادت کی اصل ہے۔ مخلوق سے بھاگ اور اللہ کی طرف آ۔ اپنے بدن، قلب اور رُوح کو تمام آلودگیوں سے پاک رکھ۔ کیونکہ جس طرح نماز بغیر بدنی طہارت کے جائز نہیں اسی طرح رجُوع الی اللہ طہارتِ قلب و رُوح کے بغیر جائز نہیں۔ [2]

عارفِ رُومی نے ترکِ دُنیا کی حقیقت کو کیسے احسن پیرائے میں بیان فرمادیا ہے۔

چیست دُنیا۔ از خُدا غافل بُدن ۔۔۔ نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

بندگانِ خدا میں بعض نفوسِ قدسیہ ایسے بھی ہیں جو باوجود تاج و تخت اور مسندِ افتاء و قضا پر متمکن ہونے کے خُدا سے غافل نہیں مخلوقِ خُدا میں شاغل

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار۔ ص ۱۲ [2] ایضاً ص ۹

Marfat.com

کے لیے ضروری ہے کہ مکائدِ نفس اور ملوثاتِ قلب سے آزاد ہو ـــــ
ہاں یہ کیفیتِ مرضیہ شیخ کامل کی رہبری کے بغیر متصور نہیں۔

ع دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

واصل باللہ قاضی فتح اللہ صدیقی پیرِ طریقت تھے، صاحبِ خانقاہ ولی تھے، صاحبِ دعوت مرشدِ کامل تھے۔ طالبانِ دین وعلم کے اُستادِ کامل تھے اور قضا کے سے مشکل عہدہ پر فائز بھی ـــ مگر آپ نے حریمِ قلب کو غیرِ حق سے محفوظ رکھا۔ اس سلسلہ میں آپ کی تعلیمات کا خلاصہ اور اپنی قلبی کیفیت کا اظہار آپ کے الفاظ میں ملاحظہ کیجیے:

ترجمہ:۔ صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے اپنے آپ کو بچا۔ غیر اللہ کی طرف متوجہ نہ ہو۔ کیونکہ قلبِ مومن حرمِ خداوندی ہے۔ اور حرمِ الٰہیہ میں غیر کا داخلہ حرام ہے۔ [1]

حریمِ قلب کی حفاظت وصیانت اور معرفتِ رُوح آپ کو شیخِ طریقت کی محبت، اتباعِ سُنّت اور خلوت گزینی سے حاصل ہوئی۔ آپ نے اپنا آزمودہ نسخہ یُوں بیان فرمایا:

ترجمہ:۔ معرفتِ رُوح تین ارکان پر مشتمل ہے۔ ۱۔ اُستاد، جو رُوح کا عارف ہو، ۲۔ اتباعِ نبوی کے ساتھ سندِ سلوک اور ۳۔ خلوت گزینی [2]

حضرتِ ممدوح نے مانندِ سالکِ کامل مدارجِ رُوحانیہ طے فرمائے اور اپنے مسترشدین کی تربیت فرمائی۔ خلقِ خُدا پر شفیق اور ان کے لیے نافع ہونے کے باوجود، ان سے کسی نفع و ضرر کی اُمید نہ رکھی ـــــ ہاں خاصانِ خُدا ایسے ہی ہوتے ہیں۔ مخلوق کے فیض رساں لیکن نہ ان سے کسی نفع کی توقع اور نہ کسی ضرر کا خوف ـــ اپنی سیرت کی اس کیفیت کو آپ نے یُوں بیان فرمایا:

ترجمہ:۔ یہاں دو نکتے ہیں۔ پہلا یہ کہ سالک کو مخلوقِ خُدا پر شفیق اور اُن کے لیے نفع رساں ہونا چاہیے۔ دوسرا یہ کہ ذاتِ پاک کے سوا غیر کی طرف توجہ نہ کرے۔ [3]

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار۔ ص ۱۰ [2] ایضاً۔ ص ۱۵۹ [3] ایضاً۔ ص ۲۱، ۲۲

12844

Marfat.com

آپ آسمانِ دُنیا کے اس چاند کی مانند منوّر تھے جو سُورج سے روشنی لیتا اور مخلوقِ خُدا کو روشنی عطا فرماتا ہے۔ آپ مخلوق کی روحانی تربیت کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی حاجات کو پُورا کرنے میں کوشش فرماتے۔ اس سلسلہ میں شریعتِ مطہرہ نے شفقت علی الخلق کی جن جزئیات کا حکم دیا ہے وہ آپ کی سیرت کا طرۂ امتیاز تھا۔ دو ناراض مومنوں کے درمیان صُلح کرانا آپ کا محبُوب مشغلہ اور معمول تھا۔ اس بارے میں آپ کا ارشاد یہ ہے:

ترجمہ:۔ دو ناراض مسلمانوں کے درمیان صُلح کرانا بڑی بزرگی والا عمل ہے۔
مجمُوعۂ حدادی میں ہے کہ جو شخص دو (ناراض) ایمانداروں کے درمیان صُلح کرا دے، ستر سال کا ثواب اس کے لیے لکھ دیا جاتا ہے خلاصہ میں ہے جو کوئی دو مومنوں کے درمیان صُلح کرا دے روزِ قیامت اللہ تعالےٰ اس کے دُشمنوں کو اس پر راضی فرما دے گا۔ اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ ہزار سالہ عبادت کا ثواب اس کے لیے لکھ دیا جاتا ہے۔ ہر بات کے بدلے، جو ان کے درمیان کرے، جنت میں اسے ایک حُور عطا ہو گی۔ [1]

سنتِ مطہرہ کی اتباع میں آپ بیماروں کی تیمار داری فرماتے۔ آپ کا یہ عمل آپ کے کلمات کی روشنی میں دیکھا جا سکتا ہے:

ترجمہ:۔ بیمار پُرسی فرضِ کفایہ ہے اور بڑے ثواب کا کام ہے۔ حضرت رسولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص بیمار پُرسی کی نیت سے نکلتا ہے واپسی گھر آنے تک ستر ہزار فرشتے اس کے ہمراہ ہوتے ہیں اور اس کی نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔ [2]

آپ کے علاقہ میں قضائے الٰہی سے جو مُسلمان فوت ہو جاتا حتی المقدور آپ اس کی تجہیز و تکفین اور نمازِ جنازہ میں شرکت فرماتے جس طرح شریعتِ مطہرہ کا تقاضا ہے۔ اس

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار۔ ص ۶۵ [2] ایضاً۔ ص ۶۳، ۶۴

Marfat.com

سِلسلہ میں غسل دینے سے لے کر دفنِ میت تک تمام مراحل کو بڑی احتیاط سے ادا کرواتے تاکہ سنت کی ادائیگی سے بڑھ کر کمالِ سنت ادا ہو۔ اس بارے میں آپ کی سیرت کی جھلک آپ کی کتاب خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی) کے پچیس سے زائد صفحات میں پھیلے ہوئے، ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ [1]

آپ تصوّف کے سِلسلہ شطاریہ[2] سے وابستہ تھے۔ سلاسلِ طریقت میں ہر سِلسلہ کا سلوک جُداگانہ ہے۔ اصول و ارکانِ دین کی محافظت کے ساتھ ساتھ ہر سِلسلہ کے اوراد و اشغال اور ان کی ترتیب ہر سِلسلہ کے اکابر مشائخ کرام کی تجویز کردہ ہوتی ہے۔ اس کی مثال حکماء اور اطباء کے تجویز کردہ نسخہ جات ہیں، جو باوجود اجزا اور مقدار کے اختلاف کے سبھی ازالۂ مرض کے لیے وضع کئے جاتے ہیں۔ سلاسلِ طریقت کے اوراد و اشغال اور اُنکی ادائیگی کے جزوی اختلاف کے باوجود سب کا مقصد وصول الی اللہ ہوتا ہے۔ بحمدہٖ تعالیٰ تمام سلاسلِ طریقت وصول الی اللہ کے اعتبار سے ایک جیسے ہیں۔

سلوکِ شطاریہ کے مطابق حضرت قاضی صاحب قُدِسَ سِرُّہٗ ہر دم ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتے۔ ذکر بالجہر، پاسِ انفاس اور اربعین کے عامل تھے۔ مانندِ ابرار سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخن تک سارا جسم ذکرِ الٰہی میں شاغل رہتا تھا۔ یہ ذکرِ الٰہی کا دوامی مراقبہ تھا جس کی برکت سے آپ کو ملاءِ اعلیٰ کی سیر حاصل تھی۔ سیرت کی اس حقیقت کو سرِّ دلبراں در حدیثِ دیگراں کے انداز میں یُوں بیان فرمایا:

ترجمہ:۔ ذکرِ رُوحی یہ ہے کہ جب اللہ کے ذکر سے بدنِ انسانی میں ذِکر کی حرکت پیدا ہوتی ہے تو تمام بدن سر کے بالوں سے قدموں تک ذاکر بن جاتا ہے۔

---

[1] ملاحظہ ہو۔ ص ۶۷ تا ۹۴

[2] اُردو دائرہ معارفِ اسلامیہ میں سِلسلہ شطاریہ کے ذکر کے ضمن میں اسے ایک فرقے سے موسوم کیا گیا ہے ملاحظہ ہو: طبع اوّل، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء۔ جلد ۱۱، ص ۷۳۴۔ حالانکہ شطاریہ اسلام میں کوئی الگ فرقہ نہیں۔ سلوک کی بعض جزئیات اور اُنکی ادائیگی اور ترتیب کے اختلاف کے باعث ایک الگ سِلسلہ طریقت ہے۔

Marfat.com

جیسا کہ پہلے تحریر ہو چکا ہے کہ بدن میں رُوح، دودھ میں گھی کی مانند ہے
تو جب دودھ میں حرکت کے اسباب مہیا ہو جاتے ہیں تو گھی اُوپر کی جانب
سے نکلتا ہے۔ اسی طرح جب انسان میں مراقبہ کے ذریعہ ذکرِ روحی کی حرکت
پیدا ہو جاتی ہے تو وہ متحرک ہو کر عالمِ بالا کی طرف سیر کرتا ہے بلکہ اپنے مخرج
سے نکل کر ایک مخصوص شکل اختیار کر لیتا ہے۔ [1]

سلسلۂ شطاریہ کے سلوک کے مطابق آپ ذکر بالجہر کرتے تھے مگر اس کے ساتھ ساتھ اس امر کا لحاظ رکھتے کہ جہری ذکر کرنے سے کسی دوسرے عابد کی عبادت میں یا مریض یا سونے والے کے آرام میں خلل نہ پڑے۔ ذکر بالجہر کے وقت آپ خلوت اختیار فرماتے۔ سیرت کا یہ پہلو آپ کے ان الفاظ میں دیکھا جا سکتا ہے:

ترجمہ:۔ عارف سالک پر واضح ہو کہ اذکارِ جہریہ کے وقت راتوں کو جنگلوں اور
صحراؤں میں خلوت کو اختیار کرے۔ فراغت کے وقت جہاں چاہے رہے۔ [2]

اولیائے کاملین کی طرح حضرت قاضی صاحب کے نزدیک عبادات، ریاضات مجاہدات، مراقبات، اربعینیات وغیرہ اگرچہ بابرکت مشاغل ہیں مگر ان تمام اشغال سے مقصود بالذات حصُولِ رضائے الٰہی تھا۔ یہی مقصودِ تخلیق اور منتہائے سلوک ہے۔ حرزِ یمانی (دُعائے سیفی) کی برکات و ثمرات کے ضمن میں آپ نے فرمایا:

ترجمہ:۔ یہ دُعا تمام دینی اور دُنیوی امور، جیسے اللہ تعالیٰ کی محبت اور قُرب کا حصول
دُشمنوں اور بلاؤں کے خوف کے دفعیہ، شفا، وسعتِ رزق، ہر صنعت
کے حصول اور دُشمنانِ خُدا کو قتل کرنے کے لیے جامع ہے لیکن جو رضائے الٰہی
کا طالب ہے وہ انسانوں میں سے کسی کے قتل کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ [3]

مجاہد فی سبیل اللہ کو حسبِ وعدۂ الٰہی کرامات سے نوازا جاتا ہے مگر اولیاء کی نظر میں کرامات کا ظہور و صدور بذاتِ خود کوئی کمال نہیں۔ بلکہ بعض اوقات کرامات کا ظہور

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار۔ ص ۱۶۰ [2] ایضاً۔ ص ۱۰۰ [3] ایضاً۔ ص ۲۰۴

Marfat.com

سالک کے لیے حجاب اور سدِ راہ بن جاتا ہے۔ حضرت قاضی صاحب قُدِّسَ سِرُّہٗ صاحبِ کرامت بزرگ تھے مگر کرامات پر آپ کی توجہ نہ تھی۔ بلکہ کرامات عطا فرمانے والے ربِّ کریم کی ذاتِ کریمہ پر تھی۔ آپ کی سیرت کا یہ پہلو آپ کے ان کلمات سے عیاں ہے :

ترجمہ :۔ (بعض اوقات) کرامتیں سچے عاشقوں کا حجاب ہوجاتی ہیں کہ جس وقت وہ قُربِ الٰہی کی جنت میں داخل ہوجاتے ہیں تو اس کے باغات کی نعمتوں کی جانب توجہ نہیں کرتے بلکہ ان کی توجہ نعمتِ لقا کی جانب ہوتی ہے۔[1]

حضرت قاضی فتح اللہ قُدِّسَ سِرُّہُ العزیز کی سیرت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو کیمیا گری کے فن میں کمال حاصل تھا۔ مگر یہ کیمیا گری کسی سفلی دھات کو کسی صنعت سے سونے کے رنگ میں رنگنے والی نہ تھی بلکہ وہ کبریتِ احمر تھا جس سے سیاہ دل مانندِ شمسِ تاباں ہوجاتا ہے۔ جس کو یہ دولتِ بیکراں نصیب ہوجائے اس کی نگاہ میں دُنیا و مافیہا کی مادی دولت بے ثبات بن جاتی ہے۔ یہ الگ امر ہے کہ دنیوی مال و دولت سے بھاگنے والے کے پیچھے یہ دولت غلامِ بے دام بن کر آتی ہے۔ جس قسم کی کیمیا گری کا مشاہدہ آپ کی سیرت میں ہوتا اس کا بیان ان الفاظ میں ظاہر ہے :

ترجمہ :۔ علمِ کیمیا وہ علم ہے جس سے سیاہ دل سُرخ ہوجاتا ہے۔ اکسیر کی دو قسمیں ہیں ظاہری اور باطنی۔ اکسیرِ ظاہر تانبے کو سونا بناتا ہے اور اکسیرِ باطن وہ ہے جو ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔[2]

۳۔ عقائد ، ۴۔ اعمال

صُورت و سیرت کے متعدد پہلوؤں کا بیان ہوچکا ہے۔ اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے چند عقائد اور اعمال کا تذکرہ کردیا جائے تاکہ آپ کا سراپا ہمہ پہلو واضح ہوجائے۔

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار۔ ص ۱۸۳ [2] ایضاً۔ ص ۱۶۲

Marfat.com

حضرت قاضی صاحب قُدِّسَ سِرُّہٗ مسلکاً اہلِ سُنّت و جماعت اور مشرباً شطاری تھے۔ اہلِ سنت و جماعت کے عقائد کو عقائدِ حقہ یقین فرماتے تھے۔ علاوہ ازیں دیگر فرقوں اور تمام بدعتیوں سے آپ کو کامل نفرت تھی۔ عقائدِ حقہ اہلِ سنت و جماعت کا برملا نہ صرف اظہار فرماتے بلکہ اس کی تبلیغ فرماتے۔ اپنے متبعین اور متوسلین کو اسی جماعت کے ساتھ وابستگی کا حکم فرماتے اور اہلِ سنت و جماعت کے علاوہ دیگر تمام عقائدِ باطلہ اور فرقِ مبتدعہ سے اجتناب کی تاکید فرماتے تھے کہ جس طرح علمائے ظاہر میں علمائے سُو نے اپنے عقائدِ باطلہ کے باعث دینِ حق میں تفرقہ بازی کی مذموم حرکت کی ہے جس کے باعث وہ خود مردُود و گمراہ بن چکے ہیں، اسی طرح بعض متصوفہ اپنے باطل نظریات کے باعث خود گمراہی کے گہرے گڑھے میں گرے ہیں اور دُوسروں کو گمراہی کی تعلیم دیتے ہیں۔ عقیدۂ اہلِ سنت و جماعت کی وضاحت، اسی کی اتباع، فرقِ مبتدعہ سے نفرت و اجتناب اور صاحبِ بدعت کی اہانت کے بارے میں آپ کی طویل عبارت کا ایک اقتباس پڑھ لینا کافی ہے۔ اِس سے پُوری وضاحت ہو جائے گی۔

ترجمہ:۔ جان لو کہ صُوفی لوگ اللہ کے ہاں معزز ہیں جب کہ ان کے قول و فعل نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی سُنّتِ مبارکہ کے مطابق ہوں۔ .... موجودہ زمانہ میں متصوفین کے بارہ مذاہب ہیں۔ سُنّیہ، اولیائیہ، حُبّیہ۔ شمراخیہ، اباحیہ، حالیہ، حلولیہ، واقفیہ، حوریہ، متجاہلیہ، متکاسلہ، الہامیہ۔ پہلا گروہ اہلِ سنت ہے وہ ہدایت پر ہے اور باقی گمراہی کے سمندر میں گرے ہوئے ہیں .... سُنّی مذہب ہی کامل جماعت ہے۔ اس کے پیروکار اتباعِ سنت میں ہدایت طلب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں صراطِ مستقیم کی ہدایت بخشی ہے۔ فرائض کو اپنے وقتوں پر ادا کرتے ہیں اہلِ سنت و جماعت کے ساتھ رہتے ہیں۔ رقص، سماع، معشوقوں کی جانب دیکھنے سے پرہیز کرتے ہیں۔ فاسق اور فاجر لوگوں سے گریزاں رہتے ہیں مخلوق میں عام لوگوں کی مانند رہتے ہیں۔ جیسا کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

Marfat.com

كُنْ فِي النَّاسِ كَاحَدٍ مِّنَ النَّاسِ ۔ حضراتِ صحابہ و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنتوں کو اپناتے ہیں۔ یہ گروہ ہدایت یافتہ ہے۔ قرآن مجید میں ہے (ترجمہ) ان لوگوں کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقوے کے لیے آزما لیا ہے۔ ان کے لیے بخشش اور بڑا اجر ہے۔ [1]

عقائدِ حقہ کی اتباع اور معرفتِ ربّانی ہمیشہ انہیں حاصل رہی جن کے ہاتھوں میں کسی شیخِ کامل اور عارفِ ربانی کا دامن رہا ہو۔ عارفِ ربّانی اور شیخِ طریقت کی محبت اور دستگیری کے بغیر معرفتِ الٰہیہ کا نصیبہ ممکن نہیں۔ گویا دینی اور اُخروی سعادت کے حصُول کے لیے شیخِ کامل کی تلاش ضروری ہے۔ قرآن مجید میں بھی اس حقیقت کی طرف واضح احکام ملتے ہیں۔ شیخِ کامل اور عارفِ ربّانی کی ضرورت اور اس کی شناخت سے متعلق حضرت قاضی صاحب قُدِّسَ سِرُّہٗ کے نظریات آپ کے ان الفاظ میں پڑھیئے:

ترجمہ: معرفتِ الٰہیہ کی دولتِ عظیمہ کے حصول کے لیے دو رُکن ہیں۔ (۱) مجاہدہ (۲) شیخِ طریقت، جو اسرار و مخفیات کے علوم سے واقف ہو۔ رحمانی، رُوحانی اور نفسانی خیالات کو الگ الگ پہچانتا ہو۔ عالمِ بالا سے متعلق منازل اور عالمِ سفلی سے منسوب مقامات پر اطلاع رکھتا ہو۔ [2]

موجُودہ دَور کے نظریاتی اختلافات میں حضرت قاضی صاحب قُدِّسَ سِرُّہٗ کا وہی موقف تھا جو اہلِ سنّت و جماعت کا ہے۔ آپ اصولی مسائل اور فروعی جزئیات میں اہلِ سنت و جماعت کے مسلک پر کاربند رہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اولیاء کا وجُود صرف اہلِ سنت و جماعت میں ہے اور انہی حضرات کا وجود ہی اہلِ سنت کے عقائد کی حقانیت کی دلیل ہے۔ اس سلسلہ میں آپ کے چند معمولات کا تذکرہ دلچسپی کا باعث ہوگا۔

بزرگانِ دین کے ایامِ وصال پر بالعموم اور حضورِ اکرم نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے جنتی شہزادوں حضرات حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے ایامِ شہادت پر ایصالِ ثواب

---

[1] خزائن فیحتہ الاسرار۔ ص ۱۲ تا ۱۹ [2] ایضاً ۔ ص ۲، ۳

Marfat.com

کا اہتمام باقاعدگی سے فرماتے۔ ایصالِ ثواب کے لیے تعینِ ایّام ہی اعراسِ مُبارکہ کی عملی صُورت ہے۔

یومِ عاشورہ اگرچہ قدیم سے ہی متبرک دن شمار ہوتا رہا ہے مگر آپ حضرت سیّد الشہداء امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عَنۂ کے ایصالِ ثواب کے لیے باقاعدہ نوافل ادا فرماتے۔ آپ کا تاکیدی ارشاد آپ کے عمل کا غماض ہے۔

ترجمہ: عاشورا کے دن چار رکعت نماز ادا کرے، ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سُورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھے۔ اس نماز کی بہت فضیلت ہے امیر الامرار سے منقول ہے کہ شیخ شبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ نے فرمایا کہ عاشورا کے دن مَیں نے سیدِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کے دونوں نواسوں حضرت امام حسن اور امام حُسین کی ارواحِ مقدسہ کے ایصالِ ثواب کے لیے نماز ادا کی۔ اسی شب مَیں نے خواب میں دیکھا کہ بہشت کے میدان میں ہر دو بزرگوار تشریف فرما ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا۔ انہوں نے اپنا رُخِ اقدس پھیر لیا۔ اور میرے سلام کا جواب نہ مرحمت فرمایا۔ مَیں نے باآوازِ بلند عرض کیا کہ اے فرزندانِ رسُول! مجھ سے کیا گناہ ہُوا کہ آپ نے چہرہ مُبارک پھیر لیا۔ انہوں نے فرمایا۔ تُو نے کوئی غلطی نہیں کی لیکن ہم حیا کے باعث تیری طرف رُخ نہیں کر سکتے۔ تجھے بشارت ہو اور ہر اُس آدمی کو بھی، جو ہمارے ثواب کے لئے یہ نماز ادا کرے۔ ہم اُس وقت تک جنت میں نہ جائیں گے جب تک خُدا سے اُسے مانگ کر جنّت میں نہ لے جائیں۔ [۱]

مُسلمان میّت کی تجہیز و تکفین کے مراحل میں بعض لوگوں نے متعدد جزئیات میں اہلِ سنت کا خلاف کیا ہے مثلاً کفنی لکھنے۔ قبر میں عہد نامہ رکھنے وغیرہ امور کے عدمِ جواز کی بے تکی باتیں کی ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ کا موقف اہلِ سنت و جماعت کا معمول بہا ہے۔ کفنی لکھنے،

---

[۱] خزائن فتحیۃ الاسرار۔ ص ۵۰ تا ۵۲

Marfat.com

قبر میں عہد نامہ رکھنے کے بارے میں آپ کا موقف یہ تھا۔

ترجمہ:۔ مفتاح الجنان میں ہے کہ کفن پر دعائیں لکھے۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرت عبداللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے فرمایا: اے ابن عباس! جب کوئی مرجائے تو اسے کفن میں رکھیں۔ ان آیتوں اور دعاؤں کو کاغذ پر لکھ کر اس کے سینے پر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس میت پر رحم فرماتا ہے۔ رحمت کا فرشتہ سندس، استبرق، بہشتی بچھونوں اور نور کے تھانوں سمیت اس کے پاس آتا ہے۔ فرشتے رحمت کے دروازے اس پر کھول دیتے ہیں اور اس میت کو عذاب نہ ہوگا اگرچہ وہ کافر ہو۔ اس کافر سے مراد وہ مسلمان ہے جس نے حقوق میں سے کسی کا حق چھپایا ہو۔ (اس کے آگے دعائیں ہیں۔) [1]

حضرت قاضی صاحب قدس سرہٗ نے اپنی تالیف خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی) میں بعض نوافل کی ادائیگی، بعض مخصوص اوقات میں مختلف نوافل، اوراد و اشغال کی ادائیگی، طہارت، وضو، غسل وغیرہ کے برکات، تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد، صلوٰۃ الاستخارہ، نوافل یوم عاشورا، نوافل یوم عرفہ، یوم الاضحیٰ، شبِ قدر، شبِ برات، نماز جنازہ وغیرہ بعض عبادات کی ادائیگی پر مختلف ثواب کے وعدوں کا ذکر متعدد احادیث اور اقوال بزرگانِ دین سے کیا ہے۔ اس سلسلہ میں اصولی بات تو یہ ہے کہ محبِ صادق تک محبوب کی جانب سے جو خبر پہنچ جائے، وہی اس کے لیے قابلِ قبول اور قابلِ فخر ہے۔ اس امر میں وہ یہ نہیں دیکھتا کہ خبر کس ذریعے سے پہنچی۔ آیا اس خبر پر اعتماد کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ اس کے نزدیک اس خبر کا محبوب تک منسوب ہوجانا ہی کافی ہے۔ اصولی بات یہ ہے کہ تفتیش محبت کے منافی ہے۔

علمائے محققین اور محدثین کے نزدیک اعتقادات کے معاملہ میں احادیثِ احاد

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار۔ ص ۹۰ تا ۹۲

Marfat.com

ناقابلِ اعتماد ہیں اگرچہ وہ احاد تمام شرائطِ صحت کی جامع ہوں۔ یہاں خالص یقین درکار ہوتا ہے اور وہ احادیثِ متواترہ کے بغیر محال ہے۔ احکام کے لیے حدیث صحیح لذاتہ، صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ یا حسن لغیرہ کا ہونا کافی ہے ضعیف احادیث احکام میں مقبول نہیں۔ فضائل و مناقب میں باتفاق علمائے محدثین ضعیف حدیث بھی کافی ہے مثلاً کسی حدیث میں ایک عمل کی ترغیب آئی کہ جو ایسا کرے گا اتنا ثواب پائے گا۔ یا کسی نبی یا صحابی کی خوبی بیان ہوئی کہ انہیں ان کے مولیٰ نے یہ مرتبہ بخشا، یہ فضل لکھا تو ان کے مان لینے میں ضعیف سند کی حدیث بھی کافی ہے۔ ایسے مقامات پر صحیح حدیث کا مطالبہ جاہل و ناداں کا کام ہے علمائے محققین نے بعض احکام کے استحباب اور ان کے فضائل کے لیے ضعیف حدیث کو کافی سمجھا ہے۔ بلکہ خود سرکار دو عالم و سرِ ہر کار عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِلٰی یَوۡمِ الۡقَرَار کی بعض احادیث میں اس امر کا بیان موجود ہے۔

> "جسے اللہ تبارک و تعالیٰ سے کسی بات میں کچھ فضیلت کی خبر پہنچے وہ اپنے یقین اور ثواب کی اُمید سے اس بات پر عمل کرے۔ اللہ تعالیٰ اسے وہ فضیلت عطا فرما دے گا اگرچہ وہ خبر ٹھیک نہ ہو" [1]

ایک اور حدیث کے الفاظ کا ترجمہ یُوں ہے:

> "تمہیں جس بھلائی کی مجھ سے خبر پہنچے، خواہ وہ میں نے فرمائی ہو یا نہ فرمائی ہو۔ میں اسے فرماتا ہوں اور جس بُری بات کی خبر پہنچے تو میں بُری بات نہیں فرماتا۔" [2]

---

[1] حسن بن عرفہ اپنے جزو حدیثی میں، ابوالشیخ مکارم الاخلاق میں، سیدنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے کامل جحدری اپنے نسخہ میں، عبداللہ بن محمد بغوی ان کے طریق سے، ابنِ حبان اور ابوعمر بن عبدالبر کتاب العلم اور ابواحمد بن عدی کامل میں سیدنا انس بن مالک سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو: منیر العین فی حکم تقبیل الابھامین، مطبوعہ حزب الاحناف لاہور۔ ص ۴۵

[2] امام احمد، ابنِ ماجہ و عقیلی سیدنا ابوہریرہ سے راوی ہیں۔

Marfat.com

حضور عَلَیۡہِ السَّلَام کا ایک اور ارشاد یوں ہے :

ترجمہ : "جسے اللہ تعالیٰ سے کسی فضیلت کی خبر پہنچے وہ اسے نہ مانے، وہ اس کے فضل سے محروم رہا۔" [۱]

اس بارے میں حضرت قاضی صاحب ممدوح کے وہی معتقدات تھے جو اجلہ علمائے کرام اور محدثین عظام کے ہیں۔ استحباب کے ثبوت، فضائلِ اعمال اور مناقب میں آپ ضعیف احادیث پر بھی اعتماد فرماتے۔ آپ کی تصنیف خزائن فتحیۃ الاسرار کا ایک طویل حصہ اس پر شاہدِ عادل ہے۔

حضرت مولانا فتح اللہ صدیقی قُدِّسَ سِرُّہٗ سلطنت مغلیہ کی جانب سے علاقہ میرپور (قدیم) کے قاضی کے عہدہ پر فائز رہے۔ عُہدۂ قضا عہدِ قدیم سے ہی بڑی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ اسی اہمیت کے پیش نظر یہ عہدہ ایسا حساس ہے کہ ذراسی غفلت اس کے حامل کو غضبِ الٰہی کا مورد ٹھہرا دیتی ہے۔ حضور عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ارشاد :

مَنۡ جُعِلَ قَاضِیًا بَیۡنَ النَّاسِ فَقَدۡ ذُبِحَ بِغَیۡرِ سِکِّیۡنٍ۔ [۲]

اس منصبِ عظیمہ جلیلہ میں غفلت کے ضمن میں ہونے والے خطرات کی نشاندہی فرماتا ہے ظاہر ہے کہ جس کے اختیار میں مدعی اور مدعیٰ علیہ کے درمیان رفعِ تنازعات اور حق و انصاف کا بول بالا کرنا ہو، اس کو بے شمار خطرات کا سامنا ہوتا ہے۔ بالعموم مدعی اور مدعیٰ علیہ میں سے ہر ایک اپنے دعویٰ کی تصدیق و توثیق اور مطلب برآری کے لیے ہر جائز و ناجائز ذریعہ کے استعمال سے دریغ نہیں کرتا۔ اس صُورتِ حال میں رشوت کا عام ہو جانا قرینِ قیاس ہے۔ صاحبانِ اقتدار، مفتیانِ ذی وقار اور حاملانِ منصب و جاہ کے لیے رزقِ حلال کے حصُول

---

[۱] ابویعلی اور طبرانی معجم اوسط میں سیدنا ابی حمزہ سے روایت کرتے ہیں، بحوالہ جامع صغیر ج ۱، ص ۲۸۸ ۔ کنوز الحقائق۔ ص ۴۷۵

[۲] الامام احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی، نسائی، الحاکم عن ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ بحوالہ جامع صغیر۔ ج ۲، ص ۱۹۱

Marfat.com

کی کوشش کتنی مشکل ہے۔ اس کا اندازہ ہر صاحبِ بصیرت آسانی سے کرسکتا ہے لیکن رزق حلال کے بغیر عدل و انصاف کا قیام محال ہے۔ موجودہ دَور میں اپنے ناجائز مطلب و مقصد کے حصول کی خاطر رشوت کو تحائف کا نام دیا گیا ہے لیکن اس سے اس کی حُرمت کم نہیں ہوتی ——— اور پھر حرص وہ جال ہے جس میں پھنس کر نکلنا بغیر عنایاتِ الٰہیہ کے آسان نہیں۔

آج دُنیا سے امن و چین ناپید ہوتا جارہا ہے۔ اس کے محرکات و اسباب میں جائز و ناجائز اور حلال و حرام کی تمیز کا موقوف ہونا بڑا عامل ہے۔ حرص و ہَوا نے انسان کو درندہ صفت بنادیا ہے۔ وہ کسی کی عزت، آبرو، جان و مال کی عزت و حرمت کا پاس نہیں کرتا۔ مخبرِ صادق حضور سیدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ایسے حالات کی خبر ان کلمات میں دی ہے۔

۱ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ۔ [۱]

ترجمہ: ایک وقت آنے والا ہے جس میں آدمی یہ خیال نہ کرے گا کہ جو میں نے لیا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔

حالانکہ خود حضور رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حجۃ الوداع کے موقع پر واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا:

فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ (ابْنُ سِيرِينَ الرَّاوِيُّ) وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا۔ [۲]

ترجمہ: جان لو کہ تمہاری جانیں، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں اسی طرح قابل

---

[۱] بخاری

[۲] بخاری، مسلم عن ابی بکرہ، ابن ماجہ و ترمذی و مسلم عن ابن عمر

Marfat.com

احترام ہیں جس طرح کہ آج کا دن (عرفہ) یہ شہر معظم (مکہ) اور یہ مقدس مہینہ (ذوالحجہ)۔

حضرت قاضی فتح اللہ صدیقی قُدِّسَ سِرُّہٗ نے عُہدہ قضا کی نازک اور حساس ذمہ داریوں کو اس خُوبی سے ادا فرمایا کہ وہ آج کے دَور کے قاضیوں اور منصفوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ تمام عمُر اس امر کا لحاظ رکھا کہ جو رزق نصیب ہو وہ رزقِ حلال ہو۔ بلکہ آپ کے نزدیک رزقِ حلال ہی سلوک کا اوّل زینہ ہے۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں:

ترجمہ: سندِ سلوک، عمل، مجاہدہ اور رزقِ حلال کی طلب پر موتوف ہے۔ [1]

شریعتِ مطہرہ کے تمام فرائض و واجبات حتیٰ کہ نوافل کو آپ بڑی باقاعدگی سے ساری عمُر ادا فرماتے رہے۔ تمام صغائر و کبائر سے اپنے آپ کو محفوظ رکھا۔ نمازِ پنجگانہ کو باجماعت مسجد میں ادا فرماتے۔ کیونکہ آپ کے نزدیک نمازِ باجماعت کی ادائیگی طلبِ مولیٰ کی راہ میں سب سے پہلا قدم ہے۔ عُلمار نے بیان فرمایا ہے کہ نمازِ پنجگانہ باجماعت ادا کرنا جہاد فی سبیل اللہ سے بھی افضل اور اعلیٰ کام ہے۔ علاّمہ ابن عابدین شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی فرماتے ہیں:

لِاَنَّ الْجِہَادَ لَیْسَ اِلَّا لِلْاِیْمَانِ وَ اِقَامَۃِ الصَّلٰوۃِ فَکَانَ حَسَنًا لِغَیْرِہٖ وَالصَّلٰوۃُ حَسَنَۃٌ لِعَیْنِہَا وَھِیَ الْمَقْصُوْدَۃُ مِنْہُ۔ [2]

ترجمہ:۔ جہاد ایمان کی حفاظت اور اقامتِ صلوٰۃ کے لیے مشروع ہے تو حسن لغیرہٖ ہے اور نماز حسن لعینہٖ کیونکہ جہاد سے مقصود یہی ہے۔

آپ کی سیرت کا یہ پہلو آپ کے ان الفاظ میں دیکھا جا سکتا ہے:

ترجمہ:۔ اے ذاتِ کریم کے طالب! جب تجھ پر طلبِ مولیٰ غالب آجائے تو نمازِ پنجگانہ باجماعت مساجد میں ادا کرنا اپنے اُوپر لازم جان۔ کیونکہ

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار۔ ص ۴

[2] ردالمختار حاشیہ درمختار۔ طبع بیروت، ج ۴، ص ۱۲۰

Marfat.com

متابعتِ حضرت رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ میں یہ پہلا قدم ہے۔ [1]

سلسلۂ عالیہ شطاریہ کے سلوک کے مطابق آپ ہمیشہ اوراد و اشغال میں مشغول رہتے۔ آپ نے سالک کے لیے جو راہ متعین فرمائی یقیناً اس پر خود عمل پیرا رہے۔ سالک کی یہ راہ ہے۔

ترجمہ:- عبادت گزار سالک مختلف اوقات میں موکدہ و غیر موکدہ سُنّتوں کو زندہ رکھتا ہے۔ [2]

آپ کی سیرت کا مطالعہ کرنے والوں پر واضح ہوگا کہ آپ مستحبات کے ایسے پابند تھے کہ تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضو، صلوٰۃ الاستخارہ۔ نوافلِ یوم عرفہ، یوم الاضحیٰ، شبِ قدر، شبِ برات، یومِ عاشورہ کے نوافل و آدابِ عشرہ، جو اقوالِ اخیار میں وارد ہوئے، کو بڑی باقاعدگی سے ادا فرماتے۔ [3]

شریعتِ مطہرہ کے ارکان کی ادائیگی کے وقت ہمیشہ ان کی حقیقت پر نظر رہتی۔ اس طرح ان کے اسرار کی معرفت سے وافر حصہ آپ کو عطا ہوا۔ اختصار کے پیشِ نظر یہاں صرف ایک مثال، وضو کی پیش کی جاتی ہے جس سے اندازہ ہوگا کہ آپ نے شریعت، طریقت اور معرفت کے مدارجِ عالیہ اور منازلِ جلیلہ کس شان سے طے فرمائے۔ وضو سے بدنِ ظاہری کی مکمل طہارت حاصل کرتے اور باطنی طور پر علائقِ دنیویہ، خطراتِ نفسانیہ و شیطانیہ دُور فرما کر سلاح المومنین زیب تن فرمالیتے۔ آپ نے وضو کا جو طریقہ اپنایا اس کا بیان آپ کے الفاظ میں یُوں ہے۔

ترجمہ:- اعضائے وضو میں سے ہر عضو کو پہلی بار دھونے میں یہ نیّت کر، کہ مَیں نے دُنیا کی بندشوں کو کاٹ دیا ہے۔ دُوسری دفعہ یہ خیال کر، کہ نفسانی اور

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار۔ ص ۷ [2] ایضاً ص ۲۳

[3] ملاحظہ ہو خزائن فتحیۃ الاسرار۔ ص ۳۲، ۴۱ تا ۶۲

Marfat.com

شیطانی خطرات کو دُور کر دیا ہے اور تیسری بار یہ کہ خطراتِ مَلکیہ کو بھی دُور کر دیا ہے۔ جب اِن شرطوں سے تُو نے وضو کر لیا تو تُو نے ہتھیار زیب تن کر لیے۔ کیونکہ وضو ایمان والوں کے لئے ہتھیار ہے۔ وضو کی تکمیل کے بعد سُورۃ القدر تین بار پڑھ، پھر مطیع ہو کر بارگاہِ ربانی میں حاضر ہو......" [1]

الغرض حضرت مولانا قاضی فتح اللہ صدیقی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامی کی صُورت و سیرت نمونۂ اسلاف تھی۔ اپنے عہد کو آپ نے متاثر کیا۔ بے شمار نیازمندوں نے آپ کے دامن سے وابستہ ہونے میں اپنی سعادت و نجات سمجھی۔

موجودہ پُر آشوب اور بے یقینی کے دَور میں اس حقیقت کو سمجھنا انتہائی ضروری ہے کہ اولیاء اللہ کے تذکارِ جلیلہ سے بیشمار نفسیاتی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ ان کی سیرت کے مطالعہ سے زندگی میں نیکی اور تقویٰ کا انقلاب آسکتا ہے! اولیاء اللہ، ان کی سیرت و کردار اور اُنکے اعمال و اشغال سے بے اعتنائی نے بڑے بڑوں کو راہِ حق سے ہٹا دیا ہے اور ان سے محبت رکھنے والے ان کی پاکیزہ سیرت سے اپنی سیرتوں کو پاکیزہ کر لیتے ہیں اور اگر اُنکی سیرت خود پاکیزہ نہ بن سکے تو ان سے محبت بھی انکو فائدہ پہنچا دیتی ہے کہ حشر میں ان کی معیت نصیب ہو جائے گی اور انجام بخیر ہو گا۔

فاضل مؤلف مولانا محمد علیم الدین مجدّدی مدظلہ نے مجمع البحرین حضرت قاضی فتح اللہ صدیقی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامی کا تذکرہ نہایت تحقیق اور کمال محبت سے مرتب فرمایا ہے۔ مولا کریم انہیں جزائے خیر عطا فرمائے، اُنکی کوشش مقبول فرمائے اور اس تذکرہ سے طالبانِ حق کو دُنیوی و اُخروی سعادتوں سے بہرہ وَر فرمائے۔ اٰمِین بِحُرمَۃِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَاحْشُرْنَا مَعَھُمْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

فقیر قادری محمّد جلال الدّین عُفِیَ عَنْہُ
۳۔ محرم الحرام ۱۴۰۹ھ

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار۔ ص ۲۱

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

افتتاحِ سخن

یہ دُنیا کوچ بسیرا ہے۔ ہر ہر شے اس کی فانی ہے۔ کُلُّ مَنۡ عَلَيۡهَا فَانٍ وَّ يَبۡقٰى وَجۡهُ رَبِّكَ ذُو الۡجَلٰلِ وَ الۡاِكۡرَامِ[1]۔ بقائے حقیقی صرف ربِ ذوالجلال کے لیے ہے۔

لَهٗ مَلَكٌ يُّنَادِىۡ كُلَّ يَوۡمٍ
لِدُوۡا لِلۡمَوۡتِ وَابۡنُوۡا لِلۡخَرَابِ

ترجمہ :۔ رب لم یزل ولایزال کا ایک مقرر فرمودہ فرشتہ ہر روز پکارتا ہے تمہارے دل کے ٹکڑے تمہاری اولادیں لقمہ اجل بنیں گی اور تمہارے محل و مکانات ایک وقت آئے گا ویرانوں میں تبدیل ہو جائیں گے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے :۔

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے، تماشا نہیں ہے

فنا ہر کسی کا مقدر ہے لیکن نہ جلوہ ہائے ربانی مٹیں گے اور نہ ان پر مٹنے والوں کو زمانہ مٹا سکے گا۔ کیونکہ وہ ایسے مٹے کہ زمانہ کی دستِ فنا کی رسائی ان تک نہیں۔ فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً[2] جیسے شاہدِ عدل کے بعد شک و انکار کی گنجائش کہاں

---

[1] سورۃ الرحمٰن آیت ۲۶-۲۷

[2] سورۃ النحل آیت ۹۷

Marfat.com

رہتی ہے۔

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را   ہر زماں از غیب جانِ دیگر است

ایسے نفوسِ قدسیہ کی عظمتوں کا کیا کہنا۔ وہ اتنے عظیم ہوتے ہیں کہ جو ان کے دامنِ کرم سے لپٹ گیا قدرت نے اس کا دامن بھی حیاتِ جاودانی سے بھر دیا۔

ان کی زندگیاں دیکھنے دکھانے، پڑھنے پڑھانے اور سننے سنانے کی چیزیں ہیں۔ اس سے ان کا روحانی قرب نصیب ہوتا ہے۔ ذاتِ باری تعالیٰ کا شوق بھڑکتا ہے۔ اور دنیا سے دل سرد ہوتا ہے اور یہی معراجِ حیات ہے۔

حضرت شیخ المشائخ خواجہ یعقوب چرخی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اِصْحَبُوْا مَعَ اللّٰہِ فَاِنْ لَّمْ تُطِیْقُوْا فَاصْحَبُوْا مَعَ مَنْ یَصْحَبُ مَعَ اللّٰہِ۔ سخن محققان است کہ صحبت با اللہ دارید و اگر نتوانید صحبت بہ کسے دارید کہ او با اللہ صحبت دارد۔ [1]

ترجمہ: محققین صوفیہ کرام کا مقولہ ہے: ہو سکے تو اللہ تعالیٰ سے صحبت رکھو۔ اگر یہ نہ کر سکو تو ان کے ساتھ ہم نشینی اختیار کرو جو اللہ تعالیٰ سے صحبت رکھتے ہوں۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

حِکَایَاتُ الْمَشَائِخِ جُنْدٌ مِّنْ جُنُوْدِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ یَعْنِیْ لِلْقُلُوْبِ۔ [2]

ترجمہ: اولیاء اللہ کی حکایات دلوں کی تقویت کے لیے اللہ تعالیٰ کے لشکروں سے ایک لشکر ہے۔

آپ سے پوچھا گیا کہ تذکارِ اولیا مریدوں کو کیا فائدہ بخشتا ہے۔ آپ نے جواب

---

[1] تفسیر یعقوب چرخی مطبوعہ کریمی بمبئی ۱۳۲۶ھ۔ ص ۱۶۶

[2] نفحات الانس۔ مولانا جامی مطبوعہ سٹیم پریس لاہور ۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۷ء۔ ص ۲۱

Marfat.com

میں ارشاد فرمایا :

حق تعالیٰ فرماتا ہے وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ۔ اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب پاک سے فرماتا ہے کہ اے حبیب ! قصصِ انبیا اور اخبارِ رسل ہم آپ پر پڑھتے ہیں اور اُن کے احوال کی آپ کو خبر دیتے ہیں تاکہ آپ کے قلبِ اقدس میں اس سے ثباتِ قوت میں اضافہ ہو۔ جب آپ کو رنج پہنچے آپ ان کے احوال و اخبار سُنیں اور ان میں غور فرمائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اسی طرح ان کو بھی گراں باریاں اور رنج پہنچے ۔ انہوں نے صبر کیا توکّل و برداشت اور ثابت قدمی کو پیشِ نظر رکھا، اس سے آپ کی ثابت قدمی، عزم اور صبر میں اضافہ ہوگا۔ اسی طرح صالحین کے ملفوظات، مشائخ کرام کی حکایات ،ان کے احوال سے متوسلین کے دلوں کی تربیت ہوتی ہے۔ ان کی ہمت و عزم میں اضافہ ہوتا ہے۔ ثبات قدمی کی نعمت حضرت حق سبحانہ سے مرحمت ہوتی ہے۔ اگر کوئی ابتلا یا امتحان آئے درویشی کی راہ سے قدم ڈگمگاتے نہیں۔ خُدا کے فضل سے وہ مقام بھی آتا ہے کہ مردانِ راہِ خُدا کا سا عزم اور ان کی سیرت نصیب ہو جاتی ہے ۔ [۱]

موجُودہ پُر آشوب اور بے یقینی کے دَور میں اس حقیقت کو سمجھنا انتہائی ضروری ہے کہ اولیاء اللہ کے تذکار سے عظیم نفسیاتی فوائد حاصل ہوتے ہیں کیونکہ زندگی جھوٹی سچی حکایتوں اور افسانوی کہانیوں سے نہیں بنتی، زندگیوں میں نیکی کا انقلاب برپا کرنے کے لیے وہ سچی سیرتیں کارآمد ہیں جو صدق و صفا کے سرچشمے ہوں۔ ان سے فیضیاب ہونے کے لیے حقیقت بین اور حق پذیر قلب و نظر چاہیئے۔ مقلب القلوب اللہ تعالیٰ ہے وہ چاہے تو دل و نگاہ میں ان کی برکت سے نیکی کا انقلاب بپا ہو جائے ۔

---

[۱] نفحات الانس ۔ ص ۲۱ ، مولانا عبدالرحمٰن جامی مطبوعہ لاہور ۱۳۴۵ھ ۱۹۲۷ء

Marfat.com

گیارھویں صدی ہجری کے ایک اولوالعزم ولی اللہ خواجۂ خواجگان حضرت شیخ فتح اللہ صدیقی شطاری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کا تذکرہ اسی لیے پیشِ خدمت ہے۔ اللہ کرے ان کی سیرتِ طیبہ کے اوراق مسلمانوں میں رجوع الی اللہ کا جذبہ بیدار کرنے کا باعث ہوں۔

ان کی ذاتِ ہمایوں صفاتِ عظیم خوبیوں کا ایک حسین مرقع تھی۔ زاہدِ مرتاض، عابدِ شب زندہ دار، ولیٔ کامل، عالمِ دین اور صاحبِ تصنیف ہونے کے ساتھ علاقہ میرپور (آزاد کشمیر) کے قاضی القضاۃ کا جلیل القدر منصب بھی آپ سے متعلق تھا۔ یہ اوصاف وراثتہً آپ نے اپنے آباء و اجداد سے حاصل فرمائے اور اپنی اولاد کی تربیت اس نہج پر کی کہ وہ بھی ان محاسن و محامد کے حامل ہوئے۔ تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ آپ کے آباء و اجداد اور اولادِ اطہار میں سے کثیر تعداد نے ہر زمانہ میں خلقِ خدا کی علمی، روحانی، دینی اور دنیوی رہنمائی فرمائی۔ اسی کے باعث آپ کے خاندان کے افراد ہر زمانہ میں عزّ و شرف کے اعتبار سے اپنے اقران و امثال میں ممتاز رہے۔ یہ خاندان ہمیشہ اس شعر کا مصداق رہا ہے۔

؎ فِیْ کُلِّ عَصْرٍ مِّنْھُمْ سَیِّدٌ
مُؤَیَّدٌ بِالْحَقِّ مَاحِی الرَّیْبِ

ذٰلِکَ فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

آئندہ اوراق میں جو کچھ تحریر کیا گیا ہے عقیدت و احترام کے جذبہ سے تحریر کیا گیا ہے۔ عقیدت کا باعث جہاں صاحبِ تذکرہ کی سیرت اور ان کے کارنامے ہیں وہیں اس کا باعث یہ بھی ہے کہ راقم الحروف عُفِیَ عَنْہُ کو صاحبِ سوانح کی اولادِ اطہار میں ایک نفسِ قدسی صفات سے شرفِ بیعت حاصل ہے۔ جن کی سیرتِ طیبہ اور عظمتِ دین کے لیے مساعیٔ جمیلہ کو بیان کرنے کے لیے دفتروں کے دفتر ناکافی ہیں۔ عقیدت نہ ہوتی تو یہ کام ہرگز نہ ہو سکتا۔ لیکن اس عقیدت کا تقاضا یہ تھا کہ صداقت اور واقعیت کے بیان سے سرِمو انحراف نہ کیا جائے کیونکہ اولیاء اللہ کی مقدس سیرتوں کا حاصل رزقِ حلال، صدقِ مقال، خلوص مع اللہ اور خدمتِ خلق ہی ہے۔ راقم الحروف عُفِیَ عَنْہُ نے بارہا اپنے ولیِ نعمت شیخِ طریقت خواجۂ خواجگان حضرت شیخ محمد صادق دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے سنا "جس کام کی بنیاد ہی جھوٹ ہو

Marfat.com

اس کا انجام ہمیشہ غلط اور نقصان دہ ہوتا ہے۔ مبالغہ آرائی اگرچہ بظاہر مفید نظر آتی ہے کہ لوگوں کی توجہ کی کشش کا باعث ہوتی ہے لیکن فی الحقیقت اس کا اثر بُرا ہوتا ہے"۔

چنانچہ راقم الحروف عُفِیَ عَنْہُ نے صاحبِ تذکرہ سے متعلق جو پڑھا، جو سُنا، اور اس سے جو کچھ اخذ کیا بلا کم و کاست اسے حوالہ قرطاس کرنے کی کوشش کی۔ زیبِ داستان کے لیے اضافہ کو حرام یقین کرتے ہوئے اس سے دامن بچایا ہے۔

دورِ جدید کے بعض محققین اولیاء اللہ کے مقدس تذکروں میں کرامات کے باب کو مقدس جھوٹ اور انسانی عقل و خرد کو شرما دینے والے ہیبت ناک امور قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک کشف و کرامات کا باب بے معنی قصے ہیں۔ روحانی معاملات میں عقل کا فیصلہ استبعاد اچنبے کی کوئی بات نہیں ؎

اک دانش نورانی، اک دانش برہانی

ہے دانش برہانی حیرت کی فراوانی

ایک وہ تھے جنہوں نے مکشوفات کو سُنا، معجزات و کرامات کو دیکھا اور سرِ تسلیم خم کیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی عقل عطا فرما رکھی تھی کہ بہت سوں کو عقل سکھا گئے۔ دانشِ نورانی ہی کو امامت کا منصب شایاں ہے۔ جب کہ دانشِ برہانی کو اپنی راہ کی تعیین کے لیے ہزاروں دھکے اور لاکھوں ہچکولے کھانا پڑتے ہیں۔ ان کٹھن مراحل سے گزرنے کے باوجود شکوک و شبہات کے خار ہر وقت دامن گیر رہتے ہیں۔

حضرت قاضی القضاۃ خواجہ فتح اللہ صدیقی شطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے حالاتِ مُبارکہ کے اس مجموعہ میں آپ کرامات کا باب ملاحظہ فرمائیں گے۔ کرامت عقائد اسلامیہ کی وہ حقیقت ہے جو کلامِ الٰہی، احادیث نبوی اور اولیائے ربانی کے حالات میں تواتر کے ساتھ منقول ہے اور صاحبِ تذکرہ کی کرامات ان نفوسِ قدسیہ سے مروی ہیں جو سچوں کے سچے ہیں سخن آرائی اور زیبِ داستان کے لیے حقیقتِ واقعیہ میں ادنیٰ تغیر و تبدل ان کے نزدیک آخرت کی رُسوائی اور نامۂ اعمال کی روسیاہی کا باعث ہے۔ اسی طرح درج تذکرہ کرامات شک و شبہ سے بالا ہیں۔ کرامات۔ اولیاء کرام کے لیے منجملہ انعاماتِ الٰہیہ ہیں۔ لہٰذا جہاں ان پر دیگر انعاماتِ ربانی

Marfat.com

کا ذکر ہو ان کو نظر انداز کر دینا ہرگز مناسب نہیں۔

بایں ہمہ یہ حقیقت بے شک بے غبار ہے کہ صاف ستھری، اُجلی اور بے داغ سیرت ہی اصل معیارِ ولایت ہے لہٰذا ان کی پاکیزہ سیرتوں کے حقیقی خدوخال کو زیادہ سے زیادہ نمایاں کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کے ملفوظات وتعلیمات کو، جو ان کی زندگی کے طویل روحانی تجربوں کا خلاصہ ہوتے ہیں اور جن سے انکی اپنی سیرتوں کی عکاسی ہوتی ہے، کا تذکروں میں حتی الوسع کثرت سے ذکر کیا جانا ضروری ہے۔ اس طرح کے تذکرے جہاں اولیاء اللہ کے کمالاتِ ولایت کا عکسِ جمیل ہونگے، اس کے ساتھ وہ طالبانِ طریقت اور تشنگانِ معرفت کے لئے واضح اور صحیح دستور العمل بھی ہونگے۔ اسی حقیقت کے پیشِ نظر صاحبِ تذکرہ حضرت خواجۂ خواجگان قاضی فتح اللہ صدیقی شطاری قُدِّسَ سِرُّہٗ الْعَزِیْز کی تعلیمات کی ان تمام جزئیات کو سمونے کی کوشش کی گئی ہے جو طریقت کے سالکوں اور عام مسلمانوں کے لئے مفید ہیں۔ اس باب میں واحد ماخذ آپ کی کتاب "خزائن فتحیۃ الاسرار" ہے۔ کتاب کا یہ طویل ترین باب ہے۔ اس میں پہلے کتاب کی اصل عربی یا فارسی عبارات اور اس کے متصل اس کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ اسطرح ایک فائدہ ہوگا کہ آپ کی تحریر مبارک کا خاصا حصہ طبع ہو کر محفوظ ہو جائیگا۔

کتاب کے اقتباسات کو نقل کرتے وقت چند مقامات پر مجبوراً معمولی تصرف کرنا پڑا۔ یہ تصرف اس ذمہ داری کے ساتھ کیا گیا ہے کہ مفہوم میں تبدیلی نہ آنے پائے۔

یہ ایک انسانی کوشش ہے۔ اگر یہ کسی کام کی چیز ہے تو اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ کا کرم اور حضرت سیدی وسندی ومرشدی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نظرِ عنایت کا ثمرہ ہے۔

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

سگِ دربارِ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سلطانیہ
محمد علیم الدین عفی عنہ
محلہ لطیف شاہ غازی ۔ کھاریاں
ضلع گجرات

۳۰۔ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ
یوم الثلاثاء

Marfat.com

خاندانِ مُبارک

شیخ المشائخ حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ شطاری قُدِسَ سِرُّہٗ قریشی الاصل اور صدیقی النسب ہیں۔ آپ کے احوال و آثار سے قبل آپ کے خاندان اور آباء و اجداد کا مختصر تذکرہ زیبِ قرطاس ہے۔ جس سے عیاں ہوتا ہے کہ آپ کو واہب العطایا جَلَّ وَعَلاَ نے جس طرح رُوحانی، علمی اور اخلاقی مناقب سے سرفراز فرمایا تھا اسی طرح اللہ رب العزت نے آپ کو ایک عظیم المرتبت خاندان کا فرد بنایا تھا جس کے افراد کی عظمتوں کے سامنے آسمانوں کی رفعتیں پست معلوم ہوتی ہیں۔

Marfat.com

سیّدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

تاریخِ عالم کے اشہر مشاہیر سے ایک ہیں۔ نام عبداللہ، کنیت ابوبکر اور لقب صدیق اور عتیق تھا۔ والد ماجد ابو قحافہ عثمان تھے اور والدہ ماجدہ اُم الخیر سلمیٰ تھیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ۔ اُم الخیر اپنے خاوند ابو قحافہ کی چچا زاد تھیں۔ حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا سلسلہ نسب چھٹی پُشت پر حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کے نسبِ طاہر سے جا ملتا ہے۔ عمر میں آپ محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کم و بیش تین سال چھوٹے تھے۔ جوان ہُوئے تو شرفائے قریش کی طرح تجارت کو اپنایا۔ قبیلۂ قریش، جو شرافت و نجابت میں تمام عرب سے ممتاز تھا، میں سے آپ فہم و فراست، عقل و دانش، اصابت رائے اور حلم میں شہرت رکھتے تھے۔ انسابِ قبائل و اخبارِ ماضیہ کے ماہر شمار ہوتے تھے۔ اپنی سلیم فطرت کے باعث نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کے قدیم دوستوں میں سے تھے۔ اعلانِ نبوّت پر مردوں میں سب سے پہلے مشرف بایمان ہُوئے۔ ہجرتِ مدینہ میں سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی معیت حاصل تھی۔ اس کے علاوہ بھی تمام غزوات میں سرفروشانہ حصّہ لیا۔ وصالِ نبوی کے بعد باجماعِ اُمّت خلیفۂ رسُول قرار پائے۔ ۲۲ رجمادی الثانیہ ۱۳ھ پیر کے دن مغرب اور عشا کے مابین داعی اجل کو لبیک کہا اور جوارِ رسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں آسودۂ خاک ہُوئے۔ خلافت کا عرصہ دو سال اور چار ماہ پر محیط تھا۔

آپ کے فضائل و محامد میں سب سے نمایاں آپ کا مقام "صدیقیت" ہے۔ اس مقام کی رفعتوں کی ایک جھلک عارف باللہ امامِ اجل علاّمہ شعرانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کے قلم سے

Marfat.com

ملاحظہ ہو۔

وَاعْلَمُوْا یَا اَخِیْ اَنَّ الصِّدِّیْقِیَّۃَ الَّتِیْ طَلَبْتَہَا بِالْاَعْمَالِ ھِیَ فِیْ مُصْطَلَحِنَا اِسْمٌ لِتَرْکِ الْمَنَاھِیْ جُمْلَۃً فَکُلُّ مَنْ اَحْکَمَ تَرْکَ الْمَنَاھِیْ وَانْقَادَتْ نَفْسُہٗ اِلَی الْمَوْتِ وَقَطْعِ الْمَالُوْتِ وَالْخُرُوْجِ مِنَ الْعَوَائِقِ وَالْعَوَائِدِ وَغِلَظِ الطَّبْعِ وَاِسْتِحْکَامِ تَرْکِ الشَّھَوَاتِ قَلَّتْ اَوْجَلَّتْ فَقَدِ اسْتَقَامَ مَعَ اللّٰہِ حَدَّ الْاِسْتِقَامَۃِ الْمُمْکِنَۃِ لِاَمْثَالِہٖ وَلَیْسَ ذٰلِکَ لِلْبَشَرِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ اِلَّا لِاَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَجَمِیْعُ مَنْ حَصَلَ لَہٗ ذٰلِکَ الْمَقَامُ فَاِنَّمَا ھُوَ بِحُکْمِ الْاِرْثِ لَہٗ فِیْ ذٰلِکَ [1]

ترجمہ:۔ اے برادر! مرتبہ "صدیقیت" جسے تو صرف ظاہری اعمال کے ذریعے حاصل کرنا چاہتا ہے، ہماری اصطلاح میں ہر قسم کی ممنوعات کو خیرباد کہنے کا نام ہے۔ جو شخص ترکِ ممنوعات میں ثابت قدم ہو جائے آخری سانس تک اس کا نفس مطیع و فرمان بردار رہے، مانوساتِ طبعیہ کو چھوڑ کر سلوک کی تمام رکاوٹوں کو عبور کرلے منفعتوں کا خیال دل سے دُور کرے۔ طبیعت کی شدت سے نجات حاصل کرے، تمام چھوٹی بڑی خواہشات کو چھوڑ دینے میں پختہ کار ہو جائے تو اسے استقامت مع اللہ کی وہ آخری ممکن حد نصیب ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے صرف ایسے انسانوں کے لیے خاص فرما رکھی ہے۔ یہ مقام حضرت ختمی رسالت اور دیگر انبیاء علیہم السّلام کے بعد صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا حصہ ہے آپ کے بعد جس کسی کو یہ مقام نصیب ہوا آپ سے وراثت کی بنا پر عطا ہوا۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصریحات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ نبوت و رسالت

---

[1] لطائف المنن۔ امام شعرانی بحوالہ عمدۃ التحقیق فی بشائر آل الصدیق مؤلفہ ابراہیم عبیدی ص۲۰۴ مطبوعہ مصر

Marfat.com

کے بعد کائنات میں صدیقیت سے برتر کوئی مقام نہیں۔ امام ربانی مجدد و منورِ الفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی اس مقام کی رفعتوں سے متعلق یُوں ارشاد فرماتے ہیں:

وفوق آن مقامے نیست الا النبوۃ علیٰ اَھْلِھَا الصَّلوٰتُ وَالتَّسلیماتُ ونشاید کہ میاں صدیقیت و نبوت مقامے بودہ باشد بلکہ محال است و ایں حکم بہ محالیت او بکشفِ صریح صحیح معلوم گشتہ۔ [1]

ترجمہ:۔ صدیقیت سے ارفع نبوت کے بغیر کوئی مقام نہیں، نیز صدیقیت اور نبوت کے مابین کوئی اور مقام نہیں بلکہ ایسا ہونا محال ہے اور محال ہونے کا یہ حکم کشفِ صریح سے صحیح طور پر معلوم ہو چکا ہے۔

آیاتِ قرآنیہ کی ایک خاصی تعداد آپ کے فضائل و محاسن کو بیان کرنے کے لیے نازل ہوئی۔ نیز ارشاداتِ نبویہ کا ایک گراں قدر ذخیرہ بھی آپ کے اوصافِ حسنہ اور کمالاتِ عالیہ پر شاہدِ عدل ہے۔ طوالت سے دامن بچاتے ہوئے یہاں صرف ایک آیۂ کریمہ درج کی جاتی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

حَتّٰٓی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّہٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ [2]

یہ آیہ مبارکہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شانِ ارفع میں نازل ہوئی [3] جب آپ مشرف بایمان ہوئے تو عمر مبارک ۳۸ برس تھی۔ دو سال بعد یعنی جب عمر شریف

---

[1] مکتوباتِ امام ربانی، دفتر اول مکتوب ۱۸ مطبوعہ استانبول ترکی ص ۱۴

[2] الاحقاف۔ آیت: ۱۵

[3] (I) تفسیر جلالین۔ ص ۴۱۷ مطبوعہ اصح المطابع کراچی (II) تفسیر بیضاوی۔ جلد ۲ ص ۲۶۰ مطبوعہ مصر (III) تفسیر کبیر جلد ۲۸ ص ۱۹ مطبوعہ تہران (IV) تفسیر حسینی ص ۸۰۵ مطبوعہ کریمی بمبئی

Marfat.com

چالیس برس ہُوئی تو آپ نے آیہ بالا میں مذکورہ دُعا فرمائی جس میں ان تین امور کے لیے دستِ سوال بارگاہِ صمدیت میں دراز فرمایا۔

۱۔ مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کرتا ہوں جو تُو نے مجھ پر اور میرے والدین پر انعام فرمائی۔

۲۔ ایسے اعمال صالحہ کی توفیق میرے شاملِ حال فرما جن میں تیری خوشنودی ہو۔

۳۔ میری اولاد میں صلاح جاری رکھ۔

اللہ رب العزت نے آپ کی تینوں دُعاؤں کو شرفِ قبولیت سے نوازا۔ حبرالامۃ حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا آپ کی دُوسری دُعا کے مستجاب ہونے کی گواہی ان الفاظ میں دیتے ہیں:

فَاَجَابَهُ اللهُ اِلَيْهِ فَاَعْتَقَ تِسْعَةً مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يُعَذَّبُوْنَ فِي اللهِ مِنْهُمْ بِلَالٌ وَعَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِّنَ الْخَيْرِ اِلَّا اَعَانَهُ اللهُ عَلَيْهِ۔ [۱]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ دُعا قبول فرمائی اور آپ نے ان نو مُسلمان غلاموں کو آزاد فرمایا جنہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں عذاب دیا جاتا تھا حضرت بلال اور حضرت عامر بن فہیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا ان میں شامل تھے۔ نیز کوئی نیکی ایسی نہیں جس کو اپنانے میں اللہ تعالےٰ نے آپ کی مدد نہ فرمائی ہو۔

تیسری دُعا جو آپ نے اپنی اولاد کے لیے فرمائی اس کی قبولیت کے لیے آپ ہی کا ارشاد مُبارک ہے۔

لَمْ يَبْقَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَلَدٌ مِّنَ الذُّكُوْرِ وَالْاِنَاثِ اِلَّا وَقَدْ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَتَّفِقْ لِاَحَدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ اَنْ اَسْلَمَ اَبَوَاهُ وَجَمِيْعُ اَوْلَادِهِ الذُّكُوْرِ وَالْاِنَاثِ اِلَّا لِاَبِيْ بَكْرٍ۔ [۲]

---

[۱] تفسیر کبیر جلد ۲۸، ص ۲۱ مطبوعہ تہران۔

[۲] تفسیر کبیر جلد ۲۸، ص ۲۱، مطبوعہ تہران

Marfat.com

ترجمہ: آپ کی اولادِ ذکور و اناث میں سے کوئی ایسا نہیں جس کو ایمان کی دولت نصیب نہ ہوئی ہو۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ میں سے آپ کے سوا کوئی فرد ایسا نہیں جس کے ماں باپ اور تمام اولادِ ذکور و اناث مشرف بایمان ہوں۔

دُعائے صدیقی کا ثمرہ ہے کہ آپ کی اولاد وصفِ صلاح سے ہمیشہ متصف رہی۔ مختلف زمانوں کے علماء وعرفاء اور صلحا و اتقیاء اس کا اعتراف فرماتے رہے۔ ملا حسین واعظ کاشفی (المتوفی ۹۱۰ھ) رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی اس سلسلہ میں شہادت ذیل میں درج ہے۔

و بسے قابل و بزرگ از اولادِ صدیق در عالم ہستند اغلب ایشاں بشرفِ علم و صلاح آراستہ۔ [1]

ترجمہ: حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اولاد سے کثیر تعداد قابل اور اصحابِ شرف لوگوں کی موجود ہے۔ ان سے بیشتر شرفِ علم و صلاح سے آراستہ ہیں۔

گیارہویں صدی ہجری کے ایک بزرگ شیخ ابراہیم عبیدی مالکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس بارے میں یوں تحریر فرماتے ہیں:

اَجَابَ دَعْوَۃَ الصِّدِّیْقِ فِیْ ذُرِّیَّتِہٖ وَاَظْھَرَ صَلَاحَھُمْ فَمِنْھُمُ الْاُمَرَاءُ وَمِنْھُمُ الْعُلَمَاءُ وَمِنْھُمُ الْاَقْطَابُ۔ وَاَنْتَ تَرٰی کَیْفَ قَوّٰی بِھِمُ الْمَذَاھِبَ الْاَرْبَعَۃَ الَّتِیْ ھِیَ طُرُقُ اَھْلِ السُّنَّۃِ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ فَحَنَفِیُّھُمُ الْقُطْبُ الْاَکْبَرُ سَیِّدِیْ شَمْسُ الدِّیْنِ الْحَنَفِیُّ الْبِکْرِیُّ وَمَالِکِیُّھُمْ خَاتِمَۃُ الْمُفَسِّرِیْنَ شَیْخُنَا اَحْمَدُ الْوَارِثِیُّ الْبِکْرِیُّ وَشَافِعِیُّھُمُ الْاُسْتَاذُ مُحَمَّدُ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ الْبِکْرِیُّ وَحَنْبَلِیُّھُمْ قَاضِیَ الْقُضَاۃِ عِزُّ الدِّیْنِ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ

---

[1] تفسیر حسینی۔ ص ۸۰۶، مطبوعہ مطبع کریمی بمبئی ۱۳۲۰ھ

Marfat.com

عَبْدِ الْمَحْمُوْدِ الْبَكْرِیُّ الْبَغْدَادِیُّ وَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةِ نُظَرَاءُ یَفْخَرُ بِهِمْ اِمَامُهُمْ ۔ ؎۱

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اپنی اولاد کے حق میں اس دُعا کو قبول فرمایا اور ان کی صلاح کو ظاہر فرمایا۔ چنانچہ ان میں امراء ہیں، علماء ہیں اور اقطاب ہیں۔ تجھے معلوم ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ مذاہب اربعہ، جو اہلِ سُنّت کے مسالک ہیں، کو ان سے تقویت بخشی ہے۔ احناف میں قطبِ اکبر سیدی شمس الدین حنفی بکری، مالکیوں میں خاتمۃ المفسرین شیخ احمد وارثی بکری، شوافع سے استاد محمد زین العابدین بکری اور حنابلہ سے قاضی القضاۃ عزالدین عبدالعزیز بن عبدالمحمود بکری بغدادی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے پایہ کے ایسے لوگ موجود ہیں جن پر ان کے اماموں کو ناز ہے۔

سیدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اولاد اسلامی ممالک کے اقطاع و اکناف میں پھیلی ہوئی مخلوقِ خُدا کی دینی، روحانی اور دنیوی رہنمائی کا مقدس فریضہ انجام دے رہی ہے۔ علامہ ابراہیم عبیدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس سلسلہ میں رقمطراز ہیں:

ثُمَّ لَا یَخْفَاكَ اَنَّ ذُرِّیَّةَ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ مَعَ تَعَدُّدِهِمْ وَ سُكْنَاهُمْ اَقْطَارَ الْاَرْضِ شَامًا وَ بَغْدَادًا وَ یَمَنًا وَ حِجَازًا وَ مِصْرًا وَ عِدَّةً خِلَافَتُهُمْ بِمِصْرَ ۔ ؎۲

ترجمہ:۔ تجھ پر مخفی نہ رہے کہ حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اولاد کثیر تعداد میں دُنیا کے مختلف اطراف و اکناف مثلاً شام، بغداد، یمن، حجاز اور مصر میں آباد ہے اور مصر میں تو ان کی خلافت قائم ہے۔

چند معروف صدیقی النسل بزرگوں کے اسمائے مُبارکہ ذیل میں درج ہیں جس سے اس خاندان کی علمی رُوحانی عظمتوں کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

؎۱ عمدۃ التحقیق۔ مصنفہ شیخ ابراہیم عبیدی بذیل روض الریاحین مطبوعہ مصر۔ ص ۲۶۹۔ ۲۷۰

؎۲ عمدۃ التحقیق مصنفہ ابراہیم عبیدی بذیل روض الریاحین، مطبوعہ مصر۔ ص ۲۷۵

Marfat.com

۱۔ شیخ شہاب الدین سہروردی[۱]۔ سلسلۂ عالیہ سہروردیہ کے مورثِ اعلیٰ۔

۲۔ شیخ عبداللہ شطاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ[۲]۔ سلسلۂ شطاریہ کے برصغیر میں اوّلین شیخ۔

۳۔ برہان الدین علی بن ابی بکر مرغینانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ[۳]۔ شہرۂ آفاق کتاب ہدایہ کے مُصنف۔

۴۔ جلال الدین محقق دوانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ[۴]

۵۔ بدر الدین سرہندی[۵] رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ۔ حضرت مجددِ الفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہٗ کے خلیفہ، حضرات القدس کے مُصنف۔

۶۔ ملّا عبدالحکیم سیالکوٹی[۶] رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ۔

۷۔ امام فخر الدین رازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ[۷]۔

۸۔ جلال الدین رومی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ[۸]۔ صاحبِ مثنوی

۹۔ ملا احمد جیون[۹] امیٹھوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ۔ صاحبِ نُورالانوار و تفسیراتِ احمدیہ

۱۰۔ مولانا عبدالعلیم میرٹھی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ۔ شہرۂ آفاق مبلغِ اسلام

تلک عشرۃ کاملۃ۔

انساب، بزرگانِ دین کے حالات اور مختلف اقسام کے مشاہیر کے سوانح پر مشتمل کُتب سے ان مشاہیر کی فہرست مرتب کی جائے جو صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنہُ کی اولاد سے ہیں تو یہ تعداد کئی سو تک پہنچ سکتی ہے۔ برصغیر میں اس خاندان کی بہت سی شاخیں آباد ہیں۔

---

۱ ضیائے حرم لاہور، شمارہ صدیق اکبر نمبر۔ ص ۳۷۰

۲ اخبار الاخیار (اُردو ترجمہ) ص۳۷۹ میں آپ کو شیخ شہاب الدین سہروردی کی اولاد سے لکھا ہے جو صدیقی النسب تھے۔

۳ تذکرہ مصنفین درسِ نظامی، ص ۴۷ ۴ ایضاً ص ۸۳

۵ سنوات الاتقیاء بحوالہ حسنات الحرمین (مقدمہ) از محمد اقبال مجدّدی، ص ۵۶

۶ تذکرہ علمائے اہلِ سنت۔ محمود احمد قادری، ص ۱۰۷

۷ عُمدۃ التحقیق۔ ص ۲۷۰

۸ ضیائے حرم لاہور۔ صدیق اکبر نمبر، ص ۳۷۱

۹ I۔ ہدیۃ العارفین، ج ۱، ص ۱۷۰، II۔ تذکرہ مصنفین درسِ نظامی۔ ص ۵۰

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللهُ عَنْهُ نے چار نکاح فرمائے۔ آپ کی ازواج کے نام یہ ہیں۔

۱۔ قُتَیلَہ بنت عبدالعزیٰ۔ ان کے بطن سے حضرت عبداللہ اور حضرت اسماء رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا متولد ہوئے[۱] حضرت عبداللہ کے صرف ایک فرزند اسماعیل تھے جو لاولد فوت ہوئے[۲]

۲۔ اُمِّ رُومان بنت حارث بن حویرث۔ ان سے حضرت عبدالرحمٰن اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا متولد ہوئے[۳]

۳۔ اسماء بنتِ عمیس۔ ان سے حضرت محمد پیدا ہوئے[۴]۔ ابوالقاسم ان کی کنیت تھی عہد مرتضوی میں مصر کے والی تھے۔ ایک ام ولد سے ان کے فرزند قاسم تھے جو حجاز کے فقیہہ اور فاضل تھے۔ ان کا وصال ۱۰۸ھ کو قُدید میں ہوا۔ قاسم کے ایک بیٹے عبدالرحمٰن اور بیٹی ام فردہ تھیں۔ عبدالرحمٰن بن قاسم کی کنیت ابو محمد تھی۔ ان کی اولاد مدینہ منورہ میں تھی اور تعداد میں کچھ زیادہ نہ تھے۔[۵]

۴۔ حبیبہ بنت خارجہ۔ ان سے صرف ایک بیٹی اُمِّ کلثوم وصال صدیقی کے بعد پیدا ہوئیں[۶] اولاد صدیقی میں صرف یہی طبقہ تابعین سے تھیں۔

---

[۱] طبقات ابنِ سعد (اُردو ترجمہ) ج ۳ ص ۱۷ مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی

[۲] المعارف ابن قتیبہ۔ ص ۵، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی

[۳] طبقات ابن سعد (اُردو ترجمہ) ج ۳ ص ۱۷ نفیس اکیڈمی کراچی

[۴] ایضاً۔ نوٹ: انکی پیدائش حجۃ الوداع کے سال ہوئی۔ عُمدۃ التحقیق ص ۲۶۷۔

[۵] المعارف ابنِ قتیبہ۔ ص ۷، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی۔

[۶] طبقات ابن سعد، جلد ۳، ص ۱۷، نفیس اکیڈمی کراچی۔

Marfat.com

حضرت عبدالرحمٰن[1] بن[4] صدیق اکبر رضی اللہ عنہما

حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کے سب سے بڑے صاجزادے تھے۔ صلح حدیبیہ کے سال ایمان لائے[1] صلح حدیبیہ کے بعد عہد نبوّت میں جو غزوات پیش آئے ان میں برابر شریک رہے۔ جنگ یمامہ میں دشمن کے سات جنگی افسران کے تیروں کا لقمہ بنے[2] ۵۳ھ میں ان کا اچانک وصال ہوا[3]۔ آپ کے وصال پر آپ کی ہمشیرہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا نے پُر درد مرثیہ کہا۔ ان کی اولاد سے ابوعتیق محمد، نبی کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کی ظاہری حیات میں متولد ہوئے اور صحابیت کا شرف حاصل فرمایا[4] دُوسرے بیٹے کا نام عبداللہ تھا اور ایک بیٹی حفصہ تھیں[5]

---

[1] اکمال فی اسماء الرجال۔ ولی الدین محمد تبریزی، ص ۱۹، مطبوعہ مجتبائی دہلی ۱۳۵۰ھ

[2] صدیق اکبر۔ مؤلفہ سعید احمد اکبر آبادی، ص ۴۴۴، مکتبہ رشیدیہ کراچی

[3] I۔ المعارف ابن قتیبہ، ص ۷۶، مطبوعہ نور محمد کراچی

II۔ اکمال فی اسماء الرجال۔ ولی الدین محمد تبریزی، ص ۱۹، مطبوعہ مجتبائی دہلی

[4] عُمدۃ التحقیق فی بشائر آل الصدیق۔ ابراہیم عبیدی، ص ۲۷۶، مطبوعہ مصر

[5] المعارف۔ ابن قتیبہ، ص ۷۶، مطبوعہ نور محمد کراچی

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما

آپ ثقہ تابعی تھے۔ اپنے والد اور ام سلمہ سے حدیث روایت کی۔ سنہ ۱۰۷ھ میں وصال پایا۔[۱] آپ کے ایک بیٹے طلحہ تھے جو بڑے سخی تھے۔ ان کے بیٹے محمد مکہ کے عامل تھے[۲]۔ حضرت عبداللہ کی باقی اولاد کے نام یہ ہیں۔ ابوبکر، عمران، عبدالرحمٰن، اسماعیل، عتبہ اور ایک لڑکی نفیسہ جو خلیفہ ولید بن عبدالملک کی زوجیت میں آئیں[۳]۔ ہمارے ممدوح حضرت خواجہ فتح اللہ میرپوری عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ حضرت اسماعیل بن حضرت عبداللہ کی اولاد سے حضرت قاضی قوام الدین رحمۃ اللہ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کی نسل سے ہیں۔ حضرت قاضی القضاۃ قوام الدین عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ تک آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے۔

نمبر شمار	اسم گرامی	کیفیت
۱	حضرت ابوبکر عبداللہ صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	افضل الخلق بعد الانبیاء، خلیفۂ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔
۲	حضرت عبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	صحابی، نامور مجاہد۔

۱۔ تقریب التہذیب۔ بحوالہ مآثر الاجداد ص ۶

۲۔ المعارف۔ ابن قتیبہ، ص ۷۶ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی۔

۳۔ مآثر الاجداد۔ مؤلفہ منظور الحق صدیقی ص ۶

Marfat.com

نمبر شمار	اسمِ گرامی	کیفیت
۳	حضرت عبداللہ	تابعی
۴	حضرت اسماعیل	تابعی
۵	حضرت خواجہ ابراہیم ابوالبرکات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	
۶	حضرت خواجہ ابوبکر ثانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ	
۷	حضرت خواجہ محمود رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ	
۸	حضرت خواجہ احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ	
۹	حضرت خواجہ حسام الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ	
۱۰	حضرت خواجہ شمس الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ	مدنی ثم یمنی
۱۱	حضرت خواجہ امام الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ	
۱۲	حضرت خواجہ کمال الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ	یمنی ثم مدنی ثم سیستانی
۱۳	حضرت خواجہ معین الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ	
۱۴	حضرت خواجہ علاء الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ	
۱۵	حضرت خواجہ فخر الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ	ان کا لقب محی الدین تھا
۱۶	حضرت خواجہ نظام الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ	
۱۷	حضرت خواجہ حسام الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ	
۱۸	حضرت خواجہ قوام الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ	رہتکی [1]

حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اولاد سے حضرت عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (نمبر ۳) حضرت احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ (نمبر ۸) اور حضرت شمس الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ (نمبر ۱۰) یمن کے حاکم رہے۔[2]

---

[1] شجرۂ نسب صدیقیان رہتک۔ مرتبہ محمد الیاس آثم صدیقی

[2] (I) اسناد الاشجار (قلمی) بحوالہ مآثر الاجداد، ص ۷۵،۷۴، ص ۷

(II) اورادِ حبیبیہ (قلمی) بحوالہ مآثر الاجداد، ص ۷

Marfat.com

حضرت شمس الدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ (۱۰) کے پوتے حضرت شیخ کمال الدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ (۱۲) نے مملکت کو خیر باد کہہ دیا اور مسندِ قال اللہ و قال الرسول کو زینت بخشی۔ یمن سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے اور پچپن برس تک درس حدیث دیا۔ برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ سہروردیہ کے عظیم ناشر حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی (۱۱۸۲ء تا ۱۲۶۲ء) نے علم حدیث کے حصول کے لیے انہی کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ ان کی خدمت میں پانچ برس رہے اور ہر سال اپنے استادِ محترم کے ہمراہ حج کے لیے مکہ مکرمہ آتے[۱]۔ عرصہ دراز تک جوارِ رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں درسِ حدیث کے بعد یہ بزرگ علاقہ سیستان میں سکونت پذیر ہو گئے۔ پروفیسر منظور الحق صدیقی تحریر فرماتے ہیں :

قدیم سیستان کا ۳/۵ حصہ اب افغانستان میں ۲/۵ حصہ ایران میں ہے[۲]

شیخ کمال الدین (۱۲) کی اولاد سیستان میں رہی ان کی پانچویں پشت سے حضرت شیخ حسام الدین (۱۷) رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ جخنیر (ج خ ن ی ر) کے قاضی مقرر ہوئے۔ ان کے صاحبزادے حضرت خواجہ قوام الدین (۱۸) رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ برصغیر پاک و ہند میں بعہدِ تغلق تشریف فرما ہوئے اور رہتک میں قاضی القضاۃ مقرر ہوئے۔ ورودِ برصغیر سے پہلے یہ جخنیر کے قاضی تھے۔ یہ بزرگ صدیقیانِ رہتک کے جدِ اعلیٰ ہیں۔ حضرت شیخ قوام الدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے یک جدی دیگر صدیقی افراد بھی برصغیر میں آباد ہوئے اور ان سے اولاد کا سلسلہ چلا۔ چنانچہ میر محبوب علی تحریر کرتے ہیں :

---

[۱] I۔ اذکار الابرار۔ مؤلفہ محمد غوثی شطاری، مطبوعہ جدید پریس ص ۵۶

II۔ تاریخ فرشتہ۔ ص

III آبِ کوثر۔ ص ۲۹۳ ، مؤلفہ شیخ محمد اکرام ، مطبوعہ فیروز سنز ۱۹۸۵ء

IV کتاب الانساب (قلمی) مؤلفہ میر محبوب علی

V مآثر الاجداد۔ ص ۷، مؤلفہ منظور الحق صدیقی، ص ۴۸۷، ۴۸۸

[۲] مآثر الاجداد۔ ص ۷

Marfat.com

شیخ عبدالغفار صدیقی وجد شیوخ رہتک وجد شیوخ نرہڑ و شیوخ دہرسو و شیوخ گڑھ مکتیسر از نواح غزنی وسیستان آمدہ بودند از احفادِ امجاد حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق ابن ابی قحافہ التیمی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ۔ [1]

حضرت قاضی قوام الدین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ حضرت سُلطان الاصفیا نظام الدین اولیاء رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کے مرید و خلیفہ بھی تھے۔ اورنگ زیب عالمگیر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ نے اپنے ایک شاہی فرمان (مجریہ غرہ ربیع الاوّل ۱۱۱۱ھ / ۱۲ جون ۱۷۰۵ء) میں انہیں " زبدۃ الاولیاء" کے الفاظ سے خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔ اس کی مصدقہ نقل پروفیسر منظور الحق صدیقی کے ذخیرہ میں موجود ہے جسے انہوں نے اسے مآثر الاجداد میں نقل کیا ہے۔ [2]

رہتک ۲۸ درجہ ۵۴ دقیقہ عرض بلد شمالی اور ۷۶ درجہ ۳۷ دقیقہ شرقی طول بلد پر واقع ہندوستان کا مشہور شہر ہے۔[3] یہ شہر زمانہ قدیم سے آباد ہے۔ کسی زمانہ میں یہ بہت بارونق تھا اور مرکزی حیثیت کا حامل تھا۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ)[4] فرماتے ہیں۔

واِیں رہتک بلدہ است مابین ہانسی و دہلی، سی کروہ از دہلی دُور۔ در اوائل آں کہ ہندوستان مفتوح شد و سادات و قریش فراواں در آنجا وطن گرفتند۔ ہیچ بلدہ دریں طرف معمور تر و بارونق تر ازوے نبود و بمرورِ دہور آں معموری و

---

[1] کتاب الانساب قلمی۔ بحوالہ مآثر الاجداد، منظور الحق صدیقی، ص ۷

[2] مآثر الاجداد۔ منظور الحق صدیقی، ص ۵۴۲

[3] زبدۃ التوقیت۔ مفتی محمد افضل حسین مونگیری ص ۲۹، مطبوعہ ناظم پریس رامپور

نوٹ: آکسفورڈ سکول اٹلس (سولہویں ایڈیشن) مطبوعہ ۱۹۵۱ء میں طول بلد ۷۶ درجہ ۳۷ دقیقہ کی بجائے ۷۶ درجہ ۳۸ دقیقہ درج ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب مذکور کا صفحہ ۶۲

[4] شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فاروقی النسل تھے۔ ان کے جدِ اعلیٰ شیخ شمس الدین مفتی رہتک آکر آباد ہوئے ان دونوں خاندانوں (صدیقی و فاروقی) کی آپس میں رشتہ داریاں تھیں چنانچہ آپ کے جدِ مکرم شیخ محمود اعظم کے ننھیال صدیقی تھے۔ انفاس العارفین۔ ص ۱۵۷

Marfat.com

رونق نقصان پذیرفت[1]

ترجمہ:۔ رہتک ہانسی اور دہلی کے مابین دلی سے تیس کروہ کے فاصلہ پر ایک شہر ہے۔ ابتدا میں جب ہندوستان فتح ہوا تو بہت سے سادات اور قریش نے وہاں سکونت اختیار کرلی۔ ان اطراف میں اس سے زیادہ پُررونق اور آباد کوئی اور شہر نہ تھا۔ مرورِ زمانہ کے باعث اس کی آبادی اور رونق میں کمی آ گئی ہے۔

حضرت قاضی توام الدین عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ نے رہتک کے ایک قریشی خاندان میں نکاح کرلیا جس سے آپ کی کثیر اولاد کا سلسلہ چلا۔ مختلف سلاطین اسلام کے ادوار میں اس خاندان کے افراد ہمیشہ دینی دنیوی اعتبار سے ممتاز مقامات پر سرفراز رہے۔ قاضی، میرعدل، محتسب، مفتی، متولی اور خطیب وغیرہ جلیل القدر مناصب اسی خاندان کے افراد میں نسل بعد نسل منتقل ہوتے رہے۔ اس خاندان کے کئی عبقریوں نے دینِ حق کی بیش بہا خدمات سرانجام دیں۔ کئی اربابِ کمال ظاہر و باطن کے مجمع البحرین تھے جن میں ہر ایک اس شعر کا مصداق تھا۔

هَا اَنْتَ طُفْتَ شَرْقَ الوُجُوْدِ وَغَرْبَهٗ
فَلَا تَلْقَ لَهٗ مَثَلًا وَّلَا تَلْقَ لَهٗ شَکْلًا

غرضیکہ یہ خاندان برکت توام ساڑھے چھ سو برس تک مشرقی پنجاب (انڈیا) کے علاقہ ہریانہ میں علم وعرفان کی شمع روشن کئے رہا۔ اس خاندان کی علمی، تبلیغی اور اصلاحی کوششوں کا اعتراف ہر زمانہ میں ہوتا رہا۔ اپنے پرائے، دوست دشمن اس اعتراف میں برابر کے شریک ہیں۔ ۱۹۱۱ء کے شاہی دربار منعقدہ دہلی کی رپورٹ میں انگریزوں نے اس خاندان کا تعارف ان الفاظ میں کرایا ہے۔

Several members of the family held high posts under the PATHAN KINGS and the MUGHAL EMPERORS of DELHI. The family played compicoucus part the

---

[1] انفاس العارفین۔ مصنفہ شاہ ولی اللہ دہلوی، ص ۱۵۶

Marfat.com

conversion RAJPUTS of the districts of HISAR, ROHTAK, KARNAL and GURGAON. [1]

حضرت شیخ فتح اللہ صدیقی میرپوری اسی عظیم المرتبت خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ انہوں نے خاندان کی اعلیٰ روایات کو جاری رکھا اور اپنے پیچھے اولاد کا ایسا مبارک سلسلہ چھوڑا جن میں کئی افراد کی عظمتوں پر ان کے اسلاف و اخلاف بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔ انہیں دیکھ کر حضرت شیخ محمد البکری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، جو حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اولاد سے تھے، کا یہ قول یاد آتا ہے:

اَنَا لَا اَفْتَخِرُ بِالصِّدِّیْقِ بَلِ الصِّدِّیْقُ یَفْتَخِرُ بِیْ [2]

ترجمہ:- میں صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اولاد سے ہونے پر فخر نہیں کرتا بلکہ حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مجھ پر فخر فرماتے ہیں۔

---

[1] مآثر الاجداد۔ منظور الحق صدیقی، ص ۱۳۶ نوٹ: مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہوں۔
I۔ نمونے کا ایک نوجوان II۔ تحریک آزادی ۱۸۵۷ء میں مسلمانان رہتک کا حصہ III۔ مآثر الاجداد
IV کتاب دوست شمارہ I ربیع الاول ۱۴۰۶ھ (اردو حصہ) V۔ ایضاً (انگریزی حصہ) VI۔ ہادی ہریانہ وغیرہ

[2] عمدۃ التحقیق فی بشائر آل الصدیق، ص ۳۹۱

Marfat.com

ابتدائی حالات

آپ کے آباء و اجداد رہتک کے رہنے والے تھے جس طرح کہ سابقہ باب میں مذکور ہو چکا ہے۔ آپ کی پیدائش بھی اسی شہر میں ہوئی ہوگی۔ آپ کی تاریخ ولادت اور بچپن کے حالات تاحال دستیاب نہیں۔ اپنی تصنیف خزائن فتحۃ الاسرار کے دوسرے جزو میں دیگر حالات کی طرح ان امور پر روشنی ڈالی ہوگی لیکن اس جزو کا اکثر حصہ ضائع ہو چکا ہے۔ کل شیٔ ھالک الا وجہہ۔ شاید مستقبل میں ان امور سے پردۂ اخفا ہٹ جائے۔

Marfat.com

حصولِ علم

نصابِ تعلیم کی موزونیت وجامعیت، اُستاد کی مشفقانہ رہنمائی اور خود طالب علم کی پُورے انہماک سے محنت، یہ تین عناصر طالب علم کی مستقبل کی شخصیت کی تعمیر میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ حضرت شیخ فتح اللہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ کے حصُولِ علم کا زمانہ دسویں صدی ہجری کا آخر یا گیارہویں صدی کی ابتدا ہے۔ اس زمانہ کا نصابِ تعلیم اپنے وقت کے تقاضوں سے اتنی مطابقت رکھتا تھا کہ اس سے فراغت پانے کے بعد انسان زندگی کے تمام شعبوں کی ضروریات پُوری کرنے کی صلاحیت کا حامل بن جاتا ہے۔

حضرت قاضی فتح اللہ شطاری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ سے کچھ عرصہ پہلے حضرت مجددِ الفِ ثانی، ملا عبدالحکیم سیالکوٹی اور وزیر سعداللہ رَحِمَھُمُ اللہُ تَعَالیٰ تینوں ایک ہی دار العلوم میں ہم سبق طالب علم رہے تھے۔ ظاہر ہے کہ انہوں نے ایک ہی نصاب کی تکمیل کی۔ نصابِ تعلیم کی جامعیت کا اندازہ لگائیں کہ ان میں اوّل الذکر آسمانِ معرفت کا وہ آفتاب بنا جس کی ضیاباریوں میں راہِ ہُدیٰ کے سالک قیامت تک اپنی منزلِ مقصود پر پہنچتے رہیں گے۔ دُوسری شخصیت نے معقولات ومنقولات میں وہ نام پایا کہ اس کے مؤلفات، تعلیقات وحواشی کی افادیت میں صدیاں بیت جانے کے باوجود سرِ مُو فرق نہیں آیا۔ علمی دُنیا میں آج بھی انہیں سر آنکھوں پر رکھا جاتا ہے۔ اور تیسری شخصیت نے اپنے لیے سیاست کی خار دار وادی کا انتخاب کیا تو اس کی صلاحیتوں نے رب کے کرم سے متحدہ عظیم ہندوستان کی اسلامی حکومت کے وزارتِ عظمیٰ کے منصب پر پہنچا دیا۔

Marfat.com

حضرت شیخ فتح اللہ صدیقی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہِ کی جامع الصفات شخصیت، اس دور کے موزوں ترین نصابِ تعلیم، اساتذۂ کرام کی محبتوں، محنتوں، ان کے شیخ مکرم رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہِ کی توجہاتِ کریمانہ کے ساتھ ساتھ مقصد کے ساتھ ان کی شدید لگن، اس کے لئے جاں گسل کوششوں اور اللہ کریم کی بے انتہا عنایتوں کا شیریں ثمر ہے۔ نہ معلوم آپ کی کتنی راتوں کی نیند اور دنوں کا آرام حصولِ علم کی نذر ہوا۔

شاندار خاندانی علمی روایات کے پس منظر میں یہ بات یقینی ہے کہ آپ نے بچپن ہی سے تحصیلِ علم کی طرف توجہ دینا شروع کر دی۔ آپ نے جن علمی مراکز میں علمی خوشہ چینی فرمائی اور جن شفیق اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ فرمایا ان میں سے ایک علمی مرکز اور ایک استاذ کے نام نامی کے سوا باقی زمانہ کی دست برد کی نذر ہو چکے ہیں۔ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا۔ اپنی تعلیم کے سلسلہ میں آپ کا اپنا ارشاد ہے۔

قَدْ تَعَلَّمْتُ اَکْثَرَ کُتُبِ التَّحْصِیْلِ مِنَ الْمُرَاحِ فِیْ عِلْمِ الصَّرْفِ اِلَی الْمُطَوَّلِ فِیْ عِلْمِ الْمَعَانِیْ مِنْ مَخْدُوْمِیْ سَیِّدْ مُبَارَکْ۔ [1]

ترجمہ: میں نے اکثر درسی کتب، مراح سے لے کر، جو علم صرف میں ہے مطول تک جو علم معانی میں ہے، اپنے مخدوم سید مبارک سے پڑھیں۔

آپ کے اُستادِ محترم حضرت سیّد مبارک رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہِ قصبہ علی پور نزد بھیرہ ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے۔

مَوْلَائِیْ سَیِّدْ مُبَارَکُ السَّاکِنُ بِقَصْبَةِ عَلِیْ پُوْر عِنْدَ الْبُهَیْرَةِ۔ [2]

علی پور نامی گاؤں بھیرہ کے قریب اب بھی موجود ہے جو بھیرہ ضلع سرگودہا سے جنوب مغرب کی طرف تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ سادات کا کنبہ بھی آباد ہے جو ممکن ہے سید مبارک رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہِ کی اولاد سے ہو۔ سادات کا یہ کنبہ اب شیعہ مذہب کو

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی) ص ۳۰۱

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی) ص ۲۹۸

Marfat.com

اپنائے ہوئے ہے۔

دورِ حاضر کے دینی دار العلوموں میں جو نصابِ تعلیم رائج ہے اسے درسِ نظامی کہا جاتا ہے۔ درس کے ساتھ "نظامی" کا لاحقہ اس نصاب کے مرتب حضرت ملا نظام الدین سہالوی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کی طرف نسبت کے باعث ہے۔ اور ملا نظام الدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا سنِ ولادت وہ ہے جس میں حضرت خواجہ فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا انتقال ہوا۔ یعنی ۱۰۸۸ھ۔ حضرت ملا نظام الدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی ترتیبِ نصاب سے قبل اس کا نام بعض کتابوں میں کتب درسیہ[۱] درج ہے اور حضرت شیخ فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اس کا نام کتب التحصیل لکھا ہے۔

مراح الارواح کے مصنف احمد بن علی بن مسعود ہیں اور مطول علامہ سعد الدین تفتازانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصنیف ہے۔ جو تلخیص المفتاح کی شرح ہے۔ تلخیص المفتاح کے مصنف محمد بن عبدالرحمن قزوینی المتوفی ۷۳۹ھ ہیں۔ یہ مفتاح العلوم سکاکی کا خلاصہ ہے۔ مطول ۷۴۸ھ میں ہرات میں تحریر کی گئی[۲] اور علامہ تفتازانی کے شاگردوں نے اسے ہندوستان کے نصابِ تعلیم میں شامل کیا۔[۳]

---

[۱] گل رحمت از محمد سعادت یار بحوالہ ہندوستان کی قدیم اسلامی درس گاہیں ص ۳۴

[۲] تذکرہ مصنفین درس نظامی ص ۱۰۴ از پروفیسر اختر راہی مکتبہ رحمانیہ لاہور ۱۹۷۸ء

نوٹ: علامہ تفتازانی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ خود اس کتاب کے سن آغاز تالیف اور فراغ از تالیف کے بارے میں لکھتے ہیں: وتہیاء الفراغ من نقلہ الی البیاض فی یوم الاربعاء الحادی عشر من صفر سنۃ ثمان و اربعین وسبع مائۃ بمحروستہ ھرات صانہا اللہ تعالیٰ عن الآفات وکان الافتتاح یوم الاثنین الثانی من رمضان الواقع فی سنۃ اثنین و اربعین وسبع مائۃ بجرجانیہ خوارزم حماھا اللہ تعالیٰ عن البلیات۔ مطول ص ۷۵۸ مطبوعہ نول کشور / اودھ اخبار لکھنؤ ربیع الاول ۱۳۰۷ھ / نومبر ۱۸۸۹ء۔ یعنی پانچ سال پانچ ماہ اور نو روز میں یہ کتاب مکمل ہوئی۔

[۳] ہندوستان کی قدیم اسلامی درسگاہیں ص ۹۴ از مولوی ابوالحسنات ندوی مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء

Marfat.com

حضرت قاضی فتح اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے تعلیمی زمانہ میں حدیث پاک کی تدریس کا برصغیر میں بہت کم رواج تھا مشارق الانوار پڑھ لینا کافی سمجھا جاتا تھا کہیں کہیں مصابیح بھی داخل درس تھی۔ متحدہ ہندوستان میں تدریسِ حدیث کا بھرپور دور حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے شروع ہوتا ہے جو حضرت خواجہ فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ہم عصر تھے۔ وہ ۱۰۰۰ھ میں حجاز مقدس سے واپس لوٹے اور پوری تندہی سے درسِ حدیث شروع فرمایا۔ وصال (۱۰۵۲ھ) تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ آپ کے بعد آپ کی اولاد نے اس بابرکت سلسلہ کو مزید پروان چڑھایا لیکن اس میں پوری آب و تاب اور رونق حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (المتوفی ۱۱۷۶ھ) رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اور ان کے اخلافِ امجاد کی کوششوں سے پیدا ہوئی۔[1] بایں ہمہ حضرت خواجہ فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو حدیث سے خصوصی شغف تھا جس کا اظہار ان کی تالیفِ مبارکہ خزائن فتحیۃ الاسرار سے ہوتا ہے۔ اس میں آپ نے احادیثِ مبارکہ کی خاصی تعداد نقل فرمائی ہے۔

---

[1] مختلف ادوار کے تعلیمی نصاب میں ردّ و بدل اور محو و اثبات سے متعلق مزید معلومات کے لیے ملاحظہ ہو کتاب "ہندوستان کی قدیم اسلامی درس گاہیں" از مولوی ابوالحسنات ندوی۔

Marfat.com

سیّدُ السّادات حضرت سید مُبارک قُدِّسَ سِرُّہُ العزیز

بھیرہ ضلع سرگودھا کے نواح میں ایک قدیم قصبہ آباد ہے جس کا نام علی پور ہے۔ حضرت سید مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس قصبہ کے رہنے والے تھے۔ اپنے زمانہ کے باکمال عالم دین اور بلند پایہ مدرس تھے۔ آپ کی تدریسِ علوم کی شہرت دُور دُور تک پھیلی ہوئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ طالبانِ علوم دُور دراز علاقوں سے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر زانوئے تلمذ تہ کرتے اور اپنی علمی تشنگی بجھانے کا سامان کرتے تھے۔

قدیم زمانہ میں مختلف علوم کی بہترین تدریس کے لیے مختلف علاقے شہرت کے حامل تھے اس سلسلہ میں مولوی ابوالحسنات ندوی "مختلف علمی مقامات" کے عنوان سے لکھتے ہیں:

> پہلے مختلف علوم و فنون کے لیے مقامات مخصوص تھے جہاں سے بڑھ کر ان علوم کی تعلیم کہیں بھی نہیں ہوتی تھی۔ اس زمانہ میں طلبہ سفر و سیاحت کر کے مختلف علوم کی تحصیل کرتے تھے اور جو مقام جس فن کے لیے مشہور ہوتا اس کو وہیں جا کر حاصل کرتے تھے مثلاً
>
> صَرف و نحو پنجاب میں
>
> حدیث و تفسیر دہلی میں
>
> منطق و حکمت رام پور میں
>
> فقہ، اصول فقہ، کلام لکھنؤ میں [1]

---

[1] ہندوستان کی قدیم اسلامی درس گاہیں ص ۱۰۴ مکتبہ خادر۔ مسلم مسجد۔ لاہور ۱۹۷۹ء

Marfat.com

حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ آپ کی شہرت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ رہتک جیسے مرکزِ علم و فضل اور اپنے مولد و مسکن کو چھوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ خود آپ کے خاندان میں مشاہیر اربابِ علم و فضل کی کمی نہ تھی اور آپ نے مراح الارواح سے مطول تک درسی کتابیں ان سید صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے پڑھیں۔

حضرت سید مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ صرف رسمی علوم ہی میں صاحبِ کمال شخصیت نہ تھے بلکہ معارفِ باطنیہ میں بھی یدِطولیٰ رکھتے تھے سلسلۂ شطاریہ میں صاحبِ اجازت و خلافت تھے سلوکِ شطاریہ کی منازل حضرت خواجہ محمد یعقوب اور حضرت خواجہ محمد حسن قدس اللہ اسرارھما کی توجہات رہ کر حاصل کیں۔ آپ کو دو بزرگوں سے خلافت حاصل تھی۔ اس سلسلہ میں آپ کے تلمیذ رشید حضرت قاضی فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ تحریر فرماتے ہیں:

وَمِنْ هٰذَیْنِ السَّالِكَیْنِ حَصَلَ سَنَدَ السُّلُوْكِ مِنَ الْاَذْكَارِ الْجَهْرِیَّةِ وَالْخَفِیَّةِ اِلَى الْاَرْكَانِ الثَّمَانِیَّةِ سَیِّدُ السَّادَاتِ وَمَنْبَعُ الْبَرَكَاتِ قُدْوَةُ فُضَلَاءِ زَمَانِهِ الْمُجَاهِدُ فِی اَشْغَالِ اللّٰهِ لِعُزْلَتِهِ الْقَاطِعُ عَنِ اللَّذَائِذِ النَّفْسَانِیَّةِ لِوُجُوْدِ قُدْرَتِهِ الْمُعْتَكِفُ فِی حُجْرَتِهِ حُصُوْلًا لِمَرْضَاتِ رَبِّهِ الْعَابِدُ الَّذِیْ اَخْلَصَ عِبَادَتَهٗ لِلّٰهِ تَعَالٰى مَوْلَانِیْ سَیِّدُ مُبَارَكُ السَّاكِنُ بِقَصْبَةِ عَلِیْ پُوْرِ عِنْدَ الْبِهِیْرَةِ۔ ؎

ترجمہ: ان دو سالکوں سے اذکارِ جہریہ اور خفیہ سے لے کر ارکانِ ثمانیہ تک سندِ سلوک، سید السادات، سرچشمۂ برکات، فضلائے زمانہ کے سردار، عزلت میں اشغالِ الٰہیہ کے ساتھ مجاہدہ فرمانے والے، باوجود استطاعت کے نفسانی لذتوں سے منقطع رہنے والے، رضائے خداوندی کے حصول کیلئے اپنے حجرہ میں اعتکاف فرمانے والے، خلوص کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی

؎ خزائن فتحیۃ الاسرار قلمی ص ۲۹۷، ۲۹۸

Marfat.com

عبادت کرنے والے مولانا سید مُبارک قُدِّسَ سِرُّہُ العزیز نے
حاصل فرمائی۔"

اس اقتباس سے حضرت خواجہ فتح اللہ صدیقی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ کی اپنے استادِ محترم سے عقیدت اور خود استادِ مکرم رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ کا مقامِ زہد و اتقا ظاہر ہے۔

اقتباسِ مندرجہ بالا جس ورق پر درج ہے اس سے قبل کے کچھ اوراقِ کتاب زمانہ کی دست برد کے باعث ضائع ہو چکے ہیں۔ اور ان اوراق میں ان دو بزرگوں کے نام تھے جن سے حضرت سید مبارک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ نے خلافت پائی۔ ان سے ایک بزرگ کا نام تو خواجہ شرف الدین محمد قُدِّسَ سِرُّہٗ ہے جن کا ذکر کتاب میں دُوسرے مقام پر اس طرح مذکور ہے۔

فَمَوْلَائِی سَیِّد مُبَارَكٌ اَلْمَرْحُوْمُ شَرَّفَ بِسَنَدِ السُّلُوْكِ عَنْ حَضْرَتِ شَرْفِ الدِّیْنِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ وَصَلَ اِلَی اللّٰہِ۔ [1]

ترجمہ: مولانا سید مبارک مرحوم حضرت شرف الدین محمد سے سندِ سلوک سے مشرف ہُوئے جو واصل الی اللہ تھے۔

اور دوسرے بزرگ حضرت خواجہ محمد یعقوب رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ ہو سکتے ہیں کیونکہ ان کی ہدایت پر حضرت سید مبارک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ نے اسمِ اعظم کا عمل حضرت خواجہ محمد حسن رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ کی زیرِ نگرانی سیکھا تھا۔ [2]

سید موصوف رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ کو حضرت خواجہ محمد حسن رہتاسی عَلَیہِ الرَّحمۃ سے خاص عقیدت تھی۔ ان کی نظر میں یہ "ہمائے حقیقی" تھے نیز ان سے سید صاحب نے کسبِ فیض بھی فرمایا تھا۔ مہماتِ سلوک میں جہاں خدشہ ہوتا اس کی تلافی بھی ان سے کرتے تھے۔ [3]

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۳۰۴

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۲۷۷

نوٹ: اقتباس حضرت خواجہ محمد حسن رہتاسی عَلَیہِ الرَّحمۃ کے حالات میں ملاحظہ ہو۔

[3] حوالوں کے لیے حضرت خواجہ محمد حسن رہتاسی عَلَیہِ الرَّحمۃ کے حالات ملاحظہ ہوں۔

Marfat.com

حضرت قاضی فتح اللہ قُدِّسَ سِرُّہٗ کے دو خواب حضرت سیدِ موصوف رحمۃُ اللہِ علیہِ کی وجاہتِ روحانی اور عند اللہ جلالتِ قدر پر دلالت کرتے ہیں۔ ایک خواب ان میں سے حضرت خواجہ محمد حسن رہتاسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے حالات میں درج کیا جاچکا ہے۔ یہاں دوسرا خواب درج کیا جاتا ہے۔

ثُمَّ فِی مَجْلِسٍ اٰخَرَ هٰؤُلَاءِ السَّالِکُوْنَ جَلَسُوْا فِی بَیْتِ اللّٰہِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ بِلِبَاسٍ یَقُوْلُوْنَ لَهٗ فِی اللِّسَانِ الْپَارِسِیِّ مَلَّہ وَسَیِّد مُبَارَكُ الْمَذْكُوْرُ عَلٰی بَابِ بَیْتِ اللّٰہِ فَلَمَّا اَخْبَرْتُ لِمُطَاعِیْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ قُدِّسَ سِرُّهُ الْعَزِیْزُ اَنَّ اُسْتَاذِیْ سَیِّدْ مُبَارَكُ عَلَی الْبَابِ فَقَامَ اُسْتَاذِیْ عَنْ تِلْكَ الصُّحْبَةِ وَ تَوَجَّهَ بِاَقْدَامٍ مَعْدُوْدَةٍ فَنَادَاهُ یَا سَیِّدْ مُبَارَكُ اُدْخُلْ فِی الْبَیْتِ فَاِنَّكَ قَدْ شُرِّفْتَ بِسَعَادَةٍ عَظِیْمَةٍ۔ [1]

ترجمہ: پھر ایک اور مجلس میں مَیں نے ان سالکوں کو دیکھا کہ وہ حضرت رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس خانۂ کعبہ کے اندر تشریف فرما ہیں اور انہوں نے لباس پہن رکھا ہے جسے فارسی میں ملّہ کہا جاتا ہے۔ اور حضرت سید مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ خانہ کعبہ کے دروازے پر کھڑے ہیں۔ مَیں نے اپنے مخدوم و مطاع حضرت خواجہ محمد حسن قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْزُ سے عرض کیا کہ میرے اُستاذ حضرت سید مبارک تو دروازہ پر کھڑے ہیں اس پر حضرت خواجہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اس مجلس سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور چند قدم چل کر آپ کو آواز دی اے سید مبارک! خانہ کعبہ میں داخل ہو جاؤ آپ کو بہت بڑی سعادت سے نوازا گیا ہے۔

حضرت سید مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ۱۰۸۱ھ/۱۶۷۰ء، ۱۶۷۱ء سے قبل

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار قلمی ص ۳۰۰، ۳۰۱

Marfat.com

اللہ تعالےٰ کے جوارِ رحمت میں پہنچ گئے۔ خزائن فتحیۃ الاسرار کا سن تالیف ۱۰۸۱ھ ہے اور اس میں حضرت شیخ فتح اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے انہیں مرحوم لکھا ہے۔ [1]

اس قصبہ علی پور میں سادات ابھی تک آباد ہیں شاید ان کا نسب سید مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے ملتا ہو۔

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۳۰۴

Marfat.com

سلوکِ طریقت

سعادتِ ازلی کے باعث شوق الی اللہ کا بابرکت جذبہ حصولِ علم کے دوران ہی آپ کے دل میں جاگزین تھا۔ اور جوں جوں درسی کتب کی تکمیل کا مرحلہ قریب آتا گیا آپ کا جذبہ بھی روبہ ترقی ہوتا گیا اور مرشدِ کامل کی تلاش میں آپ بے چین رہنے لگے۔ آپ کے استاذِ محترم مولانا سید مبارک، علی پوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بھی بادۂ عرفان سے مخمور تھے۔ انہوں نے اپنے سعادت مند شاگرد کے جذبۂ خدا طلبی سے متاثر ہو کر شیخِ کامل کی جانب رہنمائی فرمائی۔ حضرت شیخ فتح اللہ رَحِمَہُ اللہُ عَلَیْہِ خود بیان فرماتے ہیں:

قَالَ لِیْ هَلْ اَدُلُّكَ عَلَى الْهُمَاءِ الْحَقِيقِيِّ۔ فَقُلْتُ مَنِ الْهُمَاءُ فَقَالَ الَّذِیْ لَيْسَ لَهٗ شَرِيْكٌ فِی الْعَالَمِ الظَّاهِرِیِّ فِیْ خَازِنِيَّتِهٖ لِاَمَانَاتِ اللّٰهِ قُلْتُ مَنْ هُوَ قَالَ قُدْوَةُ الْاَوْلِيَاءِ الْخَفِيَّةِ الَّتِیْ وَرَدَ فِیْ حَقِّهِمْ اِنَّ اَوْلِيَائِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِیْ مُحَمَّدُ الْحَسَنُ الرُّهْتَاسِیُّ الْمُحْتَجِبُ مِنَ الْخَلْقِ اِلٰى اٰنِ الْحَيٰوةِ۔[1]

ترجمہ: اُستادِ محترم نے فرمایا

کیا تجھے ہمائے حقیقی کی طرف رہنمائی کردں۔

میں نے عرض کیا

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۳۰۱، ۳۰۲

Marfat.com

ہمائے حقیقی کون ہے ؟

اس پر انہوں نے فرمایا

وہ کہ امانات الہیہ کا خازن ہونے میں ظاہری دُنیا کے اندر جس کا کوئی شریک نہیں۔

مَیں نے عرض کیا "وہ کون سی ہستی ہے"۔

تو فرمایا

مخفی اولیائے ربّانی کے سردار جن کے حق میں وارد ہے اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ (میرے اولیاء میری قبا کے نیچے ہیں جنہیں میرے سوا کوئی نہیں جانتا) یعنی حضرت محمد حسن رہتاسی جو آنِ حیات تک مخلوق سے مخفی ہیں۔

مہربان استاذ کی سعادت مند شاگرد سے اس گفتگو سے اس جذبہ کو مزید جِلا عطا ہوئی اور آپ نے رہنمائے کامل کی تلاش میں مزید سرگرمی سے حصّہ لینا شروع فرمادیا۔

چنانچہ فرماتے ہیں :

فَقُلْتُ لِرَجُلٍ فَقِیْرٍ سَیَّاحٍ مُجَرَّدٍ غَلَبَ شَوْقِیْ وَمَحَبَّتِیْ اِلَی اللّٰہِ فَقَالَ لِی اِشْغَلْ بِاللّٰہِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا وَ تَوَجَّہْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِذَا اَشَارَ فِی الْمَنَامِ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ رِّجَالِ اللّٰہِ اُطْلُبْ مِنْہُ سَنَدَ السُّلُوْکِ فِی الْاَذْکَارِ۔ [۱]

ترجمہ : میں نے ایک مجرّد ۔ سیّاح اور فقیر آدمی سے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا شوق اور محبت مجھ پر غالب ہے (مجھے اب کیا کرنا چاہیئے؟)

تو اس نے کہا

---

[۱] خزائن فیحتہ الاسرار (قلمی) ص ۳۰۲

Marfat.com

چالیس روز تک اللہ تعالیٰ کی طرف مشغول رہ۔ حضرت رسالتمآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف متوجہ رہ۔ اس کے بعد خواب میں اللہ تعالیٰ کے بندوں سے جس بندے کی طرف اشارہ ہو اذکار میں اس سے سندِ سلوک طلب کر۔

اس آدمی کے کہنے کے مطابق آپ نے ذکرِ الٰہی اور توجہ بدرگاہِ رسالت پناہ کا چلہ شروع فرمادیا۔

اللہ تعالیٰ کے وعدے سچے ہیں، شوق میں وارفتگی اور طلب میں صداقت ہو تو قبولیت کا تاج عطا ہو ہی جاتا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا[1] (جو ہمارے شوق و محبت میں مجاہدات کرتے ہیں ہم انہیں اپنے قرب کے رستوں پر گامزن کردیتے ہیں) نیز حدیث قدسی میں خدا تعالیٰ کا سچا وعدہ اس طرح مذکور ہے۔

اِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً۔[2]

ترجمہ: "میرا بندہ اگر ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو میری رحمت و قبولیت ایک ہاتھ اس کے قریب آتی ہے۔ اگر وہ ہاتھ بھر میرے قریب آتا ہے تو میرا کرم دو بازوؤں کے پھیلانے کے فاصلہ کے برابر اس کے قریب آتا ہے۔ اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میری قبولیت دوڑ کر اس کے استقبال کو آتی ہے۔"

حضرت شیخ فتح اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا چلہ ابھی مکمل بھی نہ ہوا تھا کہ خدا تعالیٰ کے کرم سے مرشدِ کامل خود واردِ علی پور ہوگئے۔ چنانچہ خود ہی بیان فرماتے ہیں:

ثُمَّ قَبْلَ مُضِیِّ الْاَرْبَعِیْنَ ذَھَبَ اَعْنِیْ اُسْتَاذِیْ

---

[1] عنکبوت آیت ۶۹

[2] رواہ اصحاب الصحاح الستۃ الا ابا داؤد

Marfat.com

مُحَمَّدُ الحَسَنُ وَسَیِّد شَرَفُ الدِّیْنِ مُحَمَّد فِی قَصْبَۃِ عَلِی پُور۔[1]

ترجمہ: پھر چلہ کی تکمیل سے پہلے ہی اُستاذی محمد حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اور سیدی شرف الدین محمد رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ دونوں علی پور تشریف لائے۔

حضرت محمد حسن رہتاسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اشراقِ باطن سے آپ کی فطری صلاحیتوں اور شوق الی اللہ کی وارفتگی کو ملاحظہ فرمالیا اور آپ کو اسباقِ سلوک تلقین فرمانے کا ارادہ فرمالیا۔ حضرت شیخ فتح اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں۔

فَقَالَ لِی مُحَمَّدُ الحَسَنُ یَا فَتْحَ اللہِ اِیْتِ بِنَا اُذْکُرِ اللہَ فِی اَیَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ۔[2]

ترجمہ: حضرت خواجہ محمد حسن رہتاسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے مجھ سے فرمایا اے فتح اللہ! ہمارے ساتھ چلو اور چند دن اللہ تعالیٰ کی یاد کرو۔

گویا آپ اپنے شیخ محترم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے مراد ٹھہرے۔ مرید اور مُراد میں فرق عیاں ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔
اس زمانہ کے مروجہ نظامِ تعلیم کی منتہی کتب آپ کے زیر درس تھیں[3] کہ آپ نے قیل و قال کی بساط لپیٹ دی اور راہِ حال کی جادہ پیمائی پر کمربستہ ہوگئے۔ حضرت شیخ کی کمال شفقت آپ کے لیے نعمتِ غیر مترقبہ تھی۔ وطن سے کوسوں دُور، گوشۂ گمنامی میں آپ طالب علمانہ زندگی گزار رہے تھے۔ اس انعام الٰہی پر آپ کو حیرت ہوئی کہ کہاں اجلۂ علمائے اعلام اور ساداتِ عظام آپ سے تلقینِ سلوک کی بھیک مانگتے ہیں اور آپ کمالِ بے نیازی سے انہیں نظر انداز فرما دیتے ہیں اور کہاں غریب الدیار، اجنبی طالب علم۔ آپ نے اس حیرت

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۳۰۲

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۳۰۲

[3] نوٹ: اس زمانہ میں اگرچہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے تدریسِ حدیث کا باقاعدہ آغاز فرمادیا تھا لیکن ابھی تک اسے عام رواج حاصل نہ ہوا تھا۔

Marfat.com

کا اظہار اپنے شیخِ محترم قُدِّسَ سِرُّہٗ سے ان الفاظ میں فرمایا۔

یَا سَیِّدِیْ ! اِنَّ الْمُعَظَّمِیْنَ مِنَ الْفُضَلَاءِ وَالسَّادَاتِ یَطْلُبُوْنَ مَرَاحِمَکُمْ وَ تَقُوْلُ لَھُمْ اِنَّ مَعْرِفَتِیْ وَ مُوَاصَلَتِیْ سُمٌّ قَاتِلٌ فَذَرُوْھَا فَمَنْ اَنَا الْمُسَافِرُ الْفَقِیْرُ ؟ [1]

ترجمہ: آقا ! سادات و فضلاء میں سے باعظمت ہستیاں آپ سے نظرِ رحمت کی طلب گار رہتی ہیں اور آپ انہیں فرماتے ہیں میری آشنائی اور دوستی زہرِ قاتل ہے۔ اس کا خیال ترک کردو۔ ان کے مقابل میں فقیر مسافر کون ہُوں ؟

دُنیاداروں کو آپ کا ارشادِ مبارک صدفی صد درست تھا، کیونکہ عارفِ حق کی دوستی طلبِ دُنیا کے لیے زہرِ قاتل کا درجہ رکھتی ہے۔ طلبِ دُنیائے دُوں کو برقرار رکھ کر طالبِ معرفت ہونے کا خیال دل میں لانا عقلمندوں کا کام نہیں۔ کسی نے کیا خوب فرمایا۔

ہم خدا خواہی وہم دُنیائے دُوں
ایں خیال است و محال است و جنُوں

حضرت خواجہ فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے اظہارِ حیرت کے جواب میں حضرت شیخ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے فرمایا۔

یَا فَتْحَ اللّٰہِ ! جَرَتْ سُنَّۃُ اللّٰہِ لِحُصُوْلِ الْاَمَانَۃِ الْمُعَظَّمَۃِ بِالْمِحْنَۃِ وَالْمَشَقَّۃِ وَالصَّوْمِ وَالْجُوْعِ بِالْاَرْبَعِیْنَ وَ تَحْصُلُ ھِیَ لِوَجْہِہِ الْاَتَمِّ وَالْاَکْمَلِ لِمُسَافِرٍ مُّجَرَّدٍ عَنِ التَّعَلُّقَاتِ جَالِسٍ فِی الصَّحَارِیْ یَذْکُرُ اللّٰہَ بِلَا مُوَانَسَۃِ الْغَیْرِ وَ یُجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مِنْ غَیْرِ طَلَبِ الْعِزَّۃِ وَالرِّفْعَۃِ وَ الدَّرَجَۃِ حَتّٰی یَحْصُلَ لَہُ الْیَقِیْنُ وَالتَّسْکِیْنُ وَ النَّاسُ یَطْلُبُوْنَ فِی الشَّبْعِ

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۳۰۲، ۳۰۳

Marfat.com

وَالرِّفْعَةِ وَالدَّرَجَةِ كَيْفَ يَجِدُوْنَ فَلِهٰذَا اَقُوْلُ لَهُمْ اِنَّ مُوَاصَلَتِيْ سُمٌّ قَاتِلٌ فَاحْذَرُوْهَا۔ [1]

ترجمہ: اے فتح اللہ! سنتِ الٰہیہ اس طرح جاری ہے کہ یہ عظیم امانت چلوں میں محنت مشقت، روزہ اور بھوک کی سختیاں برداشت کرنے کے بعد حاصل ہوتی ہے اور یہ مکمل اور کامل طور پر اس مسافر کو حاصل ہوتی ہے جو تعلقات سے مجرّد ہو کر غیرِ خدا سے انس کو ختم کرے، صحراؤں میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی یاد کرے، درجہ، رفعت اور عزت کے حصول کا خیال دِل سے نکال کر راہِ خدا میں مجاہدے کرے یہاں تک کہ اسے یقین اور تسکین کی دولت حاصل ہو جائے اور لوگ اسے سیر شکمی، رفعت اور درجے میں تلاش کرتے ہیں تو کس طرح اسے پا سکتے ہیں یہی وجہ ہے کہ میں انہیں یہ کہہ دیتا ہوں "میری دوستی زہرِ قاتل ہے اس سے بچو۔"

الغرض آپ نے علی پور کو خیرباد کہہ دیا اور رہتاس میں حضرت شیخ محمد حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے پاس آ گئے۔ شیخ نے انہیں مجاہدات میں مشغول فرما دیا۔ خود فرماتے ہیں:

فَجِئْتُ فِي الرُّهْتَاسِ ثُمَّ اَجْلَسَنِيْ فِي الصَّحَارِيْ سِنِيْنَ۔ [2]

ترجمہ: میں رہتاس آگیا تو شیخ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے کئی سال مجھے صحراؤں میں مجاہدہ کرنے کے لیے بٹھا دیا۔

طریقت میں مجاہدات سے بھی بڑھ کر جس امر کو ترقی میں کلیدی حیثیت حاصل ہے وہ ہے شیخِ طریقت کی توجہاتِ کریمانہ۔ شیخ جس قدر زیادہ شفقت فرمائیں گے منازلِ طریقت کی گتھیاں اسی قدر جلد حل ہوتی چلی جائیں گی ؎

یک زمانہ صحبتے با اولیا — بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۳۰۳

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۳۰۳

Marfat.com

حضرت شیخ فتح اللہ قُدِّسَ سِرُّہٗ ازلی سعادت مند تھے۔ وہ اس حقیقت سے بخوبی واقف تھے چنانچہ دن، رات، گرمی، سردی کا لحاظ کیے بغیر اپنے شیخ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کی خدمت میں مصروف رہنے لگے۔ اپنے شیخ طریقت قُدِّسَ سِرُّہٗ کے لیے آپ کی خدمات کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ پانی کی قلت کو دُور کرنے کی غرض سے آپ نے شیخ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کی قیام گاہ کے قریب ایک کنواں کھودا۔ چنانچہ خود فرماتے ہیں:

حَفَرْتُ الْبِئْرَ الْمَذْکُوْرَۃَ۔ [1]

ترجمہ: میں نے مذکورہ بالا کنواں کھودا۔

نیز فرمایا:

در حجرۂ ایشاں کہ جدا از خلائق بر چاہے کہ آنرا فقیر کندہ .... چند سال در انجا گذشتہ بود۔ [2]

ترجمہ: آپ کے حجرۂ شریف میں جو اس کنویں پر تھا جسے فقیر نے کھودا تھا... چند سال وہاں گزارے۔

اس زمانہ میں کنواں کھودنا جُوئے شیر لانے سے کم نہ تھا۔ پانی سطح زمین سے گہرائی میں تھا۔ اس زمانے کے جو کنویں اور باولیاں اب تک موجود ہیں ان پر کی گئی محنت اور اُٹھنے والے اخراجات سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ حضرت شیخ فتح اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے خدمتِ شیخ میں کس قدر شدید اور جاں گسل مشقت برداشت کی ہوگی اور شیخ کے لیے جاں سپاری اور جاں گدازی کا کیسا بے مثل نمونہ یادگار چھوڑا۔

اسی کنویں پر آپ کے مُرشدِ برحق کی رہائش کے لیے حجرہ تھا۔ نیز اپنے مجاہدہ اور ریاضت کے لیے وہیں ایک حجرہ بنالیا تھا۔ چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں:

یک حجرہ بحکم و اشارۂ ایشاں براں چاہ برائے حصولِ مطلب خود کردہ شدہ۔ [3]

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۲۰۳

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۲۷۹۔ [3] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۲۷۹

Marfat.com

ترجمہ: حضرت شیخ علیہ الرحمۃ کے حکم و اشارہ سے ایک حجرہ اپنے مطلب کے حصول کے لیے اس کنویں پر بنا لیا۔

سالہا سال تک آپ نے مجاہدات فرمائے اور اپنے مشفق و مہربان شیخ کی زیرنگرانی روحانی منازل طے فرمائیں۔ سلوکِ شطاریہ کے کل ۹ درجے ہیں جن کی تفصیل آئندہ صفحات میں مذکور ہو گی ان شاء اللہ۔ حضرت شیخ فتح اللہ علیہ الرحمۃ نے ان تمام درجات و مقامات کو علیٰ وجہ البصیرت طے فرمایا تھا۔ ساتویں درجہ کے بارے میں آپ کا ارشاد مبارک ہے۔

اِعْلَمْ اَنَّ اِنْتِهَاءَ السُّلُوْكِ قَدْ تَمَّتْ بِهٰذَا الْمَقَامِ وَحُصُوْلُ التَّصَوُّرِ وَالتَّصْدِيْقِ بِاِعْتِبَارِ اَنَّ النِّهَايَةَ هُوَ الرُّجُوْعُ اِلَى الْبِدَايَةِ۔ [1]

ترجمہ: جان کہ سلوک کی انتہا اس مقام پر ہو جاتی ہے اور حصول تصور و تصدیق (ساتواں درجہ) اس اعتبار سے ہے کہ سلوک کی انتہا رجوع الی الابتداء ہی ہے۔

آٹھویں درجہ (فی بیان اسماء الالٰہی والکیانی وادراکہا و ماہیۃ ظہورہا و بطونہا) کے ضمن میں آپ کا ارشاد مبارک ہے:

وَ هٰذَا الضَّعِيْفُ النَّحِيْفُ قَدْ خَجِلَ عَنْ عِبَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَطَاعَتِهٖ وَاِنْ حَصَلَ هٰذِهِ الْعُلُوْمُ مِنْ اُسْتَاذِى الْعَارِفِ الْكَامِلِ۔ [2]

ترجمہ: یہ کمزور و ناتواں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی طاعت سے شرمسار ہے اگرچہ یہ علوم اپنے عارف اور کامل اُستاذ (شیخ) علیہ الرحمۃ سے

---

[1] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۳۹

[2] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۴۸

Marfat.com

اس عاجز نے حاصل کئے ہیں۔

اسی طرح نویں درجے (فی البیعۃ والخلافۃ) کے آغاز میں (ایک سطر کے بعد) یُوں تحریر فرماتے ہیں۔

وَلَمَّا یَعْلَمُ ھٰذَا الضَّعِیْفُ اَحْوَالَہٗ لَمْ یَتَعَرَّضْ اِلٰی بَیَانِ الْبَیْعَۃِ وَالْخِلَافَۃِ وَبَیَانِ الْاِرْشَادِ۔ [1]

ترجمہ: اور یہ ضعیف جب اس درجہ کے احوال کو جانتا ہے تو بعیت، خلافت اور ارشاد کے بیان کے درپے نہیں ہُوا۔

آپ نے یہ سلوک چونکہ علی وجہ البصیرۃ طے فرمایا تھا لہٰذا مختلف سالکین کو اپنے اپنے مکاشفات میں جو غلط فہمیاں پیدا ہوئیں ان کو بھی بالوضاحت بیان فرمایا ہے تاکہ طالب صادق متنبہ ہو جائے اور لغزشوں میں نہ پڑ جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ایک مقام پر یوں تحریر فرماتے ہیں:

چوں سالک شش ماہ مواظبت نماید صورتِ خاص متجلی خواہد شد وہمیں صورتِ خاص لطیفہ را بعضے مردم مغالطہ خوردہ حمل بر ذات کردہ اند و میگویند کہ رَأَیْنَا رَبَّنَا عَلٰی شَابٍ اَمْرَدَ واین صورت صُورتِ لطیفہ انسانی ست۔ [2]

ترجمہ: جب سالک چھ ماہ تک (مذکورہ مجاہدہ) پر مداومت کرے گا ایک خاص صورت تجلی پذیر ہوگی۔ اس لطیفۂ خاص کی صورت کو بعض لوگوں نے غلطی کھا کر ذاتِ حق پر محمول کر لیا ہے۔ ان کا کہنا ہے ہم نے رب تعالیٰ کو قریب البلوغ جوان کی صورت میں دیکھا ہے حالاں کہ یہ صُورت ایک انسانی لطیفہ کی صورت ہے۔

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۵۱

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۲۸، ۱۲۹

Marfat.com

سلوک کی اس قسم کی خطرناک لغزشوں پر تنبیہ عارفِ کامل و مکمل ہی کے بس کا روگ ہے۔ یہی نہیں بلکہ آپ نے مکاشفات کے سلسلہ میں اپنے سلسلہ کے جلیل القدر شیخِ طریقت حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری عَلَیۡہِ الرَّحۡمَۃ سے بھی اختلاف فرمایا ہے۔ حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری عَلَیۡہِ الرَّحۡمَۃ کا قول اورادِ غوثیہ سے آپ نے یُوں نقل فرمایا:

آں بزرگ شیخ محمد غوث کہ اوراد غوثیہ خود نوشتہ کہ بے پردہ بیند یعنی بہ بصرے کہ رؤیت ظاہری تابع او است باو بیند۔ [1]

ترجمہ: وہ بزرگ یعنی شیخ محمد غوث گوالیاری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ اپنی کتاب اورادِ غوثیہ میں لکھتے ہیں کہ ایک خاص مقام تک عروج کے بعد سالک اللہ تعالیٰ کو بے پردہ دیکھے گا یعنی اسی آنکھ سے دیکھے گا کیونکہ ظاہری دیکھنا اس کے تابع ہے۔

رؤیتِ باری تعالیٰ بالبصر کے ضمن میں آپ اپنا عندیہ یُوں تحریر فرماتے ہیں:

رؤیتِ پروردگار چہ بصری کہ متعلق بجنت۔ در رویتِ قلبی کہ بخواصِ اولیاء در دُنیا ہم نصیب خالی از جہاتِ ستہ و بیچوں و بےچگونہ است درحصرِ تقریر و تحریر نمی آید۔ [2]

ترجمہ: دیدارِ الٰہی سے مراد اگر اِن آنکھوں سے ہے تو یہ جنّت میں ہوگی اور قلبی دیدارِ الٰہی خواص اولیاء کو دُنیا میں ہی حاصل ہے جو جہات ستہ سے خالی، بے چوں اور بیچگون ہوتا ہے اس کی کیفیت تحریر و تقریر میں نہیں آسکتی۔

اس سلسلہ میں مزید فرماتے ہیں:

ہرچند از دولتِ سنداِستادِ عارفِ کامل بعد از عمل معائنہ نمود بتقریرے کہ ادبے از آدابِ شریعت مطہرہ بیرون نباشد بے افراط و تفریط دریں

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۲۸

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۲۹

Marfat.com

درج نمود۔ [1]

ترجمہ: عارفِ کامل شیخ کی سند سے عمل کے بعد جو مشاہدہ اس فقیر کو حاصل ہوا بغیر کمی بیشی کے ایسے الفاظ میں بیان کر دیا جو شریعت مطہرہ کے کسی ادب سے خارج نہیں۔

اس کے بارے میں مفصل بحث آئندہ کسی باب میں آئے گی ان شاء اللہ۔

[1] خزائن فیجتہ الاسرار (قلمی)، ص ۱۳۸

Marfat.com

حصولِ خلافتؒ اور قیامِ میرپور

رہتاس میں اپنے شیخ محترم حضرت قدوۃ الاولیا خواجہ محمد حسن قُدِّسَ سِرُّہُ العَزِیز کی زیرِ نگرانی چند سال کی صحرا نوردی، مجاہداتِ شاقہ اور خلوت نشینی کے بعد اللہ تعالیٰ کے کرم سے آپ نے سلوکِ شطاریہ کے تمام مقامات طے کر لیے اور تمام اسرار و رموز سے باخبر ہو گئے۔ بلکہ اس میدان میں اجتہادی شان حاصل کر لی۔ آپ کے شیخِ مکرم نے جب اپنے لگائے ہوئے پودے کو بار ور دیکھا ہو گا تو انہوں نے خدا تعالیٰ کے حضور کتنے سجدہ ہائے شکر و سپاس گزارے ہوں گے اور کتنی مسرتوں سے اس جوہرِ قابل کو خرقۂ خلافت پہنایا ہو گا۔ اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ چنانچہ حضرت قاضی فتح اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ خود ارشاد فرماتے ہیں :

> یک حجرہ بحکم و اشارۂ ایشاں براں چاہ برائے حصولِ مطلب خود کردہ شدہ و چند سال دراں جا گذشتہ بود کارسازِ حقیقی آں سعیٔ نامراد را مشکور ساخت۔[۱]

ترجمہ : ایک حجرہ اپنے شیخِ محترم کے حکم و اشارہ سے اس کنویں پر اپنے مطلب کے حصول کے لیے تیار کیا اور چند سال وہاں مجاہدات میں گزر گئے۔ کارسازِ حقیقی نے اس کوشش نامراد کو ثمر آور فرمایا۔

شیخِ طریقت نے خرقۂ خلافت عطا کرنے کے بعد جب آپ کو رخصت فرمایا تو آپ کے مجاہدہ کے لیے تعمیر شدہ حجرہ کے مقام پر ایک چھپر تعمیر کرا لیا۔ چنانچہ حضرت خواجہ میرپوری

---

۱ خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۲۷۹

Marfat.com

رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ تحریر فرماتے ہیں :

در آخر عُمر بجائے آں حجرہ چھپرے انداختند۔ [1]

ترجمہ : آخر عمر میں اس حجرہ کی جگہ ایک چھپر ڈال لیا۔

خلافت عطا فرما کر جب رخصت فرمایا تو گکھڑوں[2] کے قصبہ میرپور میں قیام کا حکم دیا۔ چنانچہ خود ارشاد فرماتے ہیں :

ازاں جا موافقِ حکم در قصبۂ میرپور کہ در زاویۂ جبل دور از گزر با عالم و گزرِ بادشاہی در تیولِ فتح محمد گکر جعلہ اللہ تعالیٰ من الصلحاء و خدمۃ الفقراء تحمل کرد۔ [3]

ترجمہ : رہتاس سے حضرت شیخ محمد حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے حکم کے مطابق میرپور[4]

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار قلمی، ص ۲۰۹

[2] گکھڑوں کے بارے میں ڈاکٹر محمد باقر لکھتے ہیں :

In the history of the Ind-o-Pakistan sub-continent no tribe is more frequently mentioned than the Gakkhars, who for seven hundred and fifty-two years (1021-1773) were posessors of great power and a wide extent of the country, viz, from the Nilab (Indus) to Chenab. The history of this tribe, which, in fact, is a glorious record.

(کیگوہر نامہ انگریزی حصہ صفحہ ۳)

ترجمہ : برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں گکھڑوں سے زیادہ کسی اور قبیلہ کا تذکرہ نہیں جو سات سو باون برس (۱۰۲۱ تا ۱۷۷۳ء) تک بڑی طاقت کے حامل رہے۔ اور ملک کے وسیع خطہ یعنی دریائے نیلاب (سندھ) سے دریائے چناب تک کے علاقہ پر قابض رہے۔ اس قبیلہ کی تاریخ حقیقت میں بڑی یادگار ہے۔

[3] خزائن فتحیۃ الاسرار، ص ۲۸۰

[4] قصبۂ میرپور جناب میرا خان گکھڑ برادر فتح محمد گکھڑ مذکور نے ۱۰۵۱ھ / ۱۶۴۱ء میں اپنے نام پر آباد کیا۔ رائے زادہ دنی چند لکھتا ہے :

میراخاں در پرگنہ دھن ملوکی فوجدار و حاکم صاحبِ حکم بود و قصبۂ میرپور در سنہ ۱۰۵۱ھ بنام خود جاری ہے)

Marfat.com

قصبہ میں جو پہاڑ کے کونہ میں ۔ دُنیا اور بادشاہ کی گزرگاہ سے دُور واقع ہے
فتح محمد گکھڑ کی جاگیر میں آنا گوارا کیا ۔ اللہ تعالیٰ اسے صالح اور ان فقرار کا
خدمت گزار بنائے ۔

احداث کنانید در قصبۂ میر پور خانقاہِ او ہم مشہور ۔ کیگوہر نامہ ص ۱۸۵

راجہ محمد یعقوب طارق نے کیگوہر نامہ کا ترجمہ مفید اضافوں سے کیا ہے وہ یوں ترجمہ لکھتے ہیں :

میراخان دھن ملوکی میں حاکم دفوجدار تھا ۔ اس نے ۱۰۵۱ھ میں میر پور کے قصبہ کی بنیاد ڈالی اور میر پور میں اس کی خانقاہ اب تک مشہور ہے ۔ تاریخ گکھڑاں ترجمہ کیگوہر نامہ ص ۱۲۶

راجہ محمد یعقوب طارق نے میر پور کے متعلق درج ذیل نوٹ تحریر کیا ہے :

یہ باولیوں، کنوؤں اور خوبصورت حویلیوں والا شہر میراخاں گکھڑ کا آباد کردہ ہے جس کی بنیاد ۱۰۵۱ھ میں ڈالی گئی دونوں طرف کے خوبصورت نالوں اور گرد ونواح کی وسیع و زرخیز وادی نے اسے بہت بڑی اجناس کی منڈی بنادیا ہے ۔ جہلم، بھمبر اور سماہنی سے یہیں آکر راستے ملتے ہیں ۔ یہ تمام شمالی پہاڑی علاقہ کے پنجاب پہنچنے کے راستے کا اہم شہر ہے ۔ یہاں گکھڑوں کا بہت زور رہے نواب میراخاں جس نے اس شہر کی بنیاد ڈالی تھی، اس شہر کے مشرقی کونہ میں استراحت فرما ہیں اُنکی خانقاہ خاصی شہرت رکھتی ہے اور میراں شاہ کی خانقاہ کے نام سے مشہور ہے جس کے گرد اگرد بہت بڑا احاطہ ہے اور دیوار پھری ہوئی ہے نیز ان کے وقت سے ایک مجاور خاندان اس خانقاہ کی حفاظت کے لیے آباد چلا آتا ہے جسے گزارہ کے طور پر چند گھماؤں زمین بھی حاصل ہے ۔

گکھڑوں نے بہت سی باولیاں اور کنوئیں تعمیر کئے ۔ ان کا تعمیر کردہ قید خانہ جس کی بُنیاد پر موجُودہ کوتوالی کی بلڈنگ ہے سڑک کے کنارے خوبصورت مقام ہے ۔ دو مشرقی اور مغربی دروازے اور قلعہ کی شمال مغربی پختہ دیوار کے پُرانے نشانات اب تک ہیں ۔ نامور دیواں احمد خاں گکھڑ اسی جگہ کا سپوت تھا ۔ جس کی جولانیاں پوٹھوہار تک تھیں ۔ آخری ایام میں گکھڑوں ہی کی امداد سے مہاراجہ گلاب سنگھ نے میر پور کو فتح کیا اور اس شہر کے بڑے مالک گکھڑ اِدھر اُدھر بھاگ نکلے اور دُور دُور مقامات پر جا چھپے ۔ چند ایک کنبے اب بھی اس شہر کے جنوبی کونے میں دبکے پڑے ہیں ۔ ان کے محلہ کو گکھڑوں کا ہی محلہ کہا

(جاری ہے)

Marfat.com

فتح محمد گکھڑ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ پرگنہ دانگلی کے منصب دار اور دُنیاوی اعتبار سے ذی وجاہت ہستی تھے۔ رائیزادہ دنی چند لکھتا ہے :

وفتح خاں بخطابِ سُلطانی ومنصبِ پرگنۂ دانگلی سرفرازی یافت و فتح پور بنامِ او احداث گشت۔[1]

ترجمہ: فتح خاں "سلطان" کے خطاب اور دانگلی کے پرگنہ کے منصب سے سرفراز ہُوئے۔ فتح پور نامی گاؤں ان کے نام پر آباد ہوا۔

"سلطان" کا خطاب اور پرگنہ دانگلی کا منصب سلطان فتح خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ کی چار پشتوں میں رہا۔[2] دُنیاوی وجاہت کے ساتھ آپ علم پرور اور تاریخ سے خاص شغف رکھنے والی شخصیت تھے۔ انہوں نے اپنے اہتمام سے ایک تاریخ لکھوائی جو آپ کے نام سے منسوب ہو کر "تاریخِ فتح خانی" کہلائی۔ رائیزادہ دنی چند نے کیگوہر نامہ میں اس سے استفادہ کیا ہے۔ رائیزادہ اس کتاب کے متعلق رقمطراز ہے :

جاتا ہے نیز شہر کی موجُودہ شاندار جامع مسجد گکھڑوں کی ہی پرانی مسجد کی بنیادوں پر ہے در مسجد کے گرد ونواح کا کافی رقبہ مسجد کے لیے انہوں نے وقف کر دیا تھا۔ تاریخ گکھڑاں۔ ص ۱۷۰، ۱۷۳

میرپور کی مذکورہ گہما گہمی، خوبصورتی اور رعنائی اب عظمتِ رفتہ بن چکی ہے ___ منگلا ڈیم کی تعمیر کے باعث اب یہ شہر وسیع وعریض خطۂ ارضی سمیت زیرِ آب ہے۔ موسم سرما میں جب سطحِ آب نیچی ہوتی ہے تو اس شہر کے کھنڈرات کل من علیہا فان کی منہ بولتی تصویر ہوتے ہیں نیز میرخان کا مزار پانی ڈھلنے پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور کاری گروں کے ذوقِ پختگی و پائیداری اور مہارتِ فن پر دلالت کرتا ہے۔ پُرانے میرپور کی بجائے اب نیا میرپور ڈیم کے قریب ہی آباد ہو چکا ہے۔ قدیم میرپور کا عرض بلد ۳۳ درجے ۲۲ دقیقے شمالی اور عرض بلد ۷۳ درجے ۵۱ دقیقے مشرق ہے۔ جیسا کہ آکسفورڈ سکول اٹلس مطبوعہ ۱۹۵۱ء میں ہے۔

[1] کیگوہر نامہ۔ ص ۱۸۵، مطبوعہ پنجابی ادبی اکادمی لاہور ۱۹۶۵ء

[2] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: کیگوہر نامہ۔ ص ۱۸۵، ۱۸۶

Marfat.com

"تاریخِ فتح خانی" کہ میرزا قابل خان ولد میرزا زمان خان گکھڑ مطابقِ خواہشِ سلطان فتح خان میرپوریہ تالیف کردہ است۔ [1]

ترجمہ: "تاریخِ فتح خانی" میرزا قابل خان ولد میرزا زمان خان گکھڑ نے سلطان فتح خان میرپوری کی خواہش کے مطابق تالیف کی ہے۔

مذکورہ بالا خوبیوں کے ساتھ آپ میں ایک اور خوبی پائی جاتی تھی جو تمام مذکورہ خوبیوں سے بھاری ہے اور وہ یہ کہ آپ غایت درجہ کے متقی اور پرہیزگار تھے حکومت و سرداری ایک خاندان میں اگر چند پشتوں تک رہے تو اخلاف بدکردار، عیاش، راگ رنگ شباب اور مسکرات کے دلدادہ ہو کر نااہل بن جاتے ہیں لیکن سلطان فتح محمد خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا دامن ان تمام عیوب سے پاک تھا۔ حضرت شیخ فتح اللہ قُدِّسَ سِرُّہٗ آپ کے بارے یوں تحریر فرماتے ہیں:

چوں او از قوم و قبیلۂ خود در حقِ ترکِ مسکرات تا تنباکو و ادائے صوم و صلوات مستثنیٰ است اللہ تعالیٰ او را ازیں فرقہ گرداند۔ [2]

ترجمہ: چونکہ فتح محمد گکھڑ نشہ آور چیزوں حتیٰ کہ تنباکو کے ترک کرنے اور نماز روزہ کی ادائیگی کے اعتبار سے اپنی قوم اور قبیلہ سے مستثنیٰ ہے اللہ تعالیٰ اسے صالحین کے اس گروہ میں شامل کر دے۔

حضرت شیخ فتح اللہ قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز نے ان چند الفاظ میں اپنے زمانہ کے گکھڑوں کی اخلاقی اور مذہبی حالت کی جانب بلیغ اشارہ فرما دیا ہے۔ ایسی قوم کا کوئی فرد اگر اپنے دامن کو آلودگیوں سے محفوظ رکھے وہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایات اور اولیاء اللہ کی خصوصی توجہات کا مرکز ہوتا ہے چنانچہ حضرت خواجہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی نظرِ عنایت خصوصی طور پر سلطان فتح محمد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے حال پر مبذول تھی۔ چنانچہ آپ اس کے بارے میں خصوصی

---

[1] کیگوہر نامہ ص ۲۱۶

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی) (بین السطور)، ص ۲۸۰

Marfat.com

دُعا تحریر فرماتے ہیں:

بگرداند آن فتح محمد را خدا تعالیٰ از خادمانِ ایں فقرا کہ محمد یعقوب و محمد حسن با توابع[1] باشند یعنی چوں مردم صاحب دولت از طریقہ دولت با طائفہ فقراء کم التفات می باشند و او بادل وجان دوست دار ایں طائفہ است خدا تعالیٰ او را از خادمانِ اینہا گرداند[2]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فتح محمد کو ان فقراء کا خدمت گزار بنائے۔ یہ فقراء حضرت خواجہ محمد یعقوب خواجہ محمد حسن اور ان کے پیروکار ہیں۔ دولت مند آدمی اپنی دولت کے باعث فقراء کی طرف بہت کم توجہ دیتے ہیں اور یہ دل و جان سے اس طائفہ مبارکہ کے محب ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس گروہ کے خدام سے فرمائے۔

فتح محمد گکھڑ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ آپ کی خاندانی شرافت، علمی جلالت، زہد و اتقا اور دنیوی منصب سے متاثر ہوئے اور انہوں نے اپنی ایک دُختر نیک اختر کا عقد حضرت شیخ فتح اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے فرما دیا۔ اسی سے آپ کی اولاد کا سلسلہ جاری ہوا۔[3]

حضرت شیخ فتح اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فتح محمد گکھڑ کی وقف کردہ زمین میں خانقاہ بنائی اور شریعت و طریقت کے علوم کے پیاسوں کے لیے سیرابی کا سامان فرمایا۔ اس خانقاہ ہی میں آپ نے علاقہ کی پہلی جامع مسجد تعمیر کرائی۔ خانقاہ شریفہ کا رقبہ بہت وسیع تھا۔ یہ جامع مسجد، آپ کی رہائش اور اپنے متعلقین کے لیے قبرستان اس میں واقع تھے۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:

مدتِ سی سال در حریمِ چار دیواری بعد بنارِ جامع مسجدے کہ احیاء و اموات متعلقات بیرونِ مسجد و اندرونِ چہار دیواری حریم جمع کردہ ہر کہ بقضائے الٰہی

---

[1] توابع سے مراد حضرت خواجہ فتح اللہ قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز کی ذاتِ قدسی صفات ہے کیونکہ آپ حضرت خواجہ محمد حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اور حضرت خواجہ محمد یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی روحانی امانتوں کے آپ امین تھے۔

[2] خزائن فتیحۃ الاسرار قلمی (از بین السطور) ص ۲۸۰

[3] روایت حضرت سیدی و مرشدی خواجہ محمد صادق دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

Marfat.com

براہِ حق پیوند دیک طرفِ چہار دیواری داخلِ قبور کردہ شود و احیائے مستورات راپسِ مسجد درحیوٰۃِ بابرکاتِ استاذِ مذکور گذراند۔ ؎[1]

ترجمہ : جامع مسجد کی تعمیر کے بعد (خزائن فتیحۃ الاسرار کی تالیف تک) اپنے زندہ اور مُردہ متعلقین کو مسجد سے باہر لیکن احاطہ چہار دیواری کے اندر یک جا رکھا۔ قضائے الٰہی سے جو ان میں سے راہِ حق میں فوت ہوجاتا چار دیواری کے ایک جانب قبروں میں دفن کردیا جاتا اور زندہ مستورات کو استاذ مذکور کی زندگی میں مسجد شریف کی پچھلی جانب رکھا گیا۔

درج بالا اقتباس میں آپ نے دو قسم کی رہائش گاہوں کا ذکر فرمایا ہے، ایک اپنے متعلقین کی اقامت گاہ جس کے ساتھ قبرستان بھی تھا اور دوسری اپنے اہلِ خانہ کی رہائش گاہ، جو مسجد کے پچھواڑے تھی متعلقین سے مراد آپ سے مستفید ہونے والے طلبۂ علم اور طالبانِ طریقت ہیں جن کی اقامت کے لئے آپ نے الگ عمارت بنوا رکھی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خانقاہ بہت وسیع رقبہ کو محیط ہوگی جس میں تشنگانِ علم وعرفان کے لئے حجرے بھی ہوں گے اور لنگر خانہ کا وسیع بندوبست بھی۔ تیس برس سے زائد عرصہ تک سینکڑوں افراد نے علمِ دین میں دستارِ فضیلت حاصل کی ہوگی اور بہت سے افراد سلوک کی چاشنیوں سے متمتع ہوتے ہوں گے۔ مسندِ تدریس اور سجادۂ طریقت پر فائز ہونے کے ساتھ ساتھ علاقہ کے قاضی القضاۃ کا منصب بھی مرکزی حکومت دہلی کی جانب سے آپ کو تفویض تھا۔

سیّدی و مُرشدی قبلۂ عالم حضرت خواجہ محمد صادق دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ العَالِیَہ نے حضرت خواجہ فتح اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی خانقاہِ شریف اور رہائش مبارکہ کی مذکورہ بالا حویلی کی زیارت کی ہے۔ آپ کا ارشاد مبارک ہے کہ منگلا ڈیم کی تعمیر سے بہت عرصہ پہلے وہ حویلی شکستگی کے زیرِ اثر آگئی تھی بقیہ ملبہ اور شکستہ عمارت کی باقیات سے اس کی عظمت

؎[1] خزائن فتیحۃ الاسرار قلمی ص ۲۸۰، ۲۸۱

Marfat.com

نفاست عیاں تھی۔ دیواریں منقش تھیں اور نفیس ڈاٹیں لگی ہوئی تھیں۔

مسجد شریف کے نیچے آپ نے عبادت و ریاضت کی خاطر ایک تہ خانہ تعمیر کرا رکھا تھا جو کافی گہرا تھا اور اتنا پُرسکون تھا کہ کُتوں کے بھونکنے کی آوازیں اس میں سنائی نہ دیتی تھیں۔ درس و تدریس، تربیتِ سالکین اور قضا کی ذمہ داریوں سے جو وقت بچتا اس کا اکثر حصّہ آپ اسی خلوت خانہ میں خلوت گزیں رہتے۔ منگلا ڈیم کی تعمیر سے بہت عرصہ پہلے وہ تہ خانہ بند کیا جا چکا تھا۔ [۱]

راقم الحروف نے مسجد شریف اور مزار شریف، جبکہ وہ ڈیم میں تھا، کی تین بار زیارت کا شرف حاصل کیا۔ موسمِ سرما میں جب پانی اُتر جاتا تو اس جگہ کی زیارت کے لیے کچھ سنگی' باوجود مشکلات کے جاتے تھے۔ مسجد شریف کا ہال ۳۲ فٹ × ۱۵ فٹ تھا جو شہید ہو چکی ہے۔ اس کی تعمیر میں چھوٹی اینٹیں استعمال کی گئی تھیں۔

شیخ المشائخ قبلۂ عالم حضرت خواجہ محمد سلطان عالم قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز کو قبرستان میں اپنے خاندان کی تمام قبور کی شناخت تھی۔ ایک دفعہ آپ نے اپنے تایا زاد بھائی حضرت قاضی محمد فاضل بن قاضی فضل احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کو ان قبور سے متعلق تفصیل سے آگاہ فرمایا تھا اور پہچان کروائی تھی۔ [۲]

آپ کے شیخ حضرت خواجہ محمد حسن رہتاسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا انتقال حضرت خواجہ فتح اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی زندگی میں ہوا۔ مرضِ انتقال میں آپ میرپور سے تمام مصروفیات چھوڑ کر شیخ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ کی تیمار داری کے لیے رہتاس حاضر ہو گئے اور ہمہ تن مصروفِ خدمت ہو گئے۔ وصال مبارک کے وقت کی کیفیت آپ یوں بیان فرماتے ہیں:

در وقتِ رحلت در مرضِ موت تا بحدے مردمک چشم شدہ بودند کہ
باصریح صوت از جوفہ باوازے کہ آشنا بفہمد آں چہ مقصودِ مقرباں است

---

[۱] روایت سیّدی و مُرشدی خواجہ محمد صادق دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

[۲] ایضاً

Marfat.com

حاصل بود۔ [1]

ترجمہ: مرض الموت میں رحلت کے وقت آنکھ کی پتلی کی مانند ہوگئے تھے۔
صاف آواز جو آپ کے باطن سے آتی تھی اور جسے آشنا سمجھ سکتا تھا،
یہ تھی کہ مقربوں کا مقصود زندگی میں حاصل تھا۔

حضرت شیخ رہتاسی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ اگرچہ صاحبِ اولاد تھے لیکن ان میں کوئی جوہرِ کامل نہ تھا جو آپ کی خلافت کے اہل ہوتا اور سجادۂ شریفہ کا وارث ہوتا۔ بدیں سبب حضرت خواجہ فتح اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ہی اپنے شیخ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ کے متوسلین کی تالیفِ قلب اور تربیت کا ذریعہ بنے۔

---

[1] خزائن نتیجۃ الاسرار (قلمی)، ص ۲۷۸، ۲۷۹

Marfat.com

قدوۃ الاولیاء حضرت خواجہ محمّد حسن رہتاسی قُدّس سرُہ العزیز

آپ شیخ المشائخ حضرت قاضی فتح اللہ صدیقی قُدّس سرُہ العزیز کے شیخ طریقت تھے اور حضرت خواجۂ خواجگان شیخ محمد یعقوب قدس سرہ کے جلیل القدر خلیفہ تھے حضرت خواجہ فتح اللہ صدیقی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ فرماتے ہیں :

اِنَّ اُسْتَاذِیْ مُحَمَّدَ اِلْحَسَنَ وَ اُسْتَاذَ اُسْتَاذِیْ مُحَمَّدَ یَعْقُوْبَ ذَھَابَا بِاَمَانَاتِ اللہِ سَلَامَۃً۔ [1]

ترجمہ: "میرے شیخ[2] حضرت محمد حسن رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ اور میرے شیخ کے شیخ حضرت محمد یعقوب رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ دونوں اللہ تعالیٰ کی امانات سلامتی سے لے گئے۔"

حضرت شیخ محمد حسن رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ جب طالب سلوک طریقت بن کر اپنے شیخ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوئے تو حضرت شیخ عَلَیہِ الرَّحمۃُ نے آپ کی آزمائش فرمائی کہ طلب میں صداقت ہے یا نہیں۔ اس کی روداد حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صدیقی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ یوں تحریر فرماتے ہیں :

ونیز اوّل مرتبہ وقتے کہ شیخ محمد یعقوب استاذی مذکور را در بوتۂ امتحان

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۸۴

[2] حضرت شیخ فتح اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ اپنے شیخ طریقت کے لیے استاذ کا لفظ استعمال فرماتے تھے۔

Marfat.com

آزمودند فرمودند کہ در رسالہ راحۃ الروح از برائے تسخیرِ عالمِ جن دعوتِ قُلْ اُوْحِیَ چند لیال معین کردہ بعد از تمامِ دعوت در ظہرِ ارض، عالمِ جن دو فریق است ابراہیمی والیاسی ہر دو بادشاہ ہر دو فریق آمدہ ملاقات خواہند کرد و ہمیشہ در وقتِ حاجت حاضر خواہند شد آنچہ مطلوبِ دُنیاوی خواہد بود حاضر کردہ خواہند داد۔ بادشاہیٔ دنیا حاصل خواہد شد[1]

ترجمہ: "پہلی دفعہ جب حضرت شیخ محمد یعقوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے میرے شیخ قُدِّسَ سِرُّہٗ کو امتحان کی کٹھالی میں آزمانا چاہا تو فرمایا کہ رسالہ راحۃ الروح میں جنّوں کی تسخیر کے لیے قُلْ اُوْحِیَ (سورہ جن) کے عمل کے لیے چند راتیں معین فرمائی ہیں عمل کے پُورا ہو چکنے کے بعد جنّ، جن کے دو گروہ ابراہیمی اور الیاسی ہیں، ان دونوں کے بادشاہ ملاقات کے لیے حاضر ہوں گے اور حاجت کے وقت ہمیشہ حاضر ہوا کریں گے اور جو کچھ دُنیاوی مطلوب ہوگا اسے حاضرِ خدمت کیا کریں گے۔ اس طرح دُنیاوی بادشاہت حاصل ہو جائے گی"۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے لُطف و کرم سے نواز رکھا تھا۔ آپ کی طلب میں صداقت اور عزم میں استقامت تھی آپ راہِ عرفان کے طالب تھے اور دُنیا کی رغبت کے لیے آپ کے دل میں کوئی جگہ نہ تھی۔ آپ نے اپنے شیخ محترم قُدِّسَ سِرُّہٗ کی پیش کش کے جواب میں ارشاد فرمایا:

در جواب عرض کردند از دین چہ حاصل۔۔[2]

ترجمہ: "جواباً آپ نے عرض کیا اس عمل سے دین میں سے کیا حاصل ہوگا؟"
شیخ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۲۷۴، ۲۷۵

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۲۷۵

Marfat.com

ہیچ [1]

ترجمہ : کچھ بھی نہیں۔

تو آپ نے عرض کیا :

العیاذ باللہ منہا مرا دین می باید از دُنیا بیزارم۔

ترجمہ : پناہ بخدا مجھے دین چاہیے کیونکہ دُنیا سے میں بیزار ہوں۔

اس سوال و جواب کا نتیجہ حضرت شیخ قاضی فتح اللہ صدیقی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ یُوں تحریر فرماتے ہیں :

چوں دیدند کہ در بوتۂ امتحان طلا محبتِ الہیٰ ایشاں سرہ برآمد راہ سلوک کشادند۔ [2]

ترجمہ : جب حضرت خواجہ محمد یعقوب رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ نے ملاحظہ فرمایا کہ امتحان کی کٹھالی میں ان کی محبتِ الٰہیہ کا زرِ خالص ثابت ہوا تو راہِ سلوک آپ کے لیے کشادہ فرما دیا۔

الغرض اپنی طلبِ صادق کے باعث آپ نے اپنے شیخ قُدِّسَ سِرُّہٗ کے توجہاتِ کریمانہ کو اپنی طرف مائل کر لیا۔ اور وہ پُوری توجہ سے آپ کو سلوک کی تلقین فرمانے لگے۔ آپ نے اگرچہ علومِ ظاہری کی تحصیل نہیں فرمائی تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے کرم، مُرشدِ کامل کی نگاہِ لُطف اور مجاہداتِ شاقہ نے اپنا اپنا کام کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ اوّلین چلہ میں آپ حفظِ قرآنِ مجید اور علومِ لدنیہ کی دولت سے مالا مال ہو گئے۔ حضرت شیخ میرپوری رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں :

اما در اوّل اربعینے کہ بحضورِ استاذ خود در شغلِ اسمِ اعظم باتمام رسانده بود حفظِ کلام اللہ و علمِ لدنی حاصل گشتہ بود و در مدت العمر موافقِ خطرہ ایشاں

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۲۷۵

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۲۷۵

Marfat.com

جواب بآیۂ کلامِ فرقانی حاصل می شود و در بعضے اوقات بکلماتِ عربی دیگرہم کہ متضمنِ مقصود باشد جوابِ باصواب حاصل میکر دند۔[1]

ترجمہ: پہلے چلّہ میں جو اسمِ اعظم کے شغل سے آپ نے اُستاد کی حضوری میں پورا فرمایا قرآن مجید کا حفظ اور علم لدنی جیسی نعمتیں آپ کو حاصل ہوگئیں پھر عمر بھر آپ کے خطرہ کے موافق کلام الٰہی کی آیت سے جواب حاصل ہو جاتا اور بعض اوقات دوسرے عربی کلمات جو مقصود کو متضمن ہوتے تھے ان سے جواب باصواب حاصل کر لیتے تھے۔

جب ابتدار اتنی شاندار ہو کہ چالیس روزہ مجاہدہ سے قرآنِ مجید حفظ ہو جائے، علمِ لدنی حاصل ہو جائے اور اس کے ثمرات تمام عمر شاملِ حال رہیں تو اس کا نقطۂ عروج کس عالی پایہ کا ہوگا۔ مکتب کی کرامات برحق اور بجا لیکن فیضانِ نظر کا مقام برتر ہے بلکہ یہ کرامات۔ فیضانِ نظر کی گردِ راہ کو بھی نہیں پاسکتیں۔ کیونکہ کراماتِ مکتب کا نتیجہ عقلِ غیاب و جستجو ہے اور فیضانِ نظر کا ثمر حضورِ قلب و اضطراب ہے۔ سچ ہے:

ؔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ

بزرگوں نے اپنے تجربات کا خلاصہ یُوں بیان فرمایا:

ما اتخذ اللہ جاھلاً ولیا۔

"اللہ تعالیٰ کسی جاہل کو اپنا ولی نہیں بناتا۔"

حضرت سلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا ارشاد ہے:

ؔ جاہلاں را پیشِ حضرتِ حق تعالیٰ نیست جا

"بارگاہِ ایزد تعالیٰ میں جاہلوں کے لیے قُرب کا کوئی مقام نہیں۔"

رسمی علوم سے انسان اگر عاری ہوا اور ارادۂ الٰہیہ ہو کہ خلعتِ ولایت سے سرفراز فرمایا جائے تو عطائے الٰہی سے دل میں علوم و معارفِ لدنیہ کے چشمے اُبلنا شروع ہو جاتے

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (خطی)۔ ص ۲۷۴

Marfat.com

ہیں اور خبر بلکہ نظر کا وہ مقام رفیع نصیب ہو جاتا ہے کہ اربابِ فضل و اصحابِ کمال اکتسابِ فیض کے لیے پروانہ وار آنا شروع ہو جاتے ہیں۔

حضرت شیخ محمد حسن رہتاسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بھی عَلَّمْنَاہُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا کے مظہر تھے۔ سید مبارک علی پوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ جیسے فضلائے عصر بھی ان سے نظرِ کرم کے ملتجی تھے چنانچہ حضرت خواجہ فتح اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں۔

> علمِ لدنی ایشاں را تا بحدے حاصل بود کہ مثل مخدومی مرحومی سید مبارک کہ شہبازِ فضلاء زمانہ خود بودند اگر ایشاں را خدشہ پیدا می شد تسلی از ایشاں میکردند۔ [1]

ترجمہ: علم لدنی انہیں اس حد تک حاصل تھا کہ میرے مخدوم مرحوم سید مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ جو اپنے زمانہ کے فضلا سے شہباز تھے۔ اگر انہیں کوئی خدشہ پیش آتا تو ان سے تسلی حاصل فرماتے تھے۔

سلسلہ عالیہ شطاریہ کا مکمل سلوک اپنے شیخ حضرت خواجہ محمد یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی زیرِ نگرانی طے فرمایا۔ اس کے علاوہ راحۃ الروح۔ اورادِ غوثیہ اور حرز یمانیہ کے تمام اسرار و غوامض سے واقفیت حاصل فرمائی نیز اسمائے اعظم۔ اسمائے عظمتی کے چلے کاٹے۔ اسم کریم جو کہ اسم اعظم ہے کے تو آپ مالک تھے۔ حضرت خواجہ فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا ارشاد ہے:

> وَعِلْمُ رِسَالَۃِ رَاحَۃِ الرُّوْحِ کَانَ حَاصِلًا لَہٗ وَقَدْ عَمِلَ تَمَامَ اَسْمَاءِ الْاَعْظَمِ مِنْ اِسْمِ الْکَرِیْمِ وَ اَسْمَاءِ الْعَظَمَتِیْ وَاشْتَرٰی بِاِحْیَاءِ الْاَرْبَعِیْنَ الْمَذْکُوْرِیْنَ وَجَاھَدَ بِمُجَاھَدَۃٍ عَظِیْمَۃٍ وَمَعَ حُصُوْلِ مَشَاغِلِ الْغَوْثِیَّۃِ کَانَ مَالِکًا لِاِسْمِ الْکَرِیْمِ الَّذِیْ ھُوَ الْاِسْمُ الْاَعْظَمُ الْخَاصُّ نَصِیْبًا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ [2]

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۲۷۶، ۲۷۷

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۴۹

Marfat.com

ترجمہ: رسالہ راحۃ الروح کا علم آپ کو حاصل تھا۔ تمام اسمائے اعظم، جیسے اسم کریم اور اسمائے عظمتی اور سری مذکور چلّوں کے کاٹنے کے بعد آپ کے معمول تھے آپ کا مجاہدہ بہت عظیم تھا۔ مشاغل اوراد غوثیہ کے ساتھ آپ اسم کریم کے مالک تھے جو اسم اعظم ہے اور خاص حضرت رسُولِ کریم صَلَّی اللہِ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کا تتمہ ہے۔

نیز آپ نے فرمایا:

وَكَانَ عَالِمًا عَامِلًا عَارِفًا لِجَمِيْعِ مَحَالِّ الْحِرْزِ الْيَمَانِيَّةِ لِاَنَّهَا جَامِعَةٌ لِجَمِيْعِ الْحَوَائِجِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَالْاُخْرَوِيَّةِ وَهُوَ حَصَلَ مِنْ سَنَدِ الْاَوْلِيَاءِ مُحَمَّدٍ يَعْقُوْبَ۔ [1]

ترجمہ: حرز یمانیہ کے تمام مقامات کے آپ عالم، عامل اور عارف تھے۔ یہ حرز تمام حاجاتِ دُنیا و آخرت کی جامع ہے۔ آپ نے یہ ساری روحانی دولت سند الاولیا حضرت محمد یعقوبؒ قُدِّسَ سِرُّہٗ سے حاصل فرمائی۔

حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام سے بھی آپ نے استفادہ فرمایا اور ان سے اکثر ملاقات رہتی تھی۔ حضرت شیخ فتح اللہ قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز فرماتے ہیں:

و نوبت اول آشنائی کہ با خضر عَلَیْہِ السَّلَام پیدا کردہ بودند در قلعہ رہتاس در آخر شب بصورتِ شخصی کہ اسپ گم کردہ است آواز می کند کہ اے یاراں کسے ہست کہ اسپِ من دیدہ باشد و بایشاں ملاقات کرد و از خود ایشاں را واقف گردانید بعد ازاں سلسلہ آشنائی رواں گشت۔ [2]

ترجمہ: پہلی بار حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام سے شناسائی قلعہ روہتاس کے اندر ہوئی۔ اس طرح کہ حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام رات کے آخری حصّہ میں

---

[1] خزائن نتیجۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۵۰

[2] خزائن نتیجۃ الاسرار (قلمی)، ص ۲۷۵، ۲۷۶

Marfat.com

ایسے شخص کی صُورت میں رونما ہُوئے جس کی سواری کا گھوڑا گم ہو گیا ہو اور وہ یہ آواز دے رہا ہو۔ اے دوستو! کوئی ہے جس نے میرا گھوڑا دیکھا۔ حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام نے اس حالت میں آپ سے ملاقات فرمائی اور آپ سے اپنا تعارف کرایا۔ اس کے بعد آشنائی کا سلسلہ جاری ہو گیا۔

اتنے ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کے ساتھ آپ غایت درجہ کے عالی ہمت تھے اور اس عالی ہمتی کے باعث بہت ضبط و تحمل سے کام لیتے تھے۔ احوال و معارف کے وفور کے باوجود آپ کو اپنی طبیعت پر پورا قابو تھا۔ تمام عمر آپ نے اپنے احوال کا انکشاف عوام پر نہیں فرمایا۔ بلکہ اخفائے حال کا التزام فرمایا۔ حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صدیقی میرپوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں :

... اُسْتَاذِی الْعَارِفُ الْکَامِلُ الَّذِیْ قَدْ سَلَفَ بِالْاِخْفَاءِ عَنْ دَارِ الْفَنَاءِ اَسْکَنَہُ اللہُ بَحْبُوْحَۃَ جِنَانِہٖ۔ [1]

ترجمہ : میرے عارف و کامل اُستاد تمام عمر اپنے احوال کو مخفی رکھ کر دارِ فنا سے رحلت فرما گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

نیز فرمایا :

کَمَا اَنَّ اُسْتَاذِیْ مُحَمَّدَ اِلْحَسَنَ وَاُسْتَاذَ اُسْتَاذِیْ مُحَمَّدَ یَعْقُوْبَ ذَھَبَا بِاَمَانَاتِ اللہِ سَلَامَۃً۔ [2]

ترجمہ : جس طرح میرے شیخِ طریقت حضرت محمد حسن اور میرے شیخ کے شیخ حضرت محمد یعقوب اماناتِ الٰہیہ کو سلامت لے گئے۔

آپ کے ضبطِ احوال کو حضرت قاضی القضاۃ میرپوری قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز نہایت لطیف پیرائے میں یُوں بیان فرماتے ہیں :

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۴۸، ۱۴۹

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۸۴

Marfat.com

در رفتارِ عالی مقدارِ ایں بزرگِ شطار مثلِ رفتارِ بحرِ عمیق کہ حرکت و سکونِ او
از کثرتِ عمق ناپیدا بود۔ [1]

ترجمہ: "اُس شطار بزرگ کا ارفع و اعلیٰ حال گہرے سمندر کی مانند تھا جس کی حرکت
یا سکون زیادہ گہرائی کے باعث ظاہر نہیں ہوتی"۔

اخفائے احوال کے اس التزام کے باوجود آپ سے کبھی کبھی کرامات کا ظہور بھی ہوجاتا۔ آپ کی دُعاؤں میں کُن فیکونی اجابت تھی۔ چنانچہ قاضی فتح اللہ میرپوری رَحمۃُ اللہِ عَلیہِ بیان فرماتے ہیں:

و بعضے خوارقِ عادتِ ایں بزرگ کہ سرعتِ اجابت بصفتہِ کُن فیکونی
از نتائجِ اسمِ کریم باخفا از چشمِ خلائق بوقوع می آمدند۔ [2]

ترجمہ: "آپ کی بعض کرامتیں جیسے کن فیکون کی طرح دُعاؤں کی قبولیت، جو اسمِ
کریم کے نتائج سے تھی، مخلوق کی نظر سے مخفی وقوع پذیر ہوتی تھیں"۔

پہلے ہی چلہ میں حفظِ قرآن مجید، علم لدنی اور زبانِ عربی پر عبور آپ کی بیّن کرامات ہیں۔ حضرت خواجۂ خواجگان شیخ فتح اللہ قُدِسَ سِرُّہٗ نے آپ کی کرامات میں سے چند ایک ذکر فرمایا اور تفصیل کو چھوڑ دیا۔ اس کی وجہ وہ یوں تحریر فرماتے ہیں:

چوں قریب گزشتہ اند اگر بعضے از آنہا دریں مجموعہ درج کردہ شود منکرِ آں
زمانہ از کثرتِ نفسانیت مرتکبِ کبیرہ گردند۔ [3]

ترجمہ: "چونکہ آپ کے وصالِ مبارک کو تھوڑا عرصہ گزرا ہے اگر آپ کی بعض
کرامات اس مجموعہ میں درج کی جائیں تو کثرتِ نفسانیت کے باعث
اس زمانہ کے منکرین گناہِ کبیرہ کے مرتکب ہوجائیں گے"۔

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۲۷۶

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۲۷۶

[3] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۲۷۶

Marfat.com

آپ کے روحانی عروج کے کمال اور تربیتِ سالکین کی اعلیٰ صلاحیتوں کا اعتراف آپ کے مُرشدِ برحق حضرت خواجہ محمد یعقوب رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ کو بھی تھا بعض طالبانِ راہِ سلوک کو تربیت کی غرض سے آپ انہیں سپرد فرماتے ۔حضرت خواجہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ پُرزور الفاظ میں انہیں ارشاد فرماتے کہ حضرت شیخ محمد حسن رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ کی صحبت کی تاثیر اسمِ اعظم کی تاثیر سے بڑھ کر ہے ۔حضرت سید مبارک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ کا ایک واقعہ حضرت خواجہ فتح الله رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ یوں روایت فرماتے ہیں :

(سید مبارک) از خدمتِ استادِ خود وقتے کہ سندِ اسمِ اعظم کردہ بودند واستادِ مذکورِ ایشاں حافظ خطرہ حضرت شیخ محمد حسن بودند بخاطر شریف گذرانندکہ بہتر است کہ اسمِ کریم را بحضورِ ایشاں در عمل باید آورد چوں اُستاذی شیخ محمد حسن بادلِ دانائے بینائے خود را برلقا بابقا مفوض داشتہ بزبانِ ہندوی بامتانبہ حضرت شیخ محمد یعقوب فرمودند کہ اے نابینا شغلِ اسمِ اعظم از صحبتِ ماترا افضل می نماید۔ [1]

ترجمہ : "حضرت سید مبارک جس وقت اپنے استاد سے اسمِ اعظم کی تلقین حاصل کر رہے تھے ان کے استاد حافظ خطرہ حضرت شیخ محمد حسن تھے انہوں نے دل میں خیال کیا کہ اسمِ کریم کا عمل ان کے حضور کرنا چاہیئے ۔حضرت خواجہ محمد حسن عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے اپنے دانا و بینا دل کے ساتھ اس معاملہ کو اللہ تعالیٰ، جو ہمیشہ باقی رہنے والا ہے، کی طرف سے لقا پر چھوڑا ہوا تھا۔ لیکن حضرت شیخ محمد یعقوب رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ ہندی زبان میں ازراہِ دل لگی فرمانے لگے ، اے نابینا ! اسمِ اعظم کا شغل تجھے ہماری صحبت سے افضل معلوم ہوتا ہے ؟"

اس واقعہ میں حضرت خواجہ خواجگان شیخ محمد یعقوب قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز نے اپنے

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۲۷۷

Marfat.com

خلیفہ حضرت خواجہ محمد حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی صحبت کو اپنی صحبت قرار دیا اور اسے اسمِ اعظم سے افضل قرار دیا۔

آپ رہتاس میں آبادی سے باہر ایک حجرہ میں رہتے تھے۔ اس کے قریب حضرت شیخ فتح اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنے مرشدِ برحق کی سہولت کے لیے ایک کنواں کھود دیا تھا۔ نیز اپنے مجاہدہ کے لیے بھی قریب ہی ایک حجرہ بنا رکھا تھا۔ حضرت شیخ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ نے اپنی عُمر کے آخری حصہ میں اس حجرہ کی جگہ چھپر بنالیا تھا۔ وصال کے بعد آپ کو اسی چھپر کے پاس آبادی سے باہر دفن کیا گیا۔ حضرت شیخ قاضی فتح اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بیان فرماتے ہیں:

بعد از وفات در حجرۂ ایشاں کہ جُدا از خلائق بر چاہے کہ آنرا فقیر کندہ و یک حجرہ کہ بحکم و اشارۂ ایشاں براں چاہ برائے حصولِ مطلب خود کردہ شُدہ و چند سال در انجا گذشتہ بود کارسازِ حقیقی آں سعیٔ نامراد را مشکور ساخت کہ در آخر عمر بجائے آں حُجرہ چھپرے انداختند و نزدیک ہماں چھپرے تُربتِ ایشاں واقع گشت۔ [1]

ترجمہ: "آپ کے وصال کے بعد آپ ہی کے حجرہ میں، جو آبادی سے باہر ایک کنوئیں پر تھا، جسے اس فقیر نے کھودا تھا، ایک اور حجرہ آپ کے حکم و اشارہ سے اپنے مطلب کے حصول کے لیے تیار کیا تھا اور چند سال وہاں گزارے تھے اللہ تعالیٰ نے اس مسکین کی کوشش کو پسند فرمایا اور عُمر شریف کے آخر میں اس حجرہ کی جگہ ایک چھپر ڈال لیا اور اسی چھپر کے پاس آپ کی قبرِ انور بنائی گئی۔"

دنیا و اہلِ دنیا کے لیے آپ کی بارگاہ میں کوئی جگہ نہیں تھی۔ آپ نے جو ترکہ چھوڑا وہ اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ حضرت قاضی فتح اللہ شطاری میرلوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ تحریر فرماتے ہیں:

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۲۷۹

Marfat.com

ہیچ علاقہ از علائق نماندہ بود و آں چہ بعد از فوت ایشاں ماندہ بود دو آفتابہ
و سہ پارچہ بدنی دیک عصا و یک جفت کفش۔ [1]

ترجمہ: "دنیوی اشیاء سے کوئی تعلق باقی نہیں رہ گیا تھا۔ وصال مبارک کے بعد آپ کا
ترکہ یہ تھا۔ دو لوٹے، بدن کے تین کپڑے، ایک عصا مبارک اور ایک جوڑا
نعلین مبارک۔"

اللہ اللہ یہ تھی کل متاعِ دُنیا جو آپ کے زیرِ تصرف تھی کن فی الدنیا کانک غریب
اوعابری سبیل (دُنیا میں غریب الوطن یا مسافر کی طرح رہو) ارشادِ نبوی پر آپ کا پورا عمل
تھا۔ ایسی استقامت اور استغناء کے نمونے تاریخ میں شاذ شاذ ملتے ہیں حضرت خواجہ فتح اللہ
رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا تبصرہ ملاحظہ ہو:

عَاشَ وَحِیْدًا وَمَاتَ فَرِیْدًا۔ مَوْتُ الْفُقَرَاءِ رَاحَۃٌ کَمَا وَرَدَ فِیْ
حَقِّهِمْ اَلْمَوْتُ جِسْرُ الْحَبِیْبِ اِلَی الْحَبِیْبِ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ
رَاجِعُوْنَ۔ [2]

ترجمہ: "منفرد جیئے اور یکتا انداز میں دُنیا سے کوچ فرمایا۔ فقراء کی موت راحت ہوتی
ہے جیسا کہ ان کے حق میں وارد ہوا، موت ایک پل ہے جو حبیب کو
حبیب سے ملا دیتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔"

دُنیا و اہلِ دُنیا سے اگرچہ دامن کشاں تھے لیکن سنتِ نبویہ کے مطابق آپ نے
نکاح فرمایا اور صاحبِ اولاد بھی تھے لیکن اولاد سے کوئی بھی آپ کی نیابت کا اہل نہ تھا۔
حضرت خواجہ فتح اللہ صدیقی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز تحریر فرماتے ہیں:

وَنَمَا قَرَّرَ اَنَّ سُنَّۃَ اللہِ قَدْ جَرَتْ بِالْمُجَاھَدَۃِ وَالْمُجَاھَدَۃُ
لِاَوْلَادِ السَّالِکِیْنَ الْمُجَاھِدِیْنَ لَمْ تَحْصُلْ لَمْ یَجْرِ سَنَدُ

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۲۷۹

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۲۷۹، ۲۸۰

Marfat.com

السُّلُوْكِ لِاَوْلَادِ حَضْرَتِ مُحَمَّدْ یَعْقُوْب وَحَضْرَتِ مُحَمَّدِ اِلْحَسَنِ[1]

ترجمہ: "سنتِ الٰہیہ اس طرح جاری ہے کہ وصول الی اللہ کے لیے مجاہدہ درکار ہے اور ان دو سالک مجاہد نفوسِ قدسیہ کی اولاد کو مجاہدہ نصیب نہ ہوا تو سندِ سلوک بھی حضرت خواجہ محمد یعقوب اور حضرت خواجہ محمد حسن رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا کی اولاد میں جاری نہ ہو سکی۔"

ان ہر دو حضرات کو اس کا شدید قلق ہوگا جب ان کی خدمت میں اس کے لیے عرض کیا جاتا تو وہ جواب باصواب دیتے:

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمَا اشْفِقُوْا عَلٰی اَوْلَادِكُمَا قَالَا اَمَانَاتُ اللهِ لَیْسَتْ اَمْوَالَنَا لِتَكُوْنَ مِیْرَاثًا لَهُمْ وَنُفَوِّضُ اِلَى الْوَرَثَةِ مَنْ اَمَاتَ نَفْسَهٗ بِالْمِحْنَةِ وَالْمَشَقَّةِ یَحْصُلُ لَهٗ مُشَاهَدَةُ رَبِّهٖ مِنْهَا بِمَا شَاءَ رَبُّهٗ وَمَنْ اَمَاتَ الزَّیْبَقَ یَحْصُلُ لَهُ الْاَكْسِیْرُ الظَّاهِرِیُّ۔[2]

ترجمہ: "جب ان سے عرض کیا جاتا اپنی اولاد پر مہربانی کیجیے تو وہ فرماتے یہ اللہ تعالیٰ کی امانتیں ہیں ہمارا مال نہیں کہ انہیں وراثت میں مل جائے اور ہم انہیں سونپ دیں جس نے محنت و مشقت سے اپنا نفس مار لیا اس کو رب تعالیٰ کا مشاہدہ جتنا وہ چاہے گا حاصل ہو جائے گا جس طرح جس نے پارہ کشتہ کر لیا اسے اکسیر ظاہری حاصل ہو جائے گی۔"

حضرت شیخ محمد حسن رہتاسی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کو روحانی کساد بازاری کا شکوہ رہا اور طالبِ صادق نہ ملنے پر نالاں تھے۔ چنانچہ فرمایا کرتے تھے۔

مابُخل ورزی بہ بندہا حق نمی کنیم اما ہیچ فردے از طالبانِ حق

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۳۰۴

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۳۰۴

Marfat.com

یافتہ نشد۔ ؎۱

ترجمہ: "ہم اللہ تعالیٰ کے بندوں سے بُخل نہیں کرتے لیکن کوئی طالب حق پایا ہی نہیں گیا۔"

آپ کا وصال ۱۰۸۱ھ مطابق ۱۶۷۰،۱۶۶۹ء سے کچھ عرصہ پیشتر ہوا۔ کیونکہ کتاب خزائن فتحیۃ الاسرار کا سن تالیف یہ ہے جیسا کہ کتاب مذکور کے تعارف میں مذکور ہو چکا۔ کتابِ مذکور میں آپ کی کرامات کا تذکرہ نہ کرنے کی وجہ یوں مذکور ہے:

چوں قریب گذشتہ اند اگر بعضے از آنہا دریں مجموعہ درج کردہ شود منکران زمانہ از کثرت نفسانیت مرتکب کبیرہ گردند۔ ؎۲

ترجمہ: چوں کہ ان کا وصال قریب ہی کے زمانہ میں ہوا ہے اگر ان کی کچھ کرامات اس مجموعہ میں شامل کر دی جائیں تو اس زمانہ کے منکر کثرتِ نفسانیت کے باعث گناہِ کبیرہ کے مرتکب ہو جائیں گے۔"

حضرت خواجہ فتح اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے ایک خواب درجِ کتاب فرمایا ہے جس میں حضرت رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں آپ کا مقام اور آپ کے سلسلہ شریف کے بارے میں بشارت درج ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

رَأَیْتُ فِی الْمَنَامِ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ قَدْ کَانَ رَاکِبًا عَلَی الْبُرَاقِ النُّوْرَانِیِّ وَ فِیْ یَدِ مَخْدُوْمِیْ سَیِّدْ مُبَارَکٍ عَلَمٌ نُوْرَانِیٌّ یَأْتِیْ اَمَامَہٗ رَاجِلًا وَ اِنِّیْ حَاجِبٌ عَلٰی بَابِ دَارٍ فِیْھَا سَنَدُ الْاَوْلِیَاءِ مُحَمَّد یَعْقُوْب وَ مُحَمَّد حَسَن وَ شَرَفُ الدِّیْنِ مُحَمَّد ثُمَّ اَشَارَ مَخْدُوْمِیْ سَیِّد مُبَارَکٌ اِلٰی اَلْمَسِ قَدَمَیْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفَمَا عَرَفْتَ

؎۱ خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۲۸۱

؎۲ خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۲۷۶

Marfat.com

فَسَرَعْتُ فِی الذِّهَابِ وَ وَقَعْتُ عَلٰی قَدَمِ یَمِیْنِهِ الْمُبَارَکَۃِ حَتّٰی رَأَیْتُ خُفَّهٗ اَخْضَرَ ثُمَّ سَارَعْتُ اِلٰی قَدَمِهِ الشِّمَالِ فَلَمَسْتُهَا وَقَدْ کُنْتُ فِیْ تِلْكَ الْحَالَۃِ قَدْ لَبِسْتُ سِلَاحَ الْعَسْکَرِیِّیْنَ ثُمَّ اَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَیَّ اَنْ اَدْخُلَ فِیْ تِلْكَ الدَّارِ فَدَخَلْتُ فِیْهَا وَبَعْدَ شَرَفِ نُزُوْلِهٖ عَلَیْهِمْ یَخْطُبُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاُسْتَاذِیْ مُحَمَّد حَسَن یَا حَسَنُ اِسْأَلْ مِنِّیْ لِمَ جِئْتُ عِنْدَکُمْ فَقَالَ اُسْتَاذِیْ مُحَمَّد حَسَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ اَدْوَنُ اُمَّتِكَ لَا قُدْرَۃَ وَلَا قُوَّۃَ لَنَا اَنْ نَسْئَلَ عَنْ تَشْرِیْفِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ مَنْ یَّتَّبِعُکُمْ لَا یَتْرُكُ اَدَبًا مِّنْ اٰدَابِ شَیْءٍ یَعْنِیْ ثُمَّ لَمَّا انْتَبَهْتُ وَقُلْتُ رُؤْیَایَ عَلٰی اُسْتَاذِیْ لَمْ یُجِبْ وَبَکٰی وَذَهَبَ اِلٰی حُجْرَتِهٖ ۔ [1]

ترجمہ: ”میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نورانی براق پر سوار ہیں حضرت مخدومی سید مُبارک قُدِّسَ سِرُّہٗ کے ہاتھ میں ایک نورانی عَلَم ہے اور وہ آپ کے آگے آگے پیدل چلے آ رہے ہیں اور میں ایک گھر کے دروازے پر دربان ہوں جس میں سندالاولیا حضرت محمدؐ یعقوب، حضرت خواجہ محمد حسن اور حضرت خواجہ شرف الدین محمد رَحْمَۃُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ ہیں پھر میرے مخدوم سید مبارک قدس سرہ نے اشارہ سے مجھے فرمایا کہ میں نبی پاک صاحب لولاک صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے قدموں کو بوسہ دُوں اور فرمایا کیا تُونے پہچانا نہیں؟ اس پر میں لپکا اور آپ کے

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی) ص ۲۹۸ تا ۳۰۰

Marfat.com

دائیں قدم مُبارک پر جُھکا یہاں تک کہ آپ کا سبز موزہ مُبارک مجھے نظر آیا پھر جلدی سے میں آپ کے بائیں قدم مبارک کی جانب لپکا اور اسے چُوم لیا۔ میں اس وقت سپاہیوں کا لباس پہنے ہوئے تھا۔ اس کے بعد حضرت نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے اس گھر میں داخل ہونے کا اشارہ فرمایا تو میں اندر آگیا ان بزرگوں کے پاس تشریف لانے کے بعد نبی کریم حضرت خواجہ محمد حسن قُدِّسَ سِرُّہٗ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا اے حسن! مجھ سے پُوچھو کہ میں کیوں تمہارے پاس آیا ہوں اس پر حضرت خواجہ محمد حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے عرض کیا ہم آپ کی امت میں کم تر درجہ کے افراد ہیں، ہمیں یہ ہمت اور طاقت نہیں کہ آپ کی تشریف آوری کے بارے میں پوچھیں۔ اس پر حضرت رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا جو شخص تمہارا متبع ہوگا میری شریعت کے آداب سے کسی ادب کو نہ چھوڑے گا۔ جب میں جاگا تو اپنا خواب حضرت شیخ محترم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی خدمت میں عرض کیا آپ رو پڑے اور کوئی جواب نہ دیا بلکہ اپنے حجرہ میں تشریف لے گئے۔"

Marfat.com

سندالاولیا حضرت خواجہ محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت خواجہ محمد حسن رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے شیخ طریقت اور حضرت قاضی القضاۃ خواجہ فتح اللہ صدیقی رہتکی ثم میرپوری قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز کے شیخ الشیخ تھے[1] موضع سوکیال علاقہ پوٹھوار کے رہنے والے تھے[2]

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار قلمی ص ۱۸۴

نوٹ: حوالہ کی عبارت خواجہ محمد حسن رہتاسی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کے حالات کے ضمن میں درج کی جاچکی ہے، وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

[2] رائے زادہ بر جناتھ قانون گو ساکن گلیانہ نے اس گاؤں کے متعلق تحریر کیا ہے۔

کیفیت بنیاد موضع سوکیال

چوں موضع سوکیال اولاً سیو کیخان نبیرہ گکھر (گکھڑ) شاہ در ۴۶۵ھ ہجری بنیاد نہاد آباد ساخت۔ چوں کہ بانی سیو کی نام بود ازیں موجب دیہہ را نام سیوکیال مشہور شد بلکہ اولادش کہ دراں دیہہ بود است .... (پڑھا نہیں گیا) .... سوکیال می گویند۔ مگر در قحط ویراں شد بعد قحط عبدالباقی قوم بدر قوم ساکرہ وکگراں از پیراغیب آمدند .... (پڑھا نہیں گیا) .... آباد شدند۔

وجہ تسمیہ دیہات پرگنہ دانگلی وپھرالہ (خطی) ص ۱۸۶ ۱۱۷۶ھ

فوٹو سٹیٹ مملوکہ صاحبزادہ محبوب نوشاہی ساکن سنگھوئی

Marfat.com

آپ نے اورادِ غوثیہ میں مندرج تمام درجاتِ سلوکِ شطاریہ اپنے شیخ علیہ الرحمۃ کی نگرانی میں طے فرمائے تھے نیز حرزِ یمانیہ کے آپ عامل تھے۔ حضرت شیخ فتح اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تَعَلَّمَ عِلْمَ الْغَوْثِیَّۃِ وَحِرْزَ الْیَمَانِیَّۃِ مِنْ اُسْتَاذٍ ظَاهِرٍ۔ [1]

ترجمہ: "آپ نے اورادِ غوثیہ میں مذکور تمام علوم اور حرزِ یمانی کے اسرار و رموز استاذ ظاہر سے حاصل فرمائے"۔

راحۃ الروح مصنفہ سید علاء الدین کنتوری علیہ الرحمۃ میں مذکور علوم میں آپ حضرت خضر علیہ السلام کے شاگرد تھے۔ چنانچہ حضرت خواجہ شطاری میر پوری فرماتے ہیں:

وَ (تَعَلَّمَ) عِلْمَ رَاحَۃِ الرُّوْحِ مِنْ خَضِرَ عَلَیْہِ السَّلَامُ [2]

ترجمہ: "راحۃ الروح آپ نے حضرت خضر علیہ السلام سے پڑھی"۔

آپ کے مجاہدات کے متعلق حضرت خواجہ فتح اللہ رحمۃ اللہ علیہ یوں تحریر فرماتے ہیں:

وَمُجَاهَدَاتُہٗ خَارِجَۃٌ عَنْ اِحَاطَۃِ الْقَلَمِ۔ اَدْنٰھَا اَنَّہٗ اَتَمَّ الْاَرْبَعِیْنَ بَعْدَ عَشَرَۃٍ بِاَرْبَعَۃٍ وَّ نِصْفِ مِثْقَالٍ

بزبانِ پارسی بیک سیر شاہی افطار کردند و چلہ با تمام رسانند۔ [3]

ترجمہ: "آپ کے مجاہدات احاطہ قلم میں نہیں آسکتے ان میں سے ایک ادنیٰ مجاہدہ یہ ہے کہ آپ نے ایک چلہ اس طرح پورا فرمایا کہ دس روز کے بعد ساڑھے چار مثقال[4]، جو ہندی میں ایک سر ساہی کے برابر ہے، سے افطار فرماتے، پورا چلہ اسی طرح گزارا"۔

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۵۰
[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۵۰
[3] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۵۰
[4] مثقال = ۴ ½ ماشہ اور ۴ ½ مثقال = ایک تولہ آٹھ ماشہ دو رتی۔

Marfat.com

ساڑھے چار مثقال وزن ایک تولہ آٹھ ماشہ اور دو رتی کے برابر ہے۔ پورے چلے کی خوراک ایک چھٹانک اور چھ رتی بنتی ہے۔

باوجود اس قسم کے شدید مجاہدات کے مزاج شریف میں مزاح کا عنصر بھی موجود تھا۔[۱] آپ صاحب کرامات کثیرہ تھے جن میں ایک یہ بھی کہ آپ نے ایک سفینہ پر سال بھر آسمان کی سیر فرمائی۔ حضرت قاضی فتح اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ملاحظہ ہو۔

وَکَرَامَاتُہٗ بِالْاِخْفَاءِ کَثِیْرَۃٌ اَقَلُّھَا اَنَّہٗ سَارَ عَلَی السَّمَاءِ سَنَۃً بِالسَّفِیْنَۃِ الْمُشْتَمِلَۃِ الَّتِیْ سَنَذْکُرُھَا فِیْ عِلْمِ رَاحَۃِ الرُّوْحِ۔[۲]

ترجمہ: "آپ کی کرامات بہت زیادہ ہیں جن کو مخفی رکھے ہوئے تھے۔ ایک ادنیٰ سی یہ ہے کہ آپ نے ایک سال تک ایک سفینہ میں آسمان کی سیر فرمائی جس کا ہم راحۃ الروح کے علم میں بیان کریں گے۔"

کرامات کے اظہار کو آپ ناپسندیدہ خیال فرماتے تھے بلکہ کرامت سے استقامت کو مستقیم الاحوال بزرگوں کی مانند ترجیح دیتے تھے۔ آپ صاحب اولاد بزرگ تھے لیکن آپ کی اولاد میں سے کسی نے بھی مجاہدات کے میدان میں قدم نہ رکھا اور اس طرح وہ آپ کی روحانی وراثت سے محروم رہے۔ جب ان سے یہ عرض کیا جاتا یہ آپ کی اولاد ہے ان پر شفقت فرمائیے تو جواب ارشاد ہوتا۔ یہ امانات الہیہ ہیں، یہ تو اسی کا حصہ ہیں جو محنت و مشقت سے نفس کشی کرے۔ یہ دنیوی مال نہیں کہ خواہ مخواہ وارث بن جائیں۔[۳]

۱۔ خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۲۷۷

۲۔ خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۴۹، ۱۵۰

۳۔ خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۳۰۴

Marfat.com

تعارفِ سلسلہ عالیہ شطاریہ

یہ سلسلہ شریفہ مختلف علاقوں میں مختلف ناموں سے معروف ہے۔

اس کو ایران اور توران میں عشقیہ اور دار الملک روم میں بسطامیہ کہتے ہیں[۱] اور برِصغیر ہند و پاک میں اسے شطاریہ کہا جاتا ہے[۲]۔ اس خانوادۂ طریقت کے پیشوا حضرت ابو یزید طیفور بن عیسٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ہیں مغلیہ عہدِ حکومت میں برصغیر میں باہر سے جو سلاسلِ طریقت آئے، ان میں اس سلسلہ کے علاوہ قادریہ اور نقشبندیہ بھی ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ کے اوّلین شیخ جو ایران سے برِصغیر میں آئے وہ حضرت عبداللہ شاہ شطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ تھے[۳]۔ یہ نویں صدی ہجری کے اخیر میں واردِ برِصغیر پاک و ہند ہوئے۔ آپ کا مزارِ مُبارک ریاست مالوہ کے دار السلطنت مانڈو میں اندرونِ قلعہ واقع ہے۔ آپ سے اس سلسلہ کا فیض حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو جن واسطوں سے پہنچا اس کی تفصیل پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مَدَّظِلّہٗ کے الفاظ میں ذیل میں درج ہے۔

۱؎ گلزارِ ابرار (اُردو ترجمہ)، ص ۱۶۱ محمد غوثی شطاری

۲؎ شاہ محمد غوث گوالیاری، ص ۷، ڈاکٹر محمد مسعود احمد

۳؎ ان کا سلسلہ نسب یُوں ہے۔ عبداللہ شطاری بن حسام الدین عبداللہ بن رشید الدین بن ضیاء الدین بن جمال الدین حماد بن عمر المعروف بہ شیخ الشیوخ شیخ شہاب الحق والدین سُہروردی۔

گلزارِ ابرار ص ۲۸۵

Marfat.com

شیخ موصوف (شیخ عبداللہ شطاری عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ) کے انتقال کے بعد موصوف کے خلیفہ محمد علا۔ المعروف بہ شیخ قاضن شطاری نے اس سلسلہ کو پھیلایا۔ آپ کا مرکز ضلع مظفر پور (بہار) کا جنوبی علاقہ تھا۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے فرزندِ اکبر شیخ ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست (م مابعد ۱۵۷۸ء/ ۹۴۶ھ) نے سلسلہ شطاریہ کی اشاعت کی۔ موصوف کا مزارِ مُبارک حاجی پور (بہار) کے قریب ہے۔ موصوف کے بعد[1] موصوف کے خلیفہ شیخ ظہور حاجی حمیدالدین حصور (م ۱۵۲۳ء/ ۹۳۰ھ) نے اس سلسلہ کو پھیلایا۔ آپ کا مزارِ مُبارک ضلع سارن پور (بہار) میں رتن سرائے میں واقع ہے۔

شیخ حاجی حمیدالدین حصور کے انتقال کے بعد موصوف کے خلیفۂ اکبر حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری (م ۱۵۶۲ء/ ۹۷۰ھ) سے سلسلہ شطاریہ کی خوب اشاعت ہوئی۔ برصغیرِ ہند و پاک میں اس سلسلے کی اشاعت موصوف ہی کی رہینِ منت ہے۔ شاہ و گدا سب ہی نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ ظہیرالدین محمد بابر بادشاہ، نصیرالدین ہمایوں بادشاہ اور جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کو آپ سے خاص عقیدت تھی۔ نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ نے بھی بڑے احترام سے آپ کا ذکر کیا ہے۔ بھارت کے ہر حصہ میں آپ کے خلفا مریدین پھیلے ہوئے تھے۔[2]

امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ (المتوفیٰ ۱۱۷۶ھ) بھی اس سلسلہ کے شیخِ طریقت تھے۔ آپ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی اس سلسلہ کے لیے خدمات کا تذکرہ یُوں فرماتے ہیں:

---

[1] "موصوف کے بعد" کے الفاظ محلِ نظر ہیں کیونکہ شیخ ہدایت اللہ سرمست کا انتقال ۹۴۶ھ میں ہوا اور حاجی حمیدالدین حصور کا ۹۳۰ھ میں۔ اس کی بجائے "ان کی زندگی میں ہی موصوف کے خلیفہ" کے الفاظ ہونے چاہئیں۔

[2] شاہ محمد غوث گوالیاری، ص ۷، ۸ از ڈاکٹر محمد مسعود احمد مطبوعہ ۱۳۸۴ھ

Marfat.com

اما طریقہ شطاریہ دریں دیار ہمیں یک جہت ست، جہت شیخ محمد غوث گوالیر۔ و بحقیقت پیش از حضرت محمد غوث چنداں ایں طریق شہرت نداشت اوّل کسے کہ ایں طریقہ در ہندوستان از وے جاری شد عبداللہ شطاری ست۔ اوّل کسے کہ ایں طریقہ ابتدا کرد شیخ خداقلی ماوراالنہری ست[1]

ترجمہ: "طریقہ شطاریہ کی اس علاقہ میں صرف ایک شاخ ہے جو حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے ہے۔ درحقیقت حضرت محمد غوث عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ سے قبل یہ سلسلہ زیادہ مشہور نہ تھا۔ ہندوستان میں سب سے پہلے جس ہستی سے یہ سلسلہ جاری ہوا حضرت عبداللہ شطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ تھے۔ اس کی ابتدا حضرت شیخ خداقلی ماوراالنہری علیہ الرحمۃ سے ہوئی۔"

حضرت شاہ ولی اللہ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ کے درج بالا بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلسلہ شطاریہ اس خطہ برصغیر میں صرف حضرت محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے آگے بڑھا۔ اس میں شبہ نہیں کہ یہ اس سلسلہ کے اشہر مشاہیر مشائخ کرام سے ہیں لیکن اس سلسلہ کو صرف اسی شاخ میں منحصر قرار دینا درست نہیں کیونکہ عہد جہانگیری کے معروف مؤرخ شیخ محمد غوثی شطاری نے کئی ایک شاخوں کا ذکر فرمایا ہے۔[2]

حضرت شاہ محمد غوث قُدِّسَ سِرُّہٗ کے خلفاء کی بدولت یہ سلسلہ حجاز مقدس، جزائر انڈونیشیا، جاوا اور سماٹرا میں خوب پھیلا[3] نیز عراق، عرب و عجم اور توران میں بھی اس کو فروغ حاصل ہوا۔[4]

اس سلسلہ شریفہ کی وجہ تسمیہ کے متعلق مولانا محمد غوثی شطاری یوں تحریر فرماتے ہیں:

---

[1] انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ۔ ص ۱۶۵۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔

[2] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو گلزار ابرار۔ ص ۲۸۶، ۲۸۷۔

[3] شاہ محمد غوث گوالیاری۔ ص ۸۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد۔

[4] گلزار ابرار۔ ص ۲۸۵۔ محمد غوثی شطاری۔ مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ۔

Marfat.com

اس لقب کی خصوصیت، منازلِ طریقت کے طے کرنے میں تیز روی کے اعتبار سے ہے۔ العلم عند اللہ اور اس سلسلہ کے بعض اصحاب اور نیز دُوسرے لوگ لغت کی وضع پر نظر کر کے مذکورہ بالا طریقہ سے جو اس لقب کی وجہ پیدا کرتے ہیں یہ اقرب بہ صواب ہے۔[1]

یہی مصنف دوسری توجیہہ اس تسمیہ کی یوں لکھتے ہیں:

نیز اس مشرب کے بعض اکابر یہ بھی فرماتے ہیں کہ جو اولیاء اللہ بارِ جسم سے سبکدوش ہو چکے ہیں ان کی ارواح سے یہ گروہ فیض حاصل کرتا ہے اور پرورش پاتا ہے بدوں اس کے کہ جسمانی ملازمت اور مصاحبت کرے پس چونکہ یہ گروہ عالمِ مرکبات کو طے کر کے مجردات کے عالم میں معنوی سُرعت کے ساتھ جاتا ہے اس سبب سے اس گروہ کو شطار لقب دیا گیا ہے۔[2]

چنانچہ حضرت شیخ شاہ محمد غوث گوالیاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ، جو تقریباً تیس سلاسلِ طریقت میں صاحبِ اجازت و خلافت ہیں، نے بارہ سلاسل کے علاوہ باقی سلاسل کا فیض اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ کی ارواحِ مقدسہ سے پایا۔ تفصیل "سلاسلِ طریقت" کے باب میں ملاحظہ ہو۔

حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری رَحمۃُ اللہُ البَارِی اس سلسلہ کی تعریف و توصیف میں یُوں رطب اللسان ہیں:

مشرب شطار وہ مشرب ہے جو تمام مشارب سے اعلیٰ اور اعظم القدر ہے کہ بلا اس اصول کے اختیار کئے ہُوئے آدمی بارگاہِ رب العزت میں باریاب نہیں ہو سکتا۔ جس شخص کے نصیب میں سعادتِ ازلی ہے

---

[1] گلزارِ ابرار۔ محمد غوثی شطاری، مطبوعہ لاہور، ص ۲۸۶۔

[2] گلزارِ ابرار۔ محمد غوثی شطاری، مطبوعہ لاہور، ص ۲۸۶۔

Marfat.com

وہ ضرور اس مشربِ شریف سے مشرف ہوگا۔ اس مشرب کا جاننے والا سب مقربین سے زیادہ مرتبے والا ہوگا۔ [۱]

حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ کی اس سلسلہ شریفہ سے تعلق وعقیدت کی شدت اس اقتباس سے ظاہر ہے۔

حضرت شیخ بہاء الدین شطاری المتوفی ۱۹۲۱ھ نے اس سلسلہ کے متعلق ایک مستقل تصنیف فرمائی ہے "رسالہ شطاریہ" کے نام سے موسوم ہے آپ نے وصول الی اللہ کے تین معروف طریقے اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔

طریق اوّل : یہ طریقہ نیک لوگوں کا ہے وہ روزہ، نماز، حج اور جہاد وغیرہ ہے۔ اس طریق پر عمل کرنے والے بہت مدت کے بعد اپنے مقصود کا تھوڑا سا حصہ پالیتے ہیں۔

طریق ثانی : مجاہدہ اور ریاضت کرنے والوں کا ہے جو اپنے اخلاقِ رذیلہ وذمیمہ کو اچھے اخلاق اور تزکیۂ قلب سے تبدیل کرلیتے ہیں۔ یہ طریق پاکباز لوگوں کا ہے۔ اس طریق سے پہنچنے والے اس طریقہ سے زیادہ ہیں۔

طریق ثالث : اس طریقہ کو شطاریہ کہتے ہیں۔ اس طریقہ پر چلنے والے اپنے مقصود تک ابتداء ہی میں وہاں تک پہنچ جاتے ہیں جہاں تک دُوسرے طریقوں پر چلنے والے اخیر ہی میں پہنچتے ہیں اور یہ طریقہ پہلے دونوں طریقوں کی بہ نسبت اللہ تک پہنچانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ [۲]

نیز انہوں نے اس طریقۂ مُبارکہ کے دس اصول تحریر فرماتے ہیں جوکہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ توبہ ۲۔ زہد ۳۔ توکل ۴۔ قناعت ۵۔ عزلت ۶۔ توجہ الی اللہ ۷۔ صبر ۸۔ رضائے الٰہی ۹۔ ذکر ۱۰۔ مراقبہ [۳]

---

[۱] ترجمہ جواہر خمسہ۔ مترجم مولانا مرزا محمد بیگ نقشبندی، مطبوعہ مشہور پریس کراچی ۱۹۷۶ء، ص ۳۴۴

[۲] رسالہ شطاریہ از شیخ بہاء الدین شطاری بحوالہ اخبار الاخیار (ترجمہ اُردو) مطبوعہ کراچی، ص ۴۲۳

[۳] رسالہ شطاریہ از شیخ بہاء الدین شطاری بحوالہ اخبار الاخیار (ترجمہ اُردو) مطبوعہ کراچی، ص ۴۲۴

نوٹ: اخبار الاخیار میں ان اصول کی مختصر تشریح بھی منقول ہے اختصار کے پیش نظر اسے درج نہیں کیا گیا۔

Marfat.com

سلسلہ شطاریہ کے مزید تعارف کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔

۱۔ رسالہ شطاریہ از شیخ عبداللہ شطاری (المتوفی ۱۶۰۱ء) رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

۲۔ رسالہ شطاریہ از شیخ بہاء الدین شطاری (المتوفی ۹۲۱ھ) رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

۳۔ تذکرہ گلزار ابرار از شیخ محمد غوثی مانڈوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

۴۔ غوثیہ/اورادِ غوثیہ/اوراد غوث الاولیاء از شیخ محمد غوث گوالیاری المتوفی ۹۷۰ھ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

۵۔ جواہرِ خمسہ از شیخ محمد غوث گوالیاری (المتوفی ۹۷۰ھ) رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

۶۔ خزائن فتحیۃ الاسرار از شیخ قاضی فتح اللہ صدیقی (المتوفی ۱۰۸۸ھ) رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

۷۔ انتخاب جواہرِ خمسہ از شیخ علی شیر بنگالی

۸۔ اُردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، جلد ۱۱، مطبوعہ ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء

Marfat.com

سلاسلِ طریقت

حضرت شیخ المشائخ قاضی فتح اللہ صدیقی قُدِّسَ سِرُّہُ العَزِیز کا تعلق بنیادی طور پر سلسلہ عالیہ شطاریہ سے تھا۔ اسی کا سلوک آپ نے اپنے شیخ قدوۃ الاولیاء حضرت خواجہ محمد حسن رہتاسی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ کی زیرِ نگرانی کئی برسوں کے مجاہدات میں طے فرمایا تھا نیز خزائن فتحیۃ الاسرار میں بھی اسی سلسلہ کا سلوک آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ اس سلسلہ کے علاوہ تقریباً تیس سلاسلِ طریقت میں آپ اپنے شیخ عَلَیہِ الرَّحمَۃُ کے خلیفۂ مجاز اور جانشین تھے۔

سلسلہ شطاریہ کے سلوک کا دستور العمل نو درجات پر مشتمل ہے۔ پہلا درجہ اوراد کا ہے اور آخری درجہ بیعت و خلافت کے بیان میں ہے[1]۔ سلسلہ شطاریہ کے علاوہ جن سلاسل میں آپ صاحبِ ارشاد تھے اُن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ نے لکھا ہے :

جَعَلَ فِی الغَوثِیَّۃِ السَّلَاسِلَ کُلَّھَا ثَلَاثِیْنَ سِلسِلَۃً اَلشَّطَّارِیُّ وَغَیرُھَا۔ [2]

ترجمہ : غوثیہ میں شاہ محمد غوث رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ نے اپنے سلاسل تیس بنائے ہیں شطاری وغیرہ۔

حضرت خواجہ فتح اللہ شطاری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ نے اپنی تالیف خزائن فتحیۃ الاسرار میں

---

[1] درجاتِ تسعہ کی تفصیل خزائن فتحیۃ الاسرار میں مذکور ہے۔

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار قلمی۔ ص ۱۵۱

Marfat.com

ان تیس سلاسل کی تفصیل درج نہیں فرمائی۔ اس کی تفصیل کے لیے غوثیہ کی تلاش شروع ہوئی۔ پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب مَدَّظِلُّہٗ نے حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا تذکرہ لکھا اور شائع کیا ہے جس میں اس کتاب کے حوالے درج تھے۔ ان سے بذریعہ خط رابطہ قائم کیا تو انہوں نے تحریر فرمایا:

حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کی تصنیف کا نام اوراد غوثیہ (۹۴۹ھ) ہے۔ شاید غوثیہ سے مراد یہی کتاب ہوگی۔ احقر نے اس کے مطبوعہ نسخہ (۱۳۱۲ھ) سے استفادہ کیا تھا جو محترم خطیر الدین شاہ شطاری نے عنایت فرمایا تھا۔ استفادے کے بعد اُن کو دے دیا گیا۔ [۱]

ایک اور مکتوب میں انہوں نے یُوں لکھا:

"سید خطیر الدین شاہ شطاری نہایت ہی مخلص انسان ہیں..... وہ دفتر میں ملازم تھے اب ریٹائرڈ زندگی گزار رہے ہیں۔ عالم نہیں صاحبِ نسبت عالی ہیں"۔

نیز اسی خط میں لکھا:

"آپ کا مراسلہ ایر دگرام جناب خطیر الدین شاہ شطاری کو ارسال کر دیا گیا ہے اور اورادِ غوثیہ کے لیے ان کو تاکید کر دی ہے"۔ [۲]

جناب خطیر الدین شاہ شطاری کو اورادِ غوثیہ مہیّا کرنے کے لیے لکھا تو انہوں نے یُوں تحریر فرمایا:

حسبِ ارشاد اورادِ غوثیہ کی فوٹوسٹیٹ کاپی تیار ہو رہی ہے جو بہت جلد آپ کو روانہ کر دی جاوے گی لیکن اتنا ضرور عرض کروں گا کہ اس

---

[۱] مکتوب محررہ ۲۰ ستمبر ۱۹۷۷ء بنام راقم عُفِیَ عَنْہُ

[۲] مکتوب محررہ ۲ اکتوبر ۱۹۷۷ء بنام راقم عُفِیَ عَنْہُ

Marfat.com

سلسلہ میں کسی قسم کی زحمت گوارہ نہ کرتے ہُوئے فقیر کو ثواب سے محروم
کرنے کی کوشش نہ کریں۔ ؎

الغرض ہر دو بزرگوں کی عنایت سے اورادِ غوثیہ کا عکس موصول ہُوا جس کے لیے راقم الحروف ان کا سپاس گزار ہے۔ بعد میں حضرت شاہ صاحب نے کمالِ مہربانی سے اس کا مطبوعہ اُردو ترجمہ بھی ارسال فرما دیا۔ جو ان کی کوششوں سے چھپا ہے۔ جَزَاہُ اللّٰہُ خَیْرًا

حضرت شاہ محمد غوث قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز نے سلاسل کی تفصیل کے بیان میں اپنے اسمِ گرامی سے آغاز فرمایا ہے۔ راقم الحروف عُفِیَ عَنْہُ نے حضرت قاضی فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے مشائخ کرام کے اسمارِ مبارکہ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ تک تحریر کر دیئے ہیں لیکن تاحال یہ تحقیق نہیں ہو سکی کہ حضرت خواجہ محمد یعقوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ براہِ راست حضرت خواجہ گوالیاری قُدِّسَ سِرُّہٗ کے خلفاء سے ہیں یا درمیان میں کوئی اور واسطہ بھی ہے۔ بہرحال جو کچھ میسّر ہے ہدیہ ناظرین ہے۔ لعل اللہ یحدث بعد ذلك امرا۔

؎ مکتوب محررہ از کراچی ۷، نومبر ۱۹۷۰ء بنام راقم عُفِیَ عَنْہُ

نوٹ: جناب سید حظیر الدین شطاری حضرت شاہ محمد غوث کی اولادِ امجاد سے ہیں اور قاسم آباد کالونی کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔

Marfat.com

ا۔سلسلہ عالیہ شطّاریہ

حضرت قاضی فتح اللہ صدیقی میرپوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ
حضرت خواجہ مُحمّد حسن رہتاسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ
حضرت خواجہ مُحمّد یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ

حضرت خواجہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ
حضرت خواجہ ظہور حاجی حُضُور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ
حضرت خواجہ ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ
حضرت خواجہ قاضن شطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ
حضرت خواجہ عبداللہ شطّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ
حضرت خواجہ مُحمّد عارف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ
حضرت خواجہ مُحمّد عاشق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ
حضرت خواجہ خدا قلی ماوراء النہری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ
حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ
حضرت خواجہ ابوالمظفر مولانا ترک طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ
حضرت خواجہ اعز عشقی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ مُحمّد مغربی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ
حضرت خواجہ بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ
حضرت امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ عَنہُ
حضرت امام مُحمّد باقر رَضِیَ اللہُ عَنہُ
حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عَنہُ

Marfat.com

حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنۂُ
حضرت امیر المومنین علی رَضِیَ اللہُ عَنۂُ
حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ [1]

---

[1] (۱) اورادِ غوثیہ۔ فارسی، ص ۸۷
(۲) ایضاً، اردو ترجمہ، ص ۱۲۷

Marfat.com

۲۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ (I)

حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صدیقی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ محمد حسن رہتاسی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ محمد یعقوب قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔

حضرت خواجہ محمد غوث گوالیاری قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ ظہور حاجی حضور قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ قاضن شطاری قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ محمد بن غیاث قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ معین الاسلام قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ حسام الدین مانکپوری قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ نور قطب عالم قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ علاء الحق لاہوری قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ اخی سراج عثمان اودھی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ معین الدین چشتی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ عثمان ہارونی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ حاجی شریف زندانی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔

Marfat.com

حضرت خواجہ مودود چشتی قُدِسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ یوسف چشتی قُدِسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ محمد چشتی قُدِسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ احمد قطب الدین چشتی قُدِسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ ابواسحاق چشتی قُدِسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ ممشاد ابوسحاق علوی دینوری قُدِسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ ہبیرہ بصری قُدِسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی قُدِسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ سُلطان ابراہیم ادھم قُدِسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ فضیل بن عیاض قُدِسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید قُدِسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت خواجہ حسن بصری قُدِسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز۔
حضرت امیرالمومنین علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔
حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ ؎

؎ (۱) اورادِ غوثیہ، ص ۸۸-۸۹

(۲) ترجمہ اورادِ غوثیہ، ص ۱۲۷ تا ۱۲۹

Marfat.com

۳۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ (II)

حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صدیقی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

حضرت شیخ محمد حسن رہتاسی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

حضرت خواجہ محمد یعقوبؒ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

حضرت خواجہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

حضرت خواجہ ظہور حاجی حضور رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

حضرت خواجہ ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

حضرت خواجہ قاضن شطاری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ میراں سید زاہد، رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

حضرت خواجہ عیسٰے جون پوری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

حضرت خواجہ فتح اللہ چشتی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

حضرت خواجہ صدر الدین شہاب ناگوری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

حضرت خواجہ نصیر الدین محمود دہلی چراغ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ [1]

اس کے بعد مشائخ کرام کے اسماء مبارکہ سلسلہ عالیہ چشتیہ (I) میں ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] (۱) اورادِ غوثیہ، ص ۸۹، ۹۰

(۲) ترجمہ اورادِ غوثیہ، ص ۱۲۹، ۱۳۰

Marfat.com

۴۔ سلسلہ عالیہ فردوسیہ

حضرت شیخ قاضی فتح اللہ صدیقی رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡهِ
حضرت شیخ محمد حسن رہتاسی رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡهِ
حضرت شیخ محمد یعقوبؒ رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡهِ
حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡهِ
حضرت شیخ ظہور حاجی حضور رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡهِ
حضرت شیخ ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡهِ
حضرت شیخ محمد قاضن رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡهِ
حضرت شیخ ایوبؒ کاہی رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡهِ
حضرت شیخ محمد بہرام بہاری رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡهِ
حضرت شیخ حسن بن حسین مغربی شمس بلخی رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡهِ
حضرت شیخ مظفر شمس بلخی رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡهِ
حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡهِ
حضرت شیخ عین الدین فردوس رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡهِ
حضرت شیخ رکن الدین فردوس رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡهِ
حضرت شیخ بدر الدین سمرقندی رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡهِ
حضرت شیخ سیف الدین باخرزی رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡهِ
حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡهِ
حضرت شیخ ضیاء الدین ابونجیب رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡهِ
حضرت شیخ وجیہہ الدین ابوحفص رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡهِ
حضرت شیخ محمد بن عبداللہ المعروف بعمویہ رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡهِ

Marfat.com

حضرت شیخ احمد اسود دینوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت شیخ ممشاد علوی دینوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت شیخ جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت شیخ سری سقطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت شیخ معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت امام علی موسیٰ رضا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
حضرت امام موسیٰ کاظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
حضرت امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
حضرت امام محمد باقر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ ۲

---

۱ (۱) اورادِ غوثیہ ، ص ۹۰ ، ۹۱

۲ (۲) ایضاً ، اردو ترجمہ ، ص ۱۳۰ ، ۱۳۱

Marfat.com

۵۔ سلسلہ عالیہ سُہروردیہ (I)

حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ محمد حسن رہتاسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ محمد یعقوبؒ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ ظہور حاجی حضور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ قاضن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ رُکن الدین جونپوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہؒ تاج الدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ مخدوم جہانیاں سید جلال بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ رُکن الدین ابوالفتح بہاء الدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ صدر الدین ابوالفضل بہاء الدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ ابوالبرکات بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ شہاب الدین سُہروردی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ ضیاء الدین ابونجیب سُہروردی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ وجیہہ الدین ابوحفص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ محمد المعروف بعمویہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ احمد اسود دینوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ ممشاد علوی دینوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

Marfat.com

حضرت خواجہ سری سقطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

حضرت خواجہ معروف کرخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

حضرت خواجہ داؤد طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

حضرت خواجہ حبیبؔ عجمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

حضرت خواجہ حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ[1]

---

[1] (۱) اورادِ غوثیہ ، ص ۹۱، ۹۲

(۲) ایضاً اُردو ترجمہ، ص ۱۳۱، ۱۳۲

Marfat.com

٦۔ سلسلہ عالیہ سُہروردیہ (II)

حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ مُحمّد حسن رہتاسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ مُحمّد یعقوبؒ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ ظہور حاجی حضُور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ مُحمّد قاضن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہؒ رحمتُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہؒ عمر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ حُسین رنگ پوش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہؒ نقی الدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ احمد دمشقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ شہابُ الدین سُہروردی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ ضیاءالدین ابو نجیب سُہروردی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ وجیہہ الدین ابو حفص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ مُحمّد المعروف بہ عمویہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ احمد اسود دینوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہؒ ممشاد علوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ جُنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ سری سقطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

Marfat.com

حضرت خواجہ معروف کرخی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ
حضرت خواجہ داؤد طائی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ
حضرت خواجہ حبیب عجمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ
حضرت خواجہ حسن بصری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ
حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ
حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ[1]

---

[1] (۱) اورادِ غوثیہ، ص ۹۲، ۹۳

[2] (۲) اورادِ غوثیہ، اردو ترجمہ، ص ۱۳۲، ۱۳۳

Marfat.com

۷۔ سلسلہ عالیہ قادریہ

حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صدیقی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ محمد حسن رہتاسی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ محمد یعقوب قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ محمد غوث گوالیاری قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ ظہور حاجی حضور قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ محمد قاضن شطاری قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ عبدالوہاب قادری قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ عبدالرؤف قادری قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ محمود قادری قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ عبدالغفار صدیقی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ محمد قادری قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ علی حسینی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ جعفر احمد حسینی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ ابراہیم حسینی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ عبداللہ حسینی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ عبدالرزاق قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ غوث اعظم عبدالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ ابوسعید بن مبارک مخزومی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ ابوالحسن علی قرشی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز

Marfat.com

حضرت خواجہ یوسف بن یوسف طرطوسی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ احمد عبدالعزیز یمنی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ ابوبکر عبداللہ شبلی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ جُنید بغدادی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ سری سقطی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ معروف کرخی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت امام علی موسیٰ رضا قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت امام موسیٰ کاظم قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت امام جعفر صادق قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت امام محمّد باقر قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت امام زین العابدین قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت امام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
حضرت امیرالمومنین علی المرتضٰے رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
حضرت سیّدنا محمّد رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ۔[1]

---

[1] (۱) اورادِ غوثیہ، ص ۹۳، ۹۴

(۲) اورادِ غوثیہ اُردو ترجمہ، ص ۱۳۳، ۱۳۴

Marfat.com

۸۔ سلسلہ عالیہ طیفوریہ معروف بہ مداریہ

حضرت شیخ قاضی فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت شیخ مُحَمّد حسن رہتاسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت شیخ مُحَمّد یعقوبؒ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت شیخ مُحَمّد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت شیخ ظہور حاجی حضور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت شیخ ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت شیخ محمد قاضن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت شیخ حسام الدین مانکپوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت شیخ بدیع الدین مدار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت شیخ ظہور شامی طیفور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت شیخ عین الدین شامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت شیخ عبداللہ علمبردار حضرت محمد مصطفیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
حضرت سیدنا مُحَمّد رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ [1]

---

[1] (۱) اورادِ غوثیہ، ص ۹۴، ۹۵
(۲) اورادِ غوثیہ، اُردو ترجمہ، ص ۱۳۴

Marfat.com

۹۔ سلسلہ عالیہ اویسیہ

حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ محمد حسن رہتاسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ محمد یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ ظہور حاجی حضور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ علی شیرازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ عبد اللہ مصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ اویس قرنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔ [1]

---

[1] (۱) اورادِ غوثیہ، ص ۹۵
(۲) اورادِ غوثیہ، اُردو ترجمہ، ص ۱۳۵

Marfat.com

١٠۔ سلسلہ عالیہ فردوسیہ

حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صدیقی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ محمد حسن رہتاسی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ محمد یعقوب قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ محمد غوث گوالیاری قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ ظہور حاجی حضور قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ ابو الفتح ہدایت اللہ سرمست قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ کریم الدین اودھی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ جمال الدین قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ محمد علاء قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ علاء بدایونی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ شرف الدین یحییٰ منیری قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ نجیب الدین فردوسی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ رکن الدین فردوسی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ بدر الدین سمرقندی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ سیف الدین باخرزی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ نجم الدین کبریٰ قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ ضیاء الدین ابو نجیب قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ وجیہہ الدین ابو حفص قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ محمد بن عبداللہ معروف بہ عمویہ قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ احمد اسود دینوری قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز

Marfat.com

حضرت خواجہ ممشاد علی دینوری قُدِّسَ سِرُّہُ العزیز
حضرت خواجہ جُنید بغدادی قُدِّسَ سِرُّہُ العزیز
حضرت خواجہ سری سقطی قُدِّسَ سِرُّہُ العزیز
حضرت خواجہ معروف کرخی قُدِّسَ سِرُّہُ العزیز
حضرت امام علی موسیٰ رضا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
حضرت امام موسیٰ کاظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
حضرت امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
حضرت امام مُحمّد باقر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
حضرت امام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
حضرت امیرالمومنین علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
حضرت سیّدنا مُحمّد رسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ [۱]

---

[۱] (۱) اورادِ غوثیہ، ص ۹۵، ۹۶

(۲) اورادِ غوثیہ اُردو ترجمہ، ص ۱۳۵، ۱۳۶

Marfat.com

۱۱۔ سلسلہ عالیہ خلوتیہ

حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ مُحَمّد حسن رہتاسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ مُحمّد یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ ظہور حاجی حضور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ مُحَمّد قاضن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ عبداللہ شطار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ منظفر سرکالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ ابراہیم عشقبازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ سید میراں نظام الدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ مُحَمّد خلوتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ نجم الدین خوارزمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ عماد بن قاضی عبداللہ بدس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقادر سُہروردی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ احمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ ابوبکر نساج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ ابوالقاسم کرکانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ عثمان مغربی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ ابوعلی کاتب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

Marfat.com

حضرت خواجہ جُنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت خواجہ سری سقطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت خواجہ معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت خواجہ حبیب عجمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت خواجہ حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت امیرالمومنین علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ[1]

---

[1] (۱) اورادِ غوثیہ ، ص ۹۶، ۹۷

(۲) اُردو ترجمہ اورادِ غوثیہ ، ص ۱۳۶، ۱۳۷

Marfat.com

۱۲۔ سلسلہ عالیہ موحدیہ ربانیہ

حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ مُحمّد حسن رہتاسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ مُحمّد یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ ظہور حاجی حضُور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ محمد قاضن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ عبداللہ شطار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ سید علی موحد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ زین الدین خوارزمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ سید عبدالرحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ جمال الدین محمُود اصفہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ عبدالصمد نظری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ علی مرعشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ شہابُ الدین سہروردی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ ضیاء الدین ابوالنجیب سُہروردی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ وجیہہ الدین ابوحفص عمر سُہروردی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ محمد بن عبداللہ المعروف بہ عمویہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ احمد اسود دینوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ ممشاد علی دینوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

Marfat.com

حضرت خواجہ جُنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت خواجہ سری سقطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت خواجہ معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت خواجہ داوٗد طائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت خواجہ حبیب عجمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت خواجہ حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت امیرالمومنین علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

حضرت سیدنا مُحمّد رسُول اللہ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن[1]

---

[1] (۱) اورادِ غوثیہ، ص ۹۷، ۹۸

(۲) اورادِ غوثیہ اُردو ترجمہ، ص ۱۳۷، ۱۳۸

Marfat.com

درج بالا بارہ سلاسل میں حضرت خواجہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو خلافت اپنے شیخ طریقت حضرت سلطان الموحدین شیخ ظہور حاجی حضور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے حاصل تھی۔ اور مندرجہ ذیل سلاسل میں آپ نے اویسی طریقہ سے مختلف وصال یافتہ اولیاء کرام سے فیض پایا ہے اور خلافت سے نوازے گئے۔

۱۳۔ سلسلہ عالیہ اویسیہ بسطامیہ

حضرت خواجہ فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ محمد حسن رہتاسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ محمد یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
حضرت امام محمد باقر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

نوٹ: مکاشفہ میں حضرت بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے بارشاد حضرت رسالت پناہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اپنا خرقہ مبارک حضرت شاہ محمد غوث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو عطا فرمایا۔ [1]

---

[1] (۱) اورادِ غوثیہ ۔ ص ۹۵ تا ۱۰۱
(۲) اورادِ غوثیہ اردو ترجمہ ، ص ۱۴۲

Marfat.com

۱۴۔ سلسلہ عالیہ اویسیہ قاضنیہ

حضرت شیخ فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت شیخ محمد حسن رہتاسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت شیخ محمد یعقوبؒ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت شیخ قاضن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

سلسلہ عالیہ کے بقیہ مشائخ کرام رَحْمَہُمُ اللہُ اَجْمَعِیْنَ کے اسمار گرامی کے لیے ملاحظہ ہو سلسلہ شریفہ نمبر۱، نمبر۲، نمبر۳، نمبر۴، نمبر۵، نمبر۶، نمبر۷، نمبر۸، نمبر۱۱، نمبر۱۲۔ یہ ایک سلسلہ درحقیقت دس سلاسلِ طریقت ہیں۔

مکاشفہ میں حضرت شیخ قاضن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے حضرت شاہ محمد غوث عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ کو جامہ عشقیہ زیب تن کرایا۔[1]

---

[1] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو۔

I۔ اورادِ غوثیہ، ص ۱۰۱

II۔ اورادِ غوثیہ، اُردو ترجمہ، ص ۱۴۲

Marfat.com

۱۵۔ سلسلہ عالیہ اویسیہ

حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ مُحَمَّد حسن رہتاسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ مُحَمَّد یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ اویس قرنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
حضرت سیدنا مُحَمَّد رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

بحالتِ کشف حضرت اویس قرنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنا کرتا مُبارک اتار کر حضرت خواجہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو پہنایا۔ [1]

---

[1] مکاشفہ کی تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو:

I۔ اورادِ غوثیہ، ص ۱۰۱، ۱۰۲

II۔ اورادِ غوثیہ، اُردو ترجمہ، ص ۱۴۴

Marfat.com

۱۶۔ سلسلہ عالیہ اویسیہ فریدیہ

حضرت شیخ المشائخ قاضی فتح اللہ صدیقی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ
حضرت خواجہ محمد حسن رہتاسی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ
حضرت خواجہ محمد یعقوب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ
حضرت خواجہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ
حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

سلسلہ شریف کے باقی مشائخ عظام رَحِمَهُمُ اللهُ اَجْمَعِيْنَ کے اسمائے گرامی کے لیے ملاحظہ ہو سلسلہ عالیہ نمبر۲، نمبر۳۔

مکاشفہ میں حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اپنا پیراہن مبارک آپ کو پہنایا۔ [۱]

---

[۱] مکاشفہ کی تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو:
اورادِ غوثیہ اردو ترجمہ، ص ۱۴۴

Marfat.com

۱۷۔ سلسلہ عالیہ اویسیہ سہروردیہ

حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ مُحمّد حسن رہتاسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ مُحمّد یعقوبؒ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ محمدؒ غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ شہاب الدین سُہروردی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

باقی مشائخ کرام کے اسمارِ مُبارکہ کے لیے ملاحظہ ہو سلسلہ عالیہ نمبر۵، نمبر۶، نمبر۱۲۔
کشفی حالت میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے آپ کو اپنی قبا سے نوازا اور آپ کے زیب تن کی۔[۱]

[۱] مکاشفہ کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو:
اورادِ غوثیہ اُردو ترجمہ، ص ۱۴۶

Marfat.com

۱۸۔ سلسلہ عالیہ اویسیہ قادریہ

حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت خواجہ محمد حسن رہتاسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت خواجہ محمد یعقوب رحمۃ اللہ عَلَیْہِ

حضرت خواجہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت غوث اعظم سید عبد القادر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت سیدنا غوث اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے اُوپر سلسلہ شریفہ کے اسماء عظام کے لیے ملاحظہ ہو سلسلہ شریفہ نمبر ۷۔

بحالتِ کشف حضور سیدنا غوث اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنا پیراہن مُبارک حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو پہنایا۔ [1]

---

[1] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو:
اورادِ غوثیہ اُردو ترجمہ ص ۱۴۸

Marfat.com

۱۹۔ سلسلہ عالیہ اویسیہ فردوسیہ مُنیَریہ

حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ
حضرت خواجہ مُحمد حسن رہتاسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ
حضرت خواجہ مُحمد یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ
حضرت خواجہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ
حضرت خواجہ شرف الدین احمد یحیٰی منیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ

سلسلہ شریفہ کے مشائخ کرام کے باقی اسماء کے لیے ملاحظہ ہوں سلسلہ شریفہ نمبر۴، نمبر۱۰۔

کشف و رؤیا میں حضرت خواجہ شرف الدین احمد یحیٰی منیری قُدِّسَ سِرُّہٗ نے اپنا پیراہن مُبارکہ اور ایک حمائل عطا فرمائی۔ [1]

---

[1] مکاشفہ کی تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو:
اورادِ غوثیہ اُردو ترجمہ، ص ۱۴۸

Marfat.com

۲۰۔ سلسلہ عالیہ اویسیہ سُہروردیہ

حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صدیقی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ مُحَمّد حسن رہتاسی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ مُحَمّد یعقوبؒ قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ محمد غوث گوالیاری قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز
حضرت خواجہ بہاء الدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز

باقی اسمائے مُبارکہ کے لیے سلسلہ شریفہ نمبر ۵ ملاحظہ ہو۔

مکاشفہ میں حضرت شیخ بہاء الدین زکریا مُلتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنا پیراہن آپ کو زیبِ تن کرایا۔ [۱]

---

[۱] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو:
اورادِ غوثیہ اُردو ترجمہ، ص ۱۴۸، ۱۴۹

Marfat.com

۱۲۔ سلسلہ عالیہ اویسیہ چشتیہ نظامیہ

حضرت شیخ قاضی فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ
حضرت شیخ محمد حسن رہتاسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ
حضرت شیخ محمد یعقوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ
حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ
حضرت حاجی چراغِ ہندوستاں رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ نصیرالدین چراغ دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے بعد مشائخ کرام کے اسمائے شریفہ عالیہ نمبر ۲ میں ملاحظہ فرمائیں۔

حالتِ کشف میں حضرت چراغِ ہندوستان نے آپ کو خرقۂ خلافت مرحمت فرمایا اور علاقہ کی ولایت سے نوازا۔ ؎۱

؎۱ تفصیل ادرادِ غوثیہ (اردو ترجمہ) ص ۱۴۹ میں ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

۲۲۔ سلسلہ عالیہ اویسیہ چشتیہ نظامیہ II

حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صدیقی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز

حضرت خواجہ مُحمّد حسن رہتاسی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز

حضرت خواجہ مُحمّد یعقوب قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز

حضرت خواجہ محمد غوث گوالیاری قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز

حضرت خواجہ نُور قطبؒ عالم قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز

بقیہ مشائخ کرام کے اسمائے مُبارکہ کے لیے سلسلہ شریفہ نمبر۲ ملاحظہ ہو۔

مکاشفہ میں حضرت خواجہ نُور قطبِ عالم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنا پیرہن عطا فرمایا۔ [1]

---

[1] تفصیلات اوراد غوثیہ (اُردو ترجمہ) ص ۱۴۹، ۱۵۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

۲۳۔ سلسلہ عالیہ اویسیہ چشتیہ نظامیہ III

حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت خواجہ محمد حسن رہتاسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت خواجہ محمد یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت خواجہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

مزید تفصیل کے لیے سلسلہ عالیہ نمبر۲، نمبر۳ ملاحظہ ہوں۔

بحالتِ کشف حضرت خواجہ محبوب الٰہی دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنا جامۂ خلافت آپ کو عطا فرمایا۔ [۱]

---

[۱] تفصیل کے لیے اورادِ غوثیہ (اردو ترجمہ) ص ۱۵۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

۲۴۔ سلسلہ عالیہ اویسیہ فریدیہ

حضرت شیخ فتح اللہ صدیقی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ

حضرت شیخ محمد حسن رہتاسی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ

حضرت شیخ محمد یعقوب رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ

حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ

حضرت شیخ فرید الدین عطار رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ

حضرت خواجہ فرید الدین عطار رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ نے کشف میں اپنا پیرہن مبارکہ پہنایا۔[۱]

---

[۱] تفصیلات کے لیے اورادِ غوثیہ (اردو ترجمہ) ص ۱۵۲ ملاحظہ

Marfat.com

۲۵۔ سلسلہ عالیہ اویسیہ معینیہ

حضرت شیخ فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ
حضرت شیخ محمد حسن رہتاسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ
حضرت شیخ مُحمّد یعقوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ
حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ قاضی معین الدین قتال رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

بحالتِ کشف آپ نے اپنا پیراہن شاہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو عطا فرمایا۔ [۱]

---

[۱] اورادِ غوثیہ، اُردو ترجمہ، ص۱۵۰ تا ۱۵۲ پر مکاشفہ کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

۲۶۔ سلسلہ عالیہ اویسیہ نبویہ I

حضرت شیخ قاضی فتح اللہ صدیقی قُدِّسَ سِرُّہٗ
حضرت شیخ مُحمّد حسن رہتاسی قُدِّسَ سِرُّہٗ
حضرت شیخ مُحمّد یعقوب قُدِّسَ سِرُّہٗ
حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری قُدِّسَ سِرُّہٗ
حضرت سیدنا مُحمّد مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

مکاشفہ میں سرکارِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے کفن مُبارک کے اُوپر کی چادر عطا فرما کر اپنی خلافت سے سرفراز فرمایا اور ایک حمائل شریف بھی عطا فرمائی [1]

---

[1] اورادِ غوثیہ، اُردو ترجمہ، ص ۱۵۳ پر مکاشفہ کی تفصیلات ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

۲۷۔ سلسلہ عالیہ اویسیہ نبویہ II

حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ مُحمّد حسن رہتاسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ مُحمّد یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت سیدنا مُحمّد رسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
بحالتِ کشف حضرت رسالتِ مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اپنی دستارِ مُبارک آپ کو مرحمت فرمائی۔ [1]

---

[1] اورادِ غوثیہ، اُردو ترجمہ۔ ص ۱۵۵، ۱۵۶ پر مکاشفہ کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

۲۸۔ سلسلہ عالیہ اویسیہ نبویہ III

حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت خواجہ محمد حسن رہتاسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت خواجہ محمد یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت خواجہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حضرت سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے بحالتِ کشف آپ کو اپنا جُبّہ مبارک عطا فرمایا۔[1]

سلسلہ شریفہ نمبر ۲۷، نمبر ۲۸ میں مذکور سرکار دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے عطیات جُبّہ و دستار اگرچہ ایک ہی واقعہ میں عطا ہوئے لیکن راقم الحروف عُفِیَ عَنْہُ نے دو عطیات کے باعث ہر عطیہ کو علیحدہ اجازت و خلافت پر محمول کیا ہے۔

[1] اورادِ غوثیہ، اردو ترجمہ، ص ۱۵۵ پر کشف کی تفصیلات ملاحظہ ہوں۔

Marfat.com

۲۹۔ سلسلہ عالیہ اویسیہ نبویہ IV

حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ مُحَمَّد حسن رہتاسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ مُحَمَّد یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت خواجہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
حضرت رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

بحالتِ کشف حضرت رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت خواجہ سید رفیع الدین کی وساطت سے آپ کو دستار مُبارکہ مرحمت فرمائی۔ [1]

[1] اورادِ غوثیہ، اُردو ترجمہ، ص ۱۵۶ پر کشف کی تفصیلات ملاحظہ ہوں۔

Marfat.com

۳۰۔ سلسلہ عالیہ معراجیہ

حضرت شیخ قاضی فتح اللہ صدیقی قُدِّسَ سِرُّہُ العَزِیز
حضرت شیخ محمد حسن رہتاسی قُدِّسَ سِرُّہُ العَزِیز
حضرت شیخ محمد یعقوب قُدِّسَ سِرُّہُ العَزِیز
حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری قُدِّسَ سِرُّہُ العَزِیز

اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کے مناسبِ حال معراج سے نوازا۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو اورادِ غوثیہ [1]

مذکورہ بالا تیس سلاسل جو فی الحقیقت ۳۹ سلاسل ہیں[2] کے علاوہ بھی حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ کو مختلف مشائخ کرام سے فیضان حاصل تھا۔ چنانچہ خود تحریر فرماتے ہیں:

> باقی خلافتِ اصحاب و درویشاں کے بارے میں تفصیلات میرے ذہن سے نکل گئیں اس لیے انہیں تحریر بھی نہیں کرسکا۔ [3]

---

[1] اورادِ غوثیہ اُردو ترجمہ ص ۱۵۶ تا ۱۷۰

[2] چودھویں سلسلہ طریقت پر نوٹ ملاحظہ ہو۔

[3] I ۔ اورادِ غوثیہ اُردو ترجمہ، ص ۱۵۶
II ۔ اورادِ غوثیہ۔ فارسی ، ص ۱۰۸

Marfat.com

خزائن فتحیۃ الاسرار اور اس کے مآخذ

خزائن فتحیۃ الاسرار بنیادی طور پر سلسلہ مبارکہ شطاریہ کے سلوک کا دستور العمل ہے لہٰذا اس کے بیشتر حصہ کا تعلق اسی مضمون سے ہے۔ لیکن اس کے علاوہ پند و نصائح، مسائلِ فقہیہ، فضائلِ اعمال، ابطالِ مذاہبِ باطلہ، احقاقِ حق، سوانحِ مشائخِ کرام، اُن کے مجاہدات اور ملفوظات اور دیگر تاریخی معلومات بھی کتاب میں مندرج ہیں۔

کتاب مذکور میں سلوک سے متعلق مضامین ان تین کتابوں سے ماخوذ ہیں:

۱۔ غوثیہ۔ تالیف حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

۲۔ راحۃ الروح۔ تالیف حضرت سید علاء الدین کنتوری[۱] رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

۳۔ حرزِ یمانی۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سے منقول دُعاؤں کا مجموعہ

---

[۱] کنتور، تحصیل فتح پور، ضلع نواب گنج (اُتر پردیش، انڈیا) میں ایک قصبہ ہے۔

حضرت علاء الدین کنتوری علیہ الرحمہ کے بارے میں عبداللہ خویشگی قصوری لکھتا ہے:

خلیفہ و مُرید قطب المشائخ است۔ و نامِ پدرِ اُو سید عز الدین و کوبند کہ جدِ او سید شرف الدین نیشاپوری با برادری کہ سید محمد نام داشت۔ در حادثہ ہلاکون از ملک خراسان برآمدہ و در دیار ہندوستان رسید و میر سید محمد بطرف بنگالہ رفت و در دیار سلطنت کور متوطن شد۔ و میر سید شرف الدین در قصبہ کنتور مقیم گشت۔ تا آنکہ ازیں عالم نقل کرد۔ بعد از وی سید عز الدین بجای پدر قائم مقام گشت۔ از وی پسری رشید سید علاء الدین دران قصبہ متولد گشت۔ و بعد ازان تحصیل انواع علوم نقلی و عقلی کرد بعد ازان بصحبت حضرت شیخ نصیر الدین محمود اودہی پیوست و خرقہ خلافت یافت۔ و بعضی مدعیان بخدمت سلطان محمد تغلق شاہ حقیقت میر سید علاء الدین بنوعی دیگر رسانیدند۔ سلطان محمد تغلق شاہ میر سید علاء الدین را بحضورِ خود طلب داشت۔ و چون سیما ولایت و سیادت روشن دید نتوانست

باقی اگلے صفحہ پر

Marfat.com

غوثیہ / اورادِ غوثیہ / اوراد غوث الاولیاء[1] کا سن تالیف ۹۴۹ھ ہے۔ خود مصنفِ غوثیہ کا بیان ہے :

ایں اوراد در قلعۂ جانپانیر بقلم آمد بایں معنی کہ چوں مختصر باشد در سفر و حضر

پچھلے صفحہ سے آگے

کہ با او تعرض کند بلکہ درخواستِ صحبت کرد۔ میر قبول نفرمود سُلطان گفت اگر خود نباشد ہر دو پسران خود را بنزدمن گذارید۔ ہر دو پسرانِ خود را یکی سید عزالدین دوم سید جمال الدین را بخدمتِ بادشاہ گذاشت۔ و خود بجانب کنتور مراجعت کرد۔ بعد از چند روز سلطان لشکر بجانبِ کشمیر کشید و انجا قحطی عظیم روی داد۔ بعضی مدعیان گفتند کہ سید زادہا کیمیاگر اند سُلطان در غضب شد میر سید عزالدین را بحضورِ خود طلب کرد و پی تحقیق مقتول ساخت۔ و بعد از کشتن وی بسیار خجالت کشید کہ پدرِ ایشان بمن سپردہ بود۔ برای دفع خجالت سید جمال الدین برادرِ خورد او را بجانب وطن رخصت فرمود۔ و چند مواضع را مثال نوشتہ بجہت خرج خانقاہ عطا کرد۔ چوں در دہلی رسید حضرت قطبُ المشائخ استقبال کردہ او را در خانہ خود آورد۔ بعد ازاں فرمود کہ میر سید علاءالدین ہمین ساعت برحمت حق پیوست۔ فاتحہ بخوانیم۔ چوں تحقیق کردند ہمان وقت نقل کردہ بود۔ پس سید جلال الدین را تلقین کرد و خرقۂ خلافت با مثال خواجگان چشت قدس اللہ اسرارہم مرحمت فرمود و بجانب وطن روان ساخت۔ و وی مثال چند دیہ کہ از سلطان محمد یافتہ بود و پیش حضرت شیخ نہاد۔ حضرت شیخ از جملہ آن مواضع بر دو دیہ صرف میکشید یکی جرولی دوم ردلی پس ایں دو موضع تا ایں روز در تصرف میر سید جمال الدین کاین اند و حضرت میر سید اشرف جہانگیر سمنانی در لطائف اشرفی فرمودہ کہ ساداتِ کنتور صحیح النسب اند در صحبتِ ایشاں ہیچ شکی نیست۔ و مرقد سید علاءالدین در قصبہ کنتور است یزار و یتبرک بہ۔

معارج الولایت (خطی)، ورق ۴۸ (ب) ذخیرہ سراج الدین آذر، پنجاب یونیورسٹی لائبریری۔ لاہور

[1] کتاب ہذا کا نام حضرت خواجہ فتح اللہ صدیقی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ نے خزائن فتحیۃ الاسرار میں جا بجا غوثیہ تحریر فرمایا۔ مطبوعہ نسخہ پر نام اورادِ غوثیہ تحریر ہے۔ یہ نسخہ مطبع صبغۃ اللّٰہی راندیر کا مطبوعہ ہے اور سنِ طباعت ۱۳۱۳ھ ہے۔ مولانا محمد غوثی شطاری نے گلزارِ ابرار میں کتاب کا نام اورادِ غوثُ الاولیاء تحریر کیا ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب مذکور، ص ۲۹۹۔

Marfat.com

برابر باشد..... و وقتِ انشاءِ مذکور عمرِ ایں درویش چہل و سہ سالہ بود ..... واملائے مذکور در ماہِ جمادی الاوّل سنہ تسع واربعین و تسع مائۃ است۔[1]

ترجمہ: یہ اوراد جانپانیر قلعہ میں لکھے گئے اس لیے کہ جب یہ مختصر ہیں سفر و حضر میں ان کا پاس رکھنا برابر ہے۔ اس کتاب کی تصنیف کے وقت اس درویش کی عمر تینتالیس سال تھی اور یہ کتاب ۹۴۹ھ میں لکھی گئی۔

یہ کتاب جواہرِ خمسہ کی تالیف کے بعد لکھی گئی کیونکہ اس کا سنِ تالیف ۹۲۸ھ ہے۔ اگرچہ اس میں ترمیم اور اضافہ ۹۵۶ھ میں ہوا۔ حضرت شاہ محمد غوث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اورادِ غوثیہ کی ابتداء میں چند نصیحتیں لکھیں ان کو بتمامہا نقل کرنا طوالت کا باعث ہوگا لیکن ان کا خلاصہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مَدَّ ظِلُّہٗ نے تحریر کیا ہے جو درج ذیل ہے:

سالک انعام و ایلام میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ اختلاطِ خلق سے بچتا رہے تحصیلِ علم اس حد تک کرے کہ مذہب اہلِ سنّت و جماعت (کے مطابق عقائد) کی درستگی ہو جائے۔ اپنے تمام عادات و اطوار کو سنتِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے مطابق کرے۔ ناجنسوں اور جاہلوں کے پاس بیٹھنے سے بچتا رہے۔ اہلِ دُوَل کی طرف مائل نہ ہو مگر بہ ضرورت توحیدِ افعالی سے توحیدِ صفاتی اور توحیدِ صفاتی سے توحیدِ ذاتی کی طرف صعود کرے۔ جو لوگ توحید، تخیلِ ذہن اور کتابوں سے حاصل کرتے ہیں وہ الحاد و زندقہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ شریعت کی ہتک کرتے ہیں اور جہالت و گمراہی میں پھنس جاتے ہیں۔ دُنیا سے تعلق نہ رکھے۔ تمام ملوثات سے پاک رہے۔ مکاشفات کو صرف مُرشد کے سامنے بیان کرے۔ ذاتِ الٰہی میں تعقل و تفکر سے کام نہ لے۔ ادب کو دستورِ زندگی بنائے۔ غیبت۔

---

[1] اورادِ غوثیہ، ص ۵۴، مطبوعہ مطبع صبغۃ اللّٰہی رائچور

Marfat.com

بہتان، لاف و لغو و لہو غرض تمام نامشروعات سے پرہیز کرے۔ محسن کے احسانات کا شکر بجالاتا رہے۔ بزرگوں اور ان کی بزرگی کی قدر کرتا رہے۔ نفس کا نگہبان رہے۔ غیرِ محبوب کو دل میں جگہ نہ دے، خوابِ غفلت سے بیدار ہو اور آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی سے بیزار رہے۔ دین و دُنیا کے کاموں کو خُدا پر چھوڑ دے۔ ایک ہی دیکھے' ایک ہی جانے، ایک ہی کہے اور ایک ہی تلاش کرے۔ جس کو دیکھے اس سے دیکھے' اور اسی کی طرف سے سمجھے۔ کتنا ہی گناہگار ہو اس کے عفو و درگذر سے نا اُمید نہ ہو۔ مرشد کے فرمودات پر عمل کرے، اگر وہ موجُود نہ ہو تو شیخ شرف الدین یحییٰ منیری کے مکتوبات مطالعہ کرے۔ کشف و کرامات سے احتراز کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ بندۂ کرامات بن جائیں اور سالک حق تعالیٰ کے سامنے شرمسار ہو۔[1]

یہ نصائح آبِ زر سے لکھنے کے لائق ہیں۔ ایک ایک جملہ ضخیم کتابوں پر بھاری ہے۔ اس سے کتاب کی عظمت اور قدر و قیمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ حضرت شیخ فتح اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی نظر میں اس کتاب کی اہمیت کیا تھی؟ اس کا اندازہ آپ کے درجِ ذیل اقتباس سے کیا جاسکتا ہے۔

اِنَّہٗ بِنَاءُ السُّلُوْکِ وَضِیَاءُ السَّالِکِیْنَ وَھِدَایَۃُ الطَّالِبِیْنَ وَ سِرَاجُ الْعَابِدِیْنَ وَ بَحْرُ التَّوْحِیْدِ لِلْمُوَحِّدِیْنَ۔[2]

ترجمہ: یہ کتاب سلوک کی بُنیاد، سالکین کے لیے ضیا، طالبوں کے لیے ہدایت، عابدوں کے لیے چراغِ راہ اور موحدین کے لیے بحرِ توحید ہے۔

خزائن فتحیۃ الاسرار کے مضامین کا اکثر حصہ اسی کتاب کا عکسِ جمیل ہے۔

دوسرا ماخذ کتاب راحۃ الروح مؤلفہ سید علاء الدین کنتوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ۔

---

[1] شاہ محمد غوث گوالیاری، ص ۱۱۸، تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو اورادِ غوثیہ، ص ۳ تا ۵

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار قلمی، ص ۱۵۲

Marfat.com

راحۃ الروح کے خطی نسخہ کی دریافت کے لیے کچھ اداروں کے مخطوطات کی فہرستیں دیکھیں اور انڈیا آفس لائبریری، اسلامیہ کالج پشاور لائبریری اور مرکزِ تحقیقاتِ فارسیٔ ایران و پاکستان، اسلام آباد سے خط و کتابت ہوئی۔ اوّل الذکر دو کتاب خانوں کی جانب سے جواب آیا کہ یہ کتاب ان کے ہاں موجود نہیں لیکن آخر الذکر یعنی مرکزِ تحقیقاتِ فارسیٔ ایران و پاکستان اسلام آباد کے مدیر جناب ڈاکٹر احمد تمیم داری صاحب نے تحریر فرمایا :

در کتاب خانۂ گنج بخش، مرکزِ تحقیقاتِ فارسیٔ ایران و پاکستان از کتاب ہا و نسخہ ہائے خطی کہ شما خواستہ بود دید متاسفانہ موجود نیست اما نسخۂ خطی راحۃ الروح و حکمت الفتوح تالیف سید علاء الدین شہاب حسینی کنتوری در کتاب خانہ مرحوم مولوی محمد شفیع در لاہور موجود است و در فہرست مخطوطات شفیع و فہرست مشترک نسخہ ہائے خطی فارسی ج ٢ ص ٩٧٧ شمارہ ٣٤٦ / ٣ می باشد و ١٢ ورق دارد۔

مکتوب بنام راقم الحروف عفی عنہ محررہ ٥ $\frac{٣}{١٣٦٧}$

چنانچہ اس کے حصول کے لیے جناب ظہور الدین خان مالک کتب خانہ رضویہ سوڈھیوال کالونی (سابق سیکرٹری مرکزی مجلس رضا لاہور) سے عرض کیا گیا تو انہوں نے بڑی دلچسپی سے اس کی نقل کے حصول کے لیے تگ و دو فرمائی لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ جَزَاہُ اللّٰہُ خَیْرًا۔ اس سلسلہ کے آخری نوازش نامہ میں آپ نے تحریر فرمایا :

ابھی حکیم (محمد موسیٰ امرتسری) صاحب قبلہ نے بتایا ہے کہ (مولوی محمد شفیع کے کتب خانہ سے) بہت سے مخطوطے اس طرح ضائع ہو چکے ہیں کہ وہ چوری کر لئے گئے۔ دوسرے ایک صاحب نے بتایا تھا کہ گھر والے اس قسم کی اجازت نہیں دیتے۔ ان کا ایک لڑکا تھا وہ بھی فوت ہو چکا۔

مکتوب بنام راقم الحروف عفی عنہ محررہ ٢٧ $\frac{١١}{٨٨}$

البتہ انہوں نے فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان تالیف احمد منزوی جلد اول ص ٩٧٧ سے کتاب کا تعارف نقل کر کے ارسال فرما دیا جو درج ذیل ہے۔

Marfat.com

نمبر شمار ۱۴۲۰۔ راحت الروح و حکمت الفتوح
از حضرت سیّد علاء الدین شہاب حسینی عرف کنتوری کہ نام وے
در چند جائے کتاب آمدہ شاگرد شیخ یحییٰ (م ۲۰ رمضان ۸۵۰ھ/۱۴۴۶م)
در ذی حجہ ۹۷۰ھ/۱۵۶۳م۔ دو تاریخ بالا برہمیں گونہ در فہرست بشیر حسین آمدہ
و می افزاید دران از سلطان محمد یاد شدہ کہ نگارندۂ نزہۃ الخواطر اردو ۲۔
۱۱۳ اورا نادرست سلطان محمد تغلق (۷۲۵-۷۵۲ھ/۱۳۲۵-۱۳۵۱م)
گفتہ است۔

حضرت خواجہ فتح اللہ صدیقی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس کتاب کے تعارف کے سلسلہ میں فرماتے ہیں :

هُوَ يَقُولُ فِي الرِّسَالَةِ الْمَذْكُورَةِ الْعُلُومُ الْاَرْبَعَةُ الَّتِي هِيَ مُخْتَصَّةٌ بِاَوْلِيَاءِ اللهِ تَعَالَى بَيَّنَ فِيهَا۔ [1]

ترجمہ : علامہ سیّد کنتوری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ رسالہ مذکورہ (راحۃ الروح) میں چار علوم درج ہیں جو اولیاء کرام سے مختص ہیں۔

ان چار علوم کے اسماء ایک مقام پر درج فرماتے ہیں :

ثم العلوم الاربعۃ کہ آنہا را در راحۃ الروح بزبانِ پارسی کیمیا و ریمیا و سیمیا و ھیمیا گفتہ و ھی مختصۃ لاولیاء اللہ۔ [2]

اس کے مزید محتویات کے متعلق یوں ارشاد فرماتے ہیں :

بَيَّنَ تَعْرِيفَهُ بِعِبَارَةٍ طَوِيلَةٍ بِالتَّصَرُّفَاتِ وَالْكَرَامَاتِ مِنَ الطَّيَرَانِ وَتَبْدِيلِ التُّرَابِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَغَيْرِهِمَا فِي اَجْزَاءٍ۔ [3]

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۵۲

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۵۷

[3] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۵۸

Marfat.com

ترجمہ: مُصنّف عَلَیہِ الرَّحمَۃُ نے اس کی تعریف طویل عبارت کے ساتھ کئی اجزا میں بیان کی ہے۔ یعنی تصرفات اور کرامات جیسے مٹی کا سونا اور چاندی وغیرہ بنا دینا۔

تیسرا بڑا ماخذ یعنی حرزِ یمانی دراصل ایک لمبی دُعا ہے۔ اس کے متعلق مولانا غیاث الدین رامپوری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ یُوں لکھتے ہیں:

حرزِ یمانی ادعیہ چنداست کہ رسُول اللہ صَلّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم حضرت علی کَرَّمَ اللہُ وَجہَہٗ را بوقتِ سفرِ یمن تلقین و تعلیم فرمودند۔ [1]

ترجمہ: "حرزِ یمانی چند دُعائیں ہیں جو حضرت رسالت مآب صَلّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی کَرَّمَ اللہُ وَجہَہٗ کو یمن کے سفر کے وقت تلقین و تعلیم فرمائیں۔"

اسی کے بارے میں علی اکبر دہخدا لکھتا ہے:

حرزِ یمانی ادعیہ چنداست کہ گویند کہ حضرت رسُول صَلّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بامیر المومنین علی (ع) گاہِ سفر بہ یمن تلقین و تعلیم فرمود۔ [2]

ترجمہ: حرزِ یمانی چند دُعاؤں کا مجموعہ ہے جن کے متعلق علما بیان کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صَلّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنہُ کو یہ دُعائیں تعلیم و تلقین فرمائیں جب وہ یمن کی طرف سفر پر روانہ ہونے لگے۔

ماضی قریب میں سلسلۂ چشتیہ کے ایک عظیم شیخ حضرت خواجہ علی محمد بستی والے رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ کے حسب الارشاد اس کا ایک نسخہ طبع ہوا۔ جس کے دیباچہ میں اس کا تعارف یُوں کرایا گیا ہے۔

دُعائے سیفی افضل الادعیہ واشرف العزائم و مجرب الاجابت وکثیر البرکت است۔ آیتے از آیاتِ خُداوندِ واہب العظمت۔ و درو اسمِ اعظم

---

[1] غیاث اللغات، ص ۱۳۸ مطبوعہ مطبع العلوم سنٹ سٹیفنز کالج دہلی ۱۸۶۱ء

[2] لغت نامہ دہخدا ۴۳۸/۱۸ مطبوعہ تہران دی ماہ ۱۳۳۸ ہجری شمسی

Marfat.com

است و اسرارِ عجیب و آثارِ غریب بدرجۂ اتم۔ ہفتاد ہزار ملائک و ہفتاد ہزار جن خادم و تابعِ ایں دُعائے شریف اند۔ [1]

ترجمہ: دُعائے سیفی سب سے افضل دُعا سب سے بزرگی والی عزیمت مجرب الاجابت اور کثیر البرکت ہے۔ اللہ تعالیٰ، جو عظمتیں بخشنے والا ہے، کی نشانیوں سے ایک نشان ہے۔ اس میں اسمِ اعظم، عجیب اسرار اور نادر آثار بدرجۂ اتم موجود ہیں۔ ستر ہزار فرشتے اور ستر ہزار جن اس دُعا کے تابع اور خادم ہیں"۔

آگے چل کر اس دُعا کے چوبیس اسماء درج ہیں [2] حضرت خواجہ فتح اللہ شطاری میرپوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس دُعا کے بارے میں یُوں تحریر فرماتے ہیں:

هُوَ شَامِلٌ لِجَمِيْعِ حَوَائِجِ الدِّيْنِيَّةِ وَالدُّنْيَوِيَّةِ۔ [3]

نیز فرمایا:

اِنَّهَا جَامِعَةٌ لِجَمِيْعِ اُمُوْرِ الدِّيْنِيَّةِ وَالدُّنْيَوِيَّةِ مِنْ حُصُوْلِ مَحَبَّةِ اللهِ تَعَالٰى وَقُرْبِهٖ وَدَفْعِ خَوْفِ الْاَعْدَآءِ وَالْبَلَآءِ وَطَلَبِ الشِّفَآءِ وَطَلَبِ تَوْسِيْعِ الرِّزْقِ الخ۔

ترجمہ: "یہ تمام دینی دنیوی معاملات کی جامع ہے جیسے محبتِ الٰہی اور اس کے قرب کا حصول، دُشمنوں کے خوف اور آفات کے دفع، شفا اور وسعتِ رزق کے حصول وغیرہ امور"۔

ان تین کتابوں کے علاوہ حضرت شیخ المشائخ قاضی فتح اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اس کی تالیف میں جن کتابوں سے مدد لی وہ حروفِ تہجی کی ترتیب سے ذیل میں درج ہیں۔ کتاب کے نام کے سامنے جو ہندسہ ہے وہ خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی) کے اس صفحہ کو ظاہر کرتا ہے جس پر اس کا حوالہ درج ہے۔

۱۔ امالی ——— ۶۵

---

[1] الحرز الیمانی، ص ۴، مطبوعہ دین محمدی پریس ۱۹۷۳ء [2] ایضاً

[3] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۵

Marfat.com

۲۔ املح ———— ۵۲
۳۔ امیرالابرار ———— ۵۰
۴۔ اوراد بہاء الدین زکریا ———— ۶۶
۵۔ تحفۃ المذکورین ———— ۴۸، ۵۶
۶۔ جامع الرموز ———— ۸۱، ۸۱
۷۔ جواہرِ خمسہ ———— ۳
۸۔ خانیہ ———— ۸۹
۹۔ خلاصہ ———— ۶۴، ۶۴
۱۰۔ خلاصۃ الاخبار ———— ۵۸
۱۱۔ ذخیرہ ———— ۷۸
۱۲۔ ذخیرۃ العقبٰی ———— ۷۸، ۸۴، ۸۷
۱۳۔ ریاحین ———— ۵۷
۱۴۔ الزاد والنافع ———— ۸۱
۱۵۔ سراجیہ ———— ۸۶
۱۶۔ شرح ابوالمکارم / شرح مکارم ۔ ۷۷
۱۷۔ شرح المجمع ———— ۸۳
۱۸۔ شرح وقایہ ———— ۸۸
۱۹۔ شرعہ ———— ۸۸
۲۰۔ صلوٰۃ المسعودی ———— ۹۳
۲۱۔ عتابیہ ———— ۸۰-۸۲-۸۷
۲۲۔ غرائب عبید ———— ۶۲
۲۳۔ قنیہ ———— ۸۹
۲۴۔ کافی ———— ۸۲

Marfat.com

۲۵۔ کفایہ شعبی ——— ۶۰

۲۶۔ کفایہ ——— ۸۷

۲۷۔ کنز العباد ——— ۷۹۔ ۸۳۔ ۸۸۔ ۸۹

۲۸۔ مجموعہ حدادی ——— ۶۴

۲۹۔ محیط ——— ۸۳ ۸۴ ۸۷

۳۰۔ مختصر ——— ۸۱۔ ۸۱

۳۱۔ مختصر الخزانۃ ——— ۸۳

۳۲۔ مرتفع الفقہائی ——— ۸۲

۳۳۔ مشارق ——— ۵۷

۳۴۔ مضمرات ——— ۸۸

۳۵۔ مغرب ——— ۸۷

۳۶۔ معدن المعانی ——— ۳۷ تالیف شیخ شرف الدین یحییٰ مُنیری

۳۷۔ مفتاح الجنان ——— ۹۰

۳۸۔ نوادر الفتادی ——— ۸۸

۳۹۔ یواقیت ——— ۶۱ [1]

درج ذیل دو کتابوں کا مخطوطہ میں نام موجود ہے لیکن ان سے تالیفی مدد حاصل نہیں کی گئی۔

۱۔ مراح الارواح ——— ۲۲۹

۲۔ مطول شرح تلخیص المفتاح ——— ۲۲۹

قرآن مجید کے علاوہ ان کتابوں کی تعداد جن کے حوالہ جات اس کتاب میں مذکور ہیں بیالیس ۴۲ ہے اور دو کتابوں کے صرف نام درج ہیں۔ اس طویل فہرست سے جہاں مصنف عَلَیۡہِ الرَّحۡمَۃ کے وسعتِ مطالعہ کا علم ہوتا ہے وہیں آپ کے کتب خانہ کی ایک

[1] کتاب مذکور کے علاوہ قرآن مجید کی آیات کے حوالے بھی کتاب میں جا بجا مندرج ہیں۔

Marfat.com

جھلک بھی نظر آتی ہے۔ واضح رہے اس زمانہ میں چھاپہ خانے ابھی ایجاد نہ ہوئے تھے۔ تمام کتابیں قلمی صورت میں ہوا کرتی تھیں۔ ان کتابوں کی نقل کے لیے سالہا سال کا عرصہ درکار ہے۔

میرپور قصبہ ۱۰۵۱ھ میں آباد ہوا جیسا کہ پیچھے گزر چکا۔ تیس سال کا عرصہ میرپور میں گزارنے کے بعد (۱۰۸۱ھ) میں یہ کتاب تحریر فرمائی۔ چنانچہ خود تحریر فرماتے ہیں :

مدتِ سی سال درحریم چہار دیواری بعد بنائے مسجد ..... بعد از رحلت ایشاں چوں دید کہ از امانات ہر سہ نسخہ ہیچ کس نصیب نہ شد مگر حرزِ یمانی از بابِ رزق بدو شخص .... بخاطر رساندم کہ اگر من جانب اللہ حکم شود علومِ ہر سہ نسخہ بطریقِ انتخاب کہ عبارتہائے کہ تاویل طلب است آنہارا ہم بے تاویل و در فہمیدنِ آنہا مردم ظاہر بین از دوں ہمتی قاصر آند و آں عبارتہائے کہ در آنہا ذکرِ خوارقِ عادات است موقوف گردانیدہ ہر آنچہ محبتِ الٰہی را شاہد و مجاہدہ کہ می باید درج کردہ مجموعہ باید کرد۔ [1]

ترجمہ: "تیس سال تک حویلی کی چار دیواری میں مسجد کی بنیاد ڈالنے کے بعد رہا۔ اپنے شیخ قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز کی وفات کے بعد جب ملاحظہ کیا یہ تینوں نسخے (غوثیہ۔ راحۃ الروح اور حرزِ یمانی) کسی کے نصیب نہیں ہوتے لیکن وسعتِ رزق کے لیے حرزِ یمانی کی اجازت دو شخصوں کو عطا ہوئی۔ میں نے خیال کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ کا حکم ہو تو تینوں کتابوں کا انتخاب اس طرح کروں کہ وہ عبارتیں جو تاویل طلب ہیں ان کو ایسے انداز سے تحریر کروں جن میں تاویل نہ کرنی پڑے۔ نیز وہ عبارتیں جن کو لوگ کم ہمتی کے باعث سمجھنے سے عاجز ہیں اور وہ عبارات جن میں خوارقِ عادات کا ذکر ہے موقوف کر دی جائیں اور وہ مضامین و مطالب جو محبتِ الٰہیہ کے لیے درکار اور مجاہدہ کے لیے مطلوب ہیں اس انتخاب میں درج کرکے ایک مجموعہ تیار کردوں"۔

حضرت خواجہ فتح اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے اس بیان سے ظاہر ہے کہ مسجد کی بنیاد

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار قلمی ص ۲۸۰ تا ۲۸۲

Marfat.com

ڈالنے کے تیس برس بعد آپ کو اس تالیف کا خیال آیا اور آپ جیسی خدا رسیدہ شخصیت کے متعلق یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ آبادی میرپور میں سے اولین کام آپ نے یہی تعمیر مسجد کا کیا ہو گا۔ اس سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی کہ اس کتاب کی تالیف کا خیال اور اس کے لیے عمل کوشش ۱۰۸۱ھ کو شروع ہو گئی اور ۱۰۸۸ھ کو آپ کا انتقال ہو گیا۔ اس سے یہ بات عیاں ہے کہ آپ نے اس کتاب کو اپنی عُمر شریف کے آخری سالوں میں تالیف فرمایا۔ تالیف کے وقت آپ نے اپنے بڑھاپے کا ذکر خود ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

دریں وقت کہ از عُمر بہتر و بیش گذشتہ و عُمر تا بسفیدی رسیدہ باشد کدام وقت اظہارِ ہنر است۔ [۱]

ترجمہ: "اب جبکہ عُمر کا بہتر اور زیادہ حصہ گزر چکا ہے، زیادتیِ عُمر کے باعث بال سفید ہو چکے ہیں اظہارِ ہنر کا کون سا وقت ہے۔"

آپ کے شیخ طریقت حضرت خواجہ محمد محسن رہتاسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، ان کے شیخ حضرت خواجہ محمد یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، استاد محترم حضرت خواجہ سید مُبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اور حضرت خواجہ شرف الدین مُحمّد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کتاب کی تالیف سے قبل ہی وصال فرما چکے تھے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

فَلَمَّا ذَهَبُوْا هٰؤُلَآءِ الْاَتْقِيَاءُ الْمَذْكُوْرَةُ خَطَرَ بِبَالِيْ اَنَا اِيْضًا رَاحِلٌ عَنْ قَرِيْبٍ فَالْاَوْلٰى اَنْ اَجْمَعَ مُخْتَصَرَةً جَامِعَةً مُنْتَخَبَةً لِعُلُوْمِ هٰذِهِ النُّسَخِ الَّتِيْ حَصَلْتُ مِنْ اُسْتَاذِ هٰذِهِ الْعُلُوْمِ۔ [۲]

ترجمہ: "جب یہ اتقیا دُنیا سے اُٹھ گئے، میرے دل میں آیا میں بھی عنقریب دُنیا سے جانے والا ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ ایک مختصر جامع کتاب ان کتابوں سے انتخاب کر کے لکھ دوں، جو مجھے ان علوم کے اُستاذ

---

[۱] خزائن فتیحۃ الاسرار قلمی ص ۲۸۳

[۲] خزائن فتیحۃ الاسرار قلمی ص ۳۰۵

Marfat.com

سے حاصل ہوئیں"۔

آپ نے یہ کتاب طالبانِ راہِ سلوک کی سہولت اور آسانی کی خاطر تحریر فرمائی۔ کیونکہ اورادِ غوثیہ کے بعض مقامات مغلق تھے جنہیں حل کرنے ضرورت تھی۔ راحۃ الروح کا یہ حال تھا کہ اس کے مضامین میں ترتیب نہیں تھی۔ نااہلوں کی دست برد سے بچانے کے لیے اوّل کو آخر سے خلط ملط کر دیا گیا تھا، چنانچہ خود لکھتے ہیں:

اِعْلَمُوْا اَنَّ فِی الرِّسَالَۃِ الْمَذْکُوْرَۃِ خَلَطَ اَوَّلُ الْمَقْصُوْدِ فِیْ آخِرِہٖ وَ آخِرُ الْمَقْصُوْدِ فِیْ اَوَّلِہٖ لِلْاِخْفَاءِ عَنِ الْخَلَائِقِ۔ [۱]

ترجمہ: "جان لو کہ نااہل لوگوں سے رسالہ کو بچانے کے لیے مقصود کی ابتداء کو انتہا سے اور انتہاء کو ابتداء سے خلط ملط کر دیا گیا ہے"۔

مضامین کے اغلاق اور لاینحل ہونے کا حال اوپر درج ہوا، اب اس کے وجود کا حال پڑھیے۔

وَالرِّسَالَۃُ الْمَسْطُوْرَۃُ لَیْسَتْ فِیْ اَیْدِیْ اَعْیُنِ اَہْلِ الظَّوَاہِرِ لِاَنَّ حِکْمَۃَ اللّٰہِ تَعَالٰی قَدْ جَرَتْ عَلٰی اِخْفَآءِ ہٰذِہِ الْاَمَانَاتِ۔ [۲]

نیز فرمایا:

اَلرِّسَالَۃُ الْمَذْکُوْرَۃُ مَخْفِیَّۃٌ عَنْ نَظْرِ الْخَلَائِقِ بَلْ غَیْرُ مَوْجُوْدَۃٍ اِلَّا لِمَنْ یَّشَاءُ بِفَضْلِہٖ وَ اِنْعَامِہٖ۔ [۳]

دونوں اقتباسات کا مفہوم یہ ہے کہ راحۃ الروح رسالہ نادر الوجود ہے۔ بالخصوص اہلِ ظواہر کی نظروں سے یہ مخفی ہے۔ کیونکہ سنتِ الٰہیہ اسی طرح ہے کہ ان امانات کو ان سے مخفی رکھا جائے۔ جس پر خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہوا اسے اس پر دسترس ہوتی ہے۔

---

[۱] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۱۶۸

[۲] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۱۵۲

[۳] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۲۰۵

Marfat.com

حرزِ یمانی کا یہ حال کہ اکثر نسخے افراط و تفریط کے باعث ناقابلِ اعتنا۔ و اعتبار۔ چنانچہ حضرت قاضی فتح اللہ صدیقی قُدِّسَ سِرُّہٗ کا ارشاد ہے۔

مکشوف باد کہ متنہائے حرزِ یمانی اکثر غلط است و افراط و تفریط در آنہا بسیار است از زمانۂ حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ تا امروز۔ [۱]

ترجمہ: "واضح رہے کہ حرزِ یمانی کے اکثر نسخے غلط ہیں۔ حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ سے لے کر اب تک ان میں بہت سی کمی بیشی ہو چکی ہے"۔

اس افراط و تفریط کا ضرر عامل یعنی طالب مولیٰ کو پہنچتا ہے۔ چنانچہ حضرت خواجہ موصوف اپنا تجربہ یوں بیان فرماتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ یَقْرَؤُوْنَ لَھَا بِاِفْرَاطِ الْمُتُوْنِ وَتَفْرِیْطِ الْعِبَارَاتِ لَا یَکْظِمُوْنَ الْغَیْظَ بَلْ یَزْدَادُ عَلَیْھِمْ وَلَا یَنَالُوْنَ مَطَالِبَھُمْ۔ [۲]

ترجمہ: "جو اسے متن کے افراط و تفریط کے ساتھ پڑھتے ہیں وہ اپنے غضب کو پی نہیں سکتے بلکہ ان کا غصہ بڑھ جاتا ہے اور مطلب حاصل نہیں کر پاتے"۔

ان حالات میں آپ نے شفقت علی الطالبین للمولیٰ تعالیٰ کے جذبہ کے تحت کتاب خزائن فتحیۃ الاسرار کی تحریر کا ارادہ فرمایا لیکن اس ارادہ کو عملی جامہ پہنانا آپ آسان نہیں سمجھتے تھے کیونکہ سید علاء الدین کنتوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے تاکیدی ارشادات جو درج ذیل ہیں، آپ کے سامنے سدِّ راہ تھے۔

ہر کہ ایں رسالہ را بر اغیار نماید یا اسمے از اسماء اعظم بہ نااہل بیاموزد طمانچۂ دل خورد و العیاذ باللہ از طمانچہ دل۔ [۳]

---

[۱] خزائن فتحیۃ الاسرار، قلمی، ص ۲۰۵

[۲] خزائن فتحیۃ الاسرار، قلمی، ص ۲۰۲

[۳] خزائن فتحیۃ الاسرار، قلمی، ص ۱۵۲

Marfat.com

ترجمہ: "جو شخص اس رسالہ کو غیروں پر ظاہر کرے گا یا اسمائے اعظم سے کوئی اسم کسی نااہل کو سکھائے گا دل پر طمانچہ کھائے گا طمانچہ دل سے اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے۔"

نیز فرمایا:

اگر سرّ از اسرار بر عوام ظاہر گردانی خوشنودیٔ خدا و پیغمبراں بر تو نباشد۔[1]

ترجمہ: "اگر کوئی راز تو نے عام لوگوں پر ظاہر کر دیا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسُولوں کی خوشنودی تجھے حاصل نہ ہوگی۔"

اب آپ کے سامنے دو راستے تھے۔ یا تو کتاب لکھ کر سالکوں کی مشکلات کو حل کرنے کا اقدام فرمائیں یا انہیں مشکلات ہی کے حوالے کئے رکھیں۔ اس مخمصہ سے نجات کے لیے آپ نے استخارہ مسنونہ فرمایا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

در اول شب توجہ خواب دیدہ شد چنانچہ بعبارت عربی بقلم درآمد۔[2]

ترجمہ: "پہلی رات خواب میں متوجہ ہونا دیکھا چنانچہ کتاب عربی عبارت میں لکھنا شروع کر دی۔"

لیکن ایک دفعہ کے استخارہ سے کلی اطمینان نہ ہوا تھا کیونکہ استخارہ کے نتیجہ میں اجازت کے مقابل سیّد گنتوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ کی تاکیدی تنبیہہ تھی۔ چنانچہ تحریر شدہ اوراق موقوف فرما دیے۔ آپ کا اپنا ارشاد اس ضمن میں ملاحظہ ہو:

باز از مخافتِ وعیدے کہ در رسالۂ راحۃ الروح نوشتہ کہ از ایں امانات بر اغیار ظاہر کنی طمانچۂ دل خوری چند ورق مسودہ موقوف کردہ شد۔[3]

ترجمہ: "پھر اس وعید کے خوف سے جو رسالہ راحۃ الروح میں درج ہے کہ اگر

---

[1] خزائن فتیحۃ الاسرار، قلمی، ص ۱۵۷

[2] خزائن فتیحۃ الاسرار، قلمی، ص ۲۸۲

[3] خزائن فتیحۃ الاسرار، قلمی، ص ۲۸۲

Marfat.com

ان امانتوں سے کچھ تُو نے اغیار پر ظاہر کیا تو دل پر طمانچہ کھائے گا،
تسوید شدہ چند اوراق موقوف کر دیئے۔"

دل کے اطمینان کی خاطر پھر استخارہ فرمایا۔ بلکہ تین بار استخارہ فرمایا تو طبیعت کو پُورے طور پر اطمینان نصیب ہُوا اور خُدا کا نام لے کر پوری دل جمعی سے کتاب لکھنے میں مشغول ہو گئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

دو بار بلکہ سہ بارہ موافقِ رفتارے کریمِ حقیقی را بایں نامراد است اشارات شد و دل بے غل من جانب اللہ یک قوت پیدا کرد بر جمع ایں مختصر دلیری کردم۔ [1]

ترجمہ: "دو بار بلکہ تین بار کریمِ حقیقی کے اس کرم سے جو اس نامراد پر ہے اشارہ ہُوا اور پھر دل میں بغیر خلش کے اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک قوت پیدا ہوگئی اور میں نے اس مختصر تالیف کی جرآت کی۔"

اس طرح تردد کے مختلف مراحل سے گزرنے کے بعد یہ کتاب دو اجزاء میں تبییض کے درجہ کو پہنچی۔ جزو اول میں اورادِ غوثیہ، راحۃ الروح اور حرزِ یمانیہ کے زوائد اور الحاقات کو نکال دیا، اغلاقِ عبارت کو دُور فرما دیا اور واضح عبارت اور قریب الفہم اشارات میں اس کو تحریر فرما دیا۔ لیکن اس کے باوجود شیخ و مُرشد کی راہنمائی کے بغیر صرف عقل سے یہ علوم حاصل نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

هٰذِهِ الْعُلُوْمُ لَا تَحْصُلُ بِغَيْرِ سَنَدِ الْأُسْتَاذِ قَطُّ لِأَنَّ الْعَقْلَ عَاجِزٌ وَالتَّصَرُّفَ قَاصِرٌ وَهٰذَا الضَّعِيْفُ أَوْرَدَهٗ فِيْ مَحَلِّهٖ وَفَوَّضَ نَصِيْبَ الطَّالِبِ إِلَى اللّٰهِ۔ [2]

ترجمہ: "یہ علوم استاذ کی سند کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتے کیونکہ عقل عاجز اور

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۲۸۲، ۲۸۳

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۶۸

Marfat.com

تصرف قاصر ہے۔ اس ضعیف نے ہر مضمون کو اپنے محل پر لکھا ہے۔ اسکے بعد طالب کے نصیبہ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیا ہے۔"

جزو دوم میں آپ نے اپنے سلسلہ شریفہ کے مشائخ عظام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کے احوال اور اپنی سوانح سے ضروری امور ذکر فرمائے لیکن جزو اول کا کچھ حصہ اور جزو ثانی چند اوراق کے سوا سارے کا سارا زمانہ کی دست برد کا شکار ہو چکا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ کتاب کے آغاز و اختتام کے صفحات موجود ہیں۔ آغاز یوں ہے۔

نَحْمَدُكَ يَا مَنْ اَضَاءَ قُلُوْبَ الْعَارِفِيْنَ بِشَوْقِ لِقَائِكَ الخ

اور اختتامی الفاظ یوں ہیں:

قَدْ تَمَّتْ خَزَائِنُ فَتْحِيَةِ الْاَسْرَارِ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْاَخْيَارِ وَهَادِي الْاَبْرَارِ شَفِيْعِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَدِ الضَّعِيْفِ النَّحِيْفِ مُحَمَّد مَعْصُوْم بِنْ قِبْلَةِ الدَّارَيْنِ وَ كَعْبَةِ الْكَوْنَيْنِ حَضْرَتِ شَيْخ فَتْحِ اللّٰهِ الْجَامِعِ لِعُلُوْمِ الْمَذْكُوْرَةِ فِيْ يَوْمِ الْخَمِيْسِ تَمَّ۔ تَمَّ۔

اس سے عیاں ہے کہ یہ موجود مخطوطہ مصنف عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کے صاحبزادہ خواجہ محمد معصوم قُدِّسَ سِرُّہٗ کے قلم کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔

کتاب ہذا کا ایک نسخہ دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سلطانیہ نزد کالا دیو ضلع جہلم میں موجود ہے۔ راقم الحروف عُفِیَ عَنْہُ نے اس کو ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء نقل کیا تھا۔ اس طرح ایک اور نسخہ تیار ہو گیا۔ تاحال کسی اور نسخہ کا علم نہیں ہو سکا۔ اگرچہ بہت سے اوراق ضائع ہو چکے ہیں اور اب کیونکہ ان کا دستیاب ہونا ممکن نہیں لہذا راقم الحروف عُفِیَ عَنْہُ نے جو اوراق موجود ہیں ان پر تسلسل سے نمبر لگا دیئے ہیں۔ اس طرح یہ نسخہ تین سو گیارہ صفحات پر مشتمل ہے۔ جزو اوّل دو سو اکہتر صفحات تک ہے۔ اس حصہ سے کم اوراق ضائع ہوئے اور باقی جزو ثانی ہے جس کا بیشتر حصہ ضائع ہو چکا ہے۔ آخر میں تین اوراق زائد ہیں۔ پہلے ورق پر طریقہ نماز، ایک نامعلوم الاسم دُعا اور حرز امیرین نامکمل درج ہے۔ دوسرا ورق رسیدات

Marfat.com

قرض پر مشتمل ہے اور آخری ورق پر قاضی خان، ملتقط، ہدایہ، حسب المفتی، شرح وقایہ اور قرآن خوانی سے فقہی یادداشتیں نیز مہم صعب کی دُعا مندرج ہے۔

سلوک شطاریہ کو مصنف عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ نے اورادِ غوثیہ کی اتباع میں نو درجات پر تقسیم فرمایا ہے۔ درجہ اولیٰ فی الاوراد ص۲۳۔ درجہ ثانیہ فی الوضوء والنوافل ص۳۰۔ درجہ ثالثہ فی الصوم ص۹۴۔ درجہ رابعہ فی ادراک الخطرات والماہیات ص۹۵۔ درجہ خامسہ فی اذکار الجہر والخفی ص۹۹۔ درجہ سادسہ فی المراقبہ ص۱۱۶۔ درجہ سابعہ فی التصورات و التصدیقات ص۱۳۹۔ درجہ ثامنہ فی بیان اسمار الالٰہی والکیانی و ادراکہا و ماہیۃ ظہورہا وبطونہا ص۱۴۵۔ درجہ تاسعۃ فی البیعۃ والخلافۃ ص۱۵۰۔

صفحہ ۱۵۰ تک مضامین اکثر و بیشتر اوراد غوثیہ سے ماخوذ ہیں اور بقایا جزو اول راحۃ الروح کے خلاصہ اور حرز یمانی وغیرہ پر مشتمل ہے۔

آخر میں مصنفِ کتاب حضرت خواجہ فتح اللہ قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز کی ایک وصیت درج کی جاتی ہے:

ہر صاحبدلے کہ نصیبۂ او ازیں علوم باشد جامعِ مختصر را بخواندنِ فاتحہ و سہ بار اخلاص یاد کند۔[1]

ترجمہ "جس صاحبدل کے نصیب میں یہ علوم ہوں وہ فاتحہ شریف اور تین دفعہ سُورۃ اخلاص پڑھ کر اس مختصر کے مصنف کو یاد کرے۔"

رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار قلمی، ص ۲۸۲

Marfat.com

اصلاحی مساعی اور اُن کے ثمرات

اولیاء اللہ کو بارگاہِ صمدیت سے لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ کا نُورانی تاج عطا ہوتا ہے۔ ان کے دل اطمینان و سکینہ کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں اور قلوب پر ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسکین کی نورانی بارش ہوتی رہتی ہے۔ دُنیا کا کوئی غم نہ انہیں غمگین کر سکتا ہے اور نہ کوئی خوف ہراساں۔ وہ غمِ جاناں میں ایسے محو ہو جاتے ہیں کہ ہر غم اور خوف ان کے لیے بے اثر ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہلِ دُنیا جب خطرات میں اپنے آپ کو محصُور پاتے ہیں تو انہیں اولیاء اللہ کی بارگاہیں پناہ نظر آتی ہیں چنانچہ قدیم زمانہ سے دستور چلا آیا ہے کہ اہلِ ثروت جب کوئی بستی آباد کرتے تو اللہ تعالیٰ کے کسی صالح اور نیک بندے کو وہاں پر آباد کرتے تاکہ اس کی برکت کے باعث بستی آفات و بلیات سے مامون رہے۔

۱۰۵۱ھ / ۱۶۴۲،۱۶۴۱ء میں پرگنہ "دہن ملوکی" کے فوجدار اور حاکم جناب میرا خاں رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنے نام پر شہر میر پور آباد فرمایا۔ اس وقت حضرت خواجہ فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے سلوک شطاریہ مکمل کر کے اپنے شیخ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ سے خلافتِ باطنی کا تاج پہن لیا تھا۔ آپ کے زُہد و تقویٰ اور علم و عرفان سے جناب میرا خان اور اُن کے بھائی جناب فتح محمد گکھڑ بہت متاثر تھے۔ چنانچہ انہوں نے آپ سے استدعا کی کہ وہ اس نوآباد شہر میں مستقل طور پر آباد ہو جائیں۔ آپ نے اپنے شیخ حضرت خواجہ محمد حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ایماء و ارشاد پر ان کی گزارش کو قبولیت کا شرف بخشا اور جناب فتح محمد گکھڑ کی جاگیر

Marfat.com

میں رہائش اختیار فرمائی اور اس طرح اس علاقہ کی روحانی و اخلاقی اصلاح کے آغاز کا غائب سے انتظام ہوگیا۔

میرپور اور اس کے اردگرد دُور دُور تک کا علاقہ اگرچہ مغلیہ سلطنت کا حصہ تھا لیکن مقامی حکمران گکھڑ تھے۔ یہ خاندان قدیم شاہی نسل سے تھا اور تاریخِ معلومہ میں ہمیشہ صاحبِ اقتدار و ریاست رہا ہے۔ اُس دَور میں ان کی حکومت آپس کے مناقشوں اور دیگر عوامل کے باعث بکھر چکی تھی اور چھوٹے چھوٹے راجواڑے وجُود میں آچکے تھے جن پر اسی خاندان کا راج تھا۔ کسی بھی شاہی خاندان کے زوال کا بنیادی سبب خود حکمرانوں کی نا اہلی اور امورِ جہانبانی سے غفلت ہوا کرتا ہے۔ شمشیر و سنان کی بجائے ہاتھوں میں جام و سبو آجاتا ہے اور معرکہ ہائے تیر و تفنگ کی بجائے طاؤس و رباب کے ہنگامے ان کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بن جاتے ہیں۔ سیاسی زوال کے ساتھ ساتھ اخلاقی اقدار زوال پذیر ہوجاتی ہیں۔ شراب نوشی، زناکاری، عیش کوشی ان کو عدل و انصاف سے غافل کر دیتی ہے۔

حضرت خواجہ فتح اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو اسی قسم کی اخلاقی و سیاسی فضا کا سامنا تھا۔ اصلاحِ احوال کے لیے آپ نے سب سے پہلے میرپور میں جامع مسجد[1] کی بنیاد ڈالی اور اصلاحی خطبات کا سلسلہ شروع فرمادیا۔ مسجد سے ملحق ایک وسیع و عریض حویلی میں دارالعلوم کی بنیاد رکھی اور روحانی تربیت کے لیے خانقاہ بنائی۔ مسجد و درس گاہ کا خاموش انقلاب دُنیا کے

---

[1] سب سے پہلے مسجد کی تعمیر کرنا آپ کے تعلق بالمسجد کی شدت کو ظاہر کرتا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو آپ کے جدِ اعلیٰ حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایمان لانے کے بعد اپنے گھر کے صحن میں گلی کے کنارے ایک مسجد تعمیر فرمائی تھی جہاں اس رقت اور درد مندی کے ساتھ محوِ عبادت ہوتے کہ کفار مکہ کی عورتوں اور بچوں نے متاثر ہونا شروع کر دیا۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو صحیح بخاری جلد ۱، ص ۳۰۷، ص ۵۵۲) آپ کی تعمیر فرمودہ اس مسجد کو اسلام کی اوّلین مسجد ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ مشہور محدث علامہ بدرالدین عینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ بخاری شریف کی شرح میں لکھتے ہیں:

ھو اول مسجد بنی فی الاسلام قالہ ابو الحسن قال الداؤدی بھذا

Marfat.com

ہر انقلاب سے قوی اور دیرپا ہوتا ہے۔ اپنی تبلیغ اور اصلاح حالات کی کوششوں کو مزید موثر بنانے کے لیے آپ نے علاقہ بھر کے قاضی القضاۃ کا عہدہ بھی قبول فرمالیا۔ مسجد کے منبر، دار العلوم کی مسندِ تدریس، عدالتِ عالیہ کی کرسی انصاف[1] اور خانقاہ کے حلقۂ تلقین وارشاد سے آپ نے ۷۲ برس تک جہالت، ظلم و بربریت، فسق وفجور اور اخلاقی پس ماندگی کے خلاف جہاد جاری رکھا۔ کتنی کثیر تعداد انسانوں کو آپ نے متاثر کیا ہوگا عالمِ تصور میں اس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ آپ کی تبلیغی، اصلاحی مساعی اور ان کے نتائج کا ریکارڈ امتدادِ زمانہ کی نذر ہو چکا ہے۔ کیونکہ ان حضرات کے پیش نظر رب کی رضا ہوتی ہے۔ اپنی کوششوں اور ان کے

پچھلے صفحہ سے آگے

یقول مالک وفریق من العلماء (حاشیہ بخاری ص۵۵۳)

ترجمہ: ابوالحسن رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا کہنا ہے کہ آپ کی تعمیر کردہ یہ مسجد، اسلام کی اوّلین مسجد ہے۔ امام داؤدی فرماتے ہیں کہ حضرت امام مالک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اور علماء کی ایک جماعت کا یہی قول ہے۔

نیز ہجرت کے بعد جب مسجدِ نبوی کی تعمیر کا مرحلہ آیا اور نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مسجد شریف کے لیے دو یتیم بچوں سے زمین خریدی (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو صحیح بخاری جلد ۱ ص۵۵۵) تو اس کی کل قیمت، دس دینار، بھی حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللهُ عَنْهُ نے اپنی جیب سے ادا فرمائی اور پھر تعمیر میں عملی حصہ بھی لیا۔

گویا اسلام کے دو اوّلین مراکز یعنی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں اوّلین مساجد کی تعمیر کا شرف آپ کے حصہ میں آیا۔ واضح رہے کہ قبا کی مسجد اگرچہ مسجدِ نبوی سے پہلے تعمیر ہو چکی تھی لیکن قبا مدینہ منورہ سے تقریباً دو میل کے فاصلہ پر مستقل آبادی ہے۔

حضرت قاضی خواجہ فتح اللہ قُدِّسَ سِرُّہٗ کا تعمیرِ مساجد کا یہ شوق آپ کی اولاد میں منتقل ہوتا رہا۔ چنانچہ قاضی صاحب کے اخلاف کے اسی شوق کی بدولت آج آزاد کشمیر اور پاکستان کے کئی علاقوں میں مساجد سے بہار ہے۔ کوٹلی تو فی الحقیقت مدینۃ المساجد بن چکا ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

[1] آپ کے عدالتی فیصلوں کا ریکارڈ اگر محفوظ ہوتا تو برصغیر کے بڑے بڑے مجموعہ ہائے فتاویٰ میں اس کا شمار ہوتا۔ یَفْعَلُ اللهُ مَا یَشَاءُ۔

Marfat.com

شاندار نتائج کو خواہ وہ کتنے ہی ہمہ گیر اور عظیم ہوں حقیر سمجھتے ہیں اور ان کو محفوظ کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔ اس کے علاوہ اس علاقہ کے علمی آثار کی یہ بدقسمتی رہی کہ مختلف حملہ آوروں نے جہاں اور قیامتیں ڈھائیں، ان آثار کو بھی صفحہ ہستی سے مٹا ڈالا اِلاّ مَاشَاءَ اللہُ۔ باوجود زمانہ کی دست بُرد کے آپ کی اصلاحی مساعی کے کچھ پہلو ابھی تک تحریری صُورت میں موجود ہیں۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ ممکن ہے مستقبل میں اضافہ کیا جا سکے۔

○ پرگنہ دھن ملوکی کے حاکم جناب سلطان میرا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اور ان کے برادرِ حقیقی جناب فتح محمد گکھڑ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ جو پرگنہ دانگلی کے حاکم اور دہلی کی مرکزی حکومت کی جانب سے "سلطان" خطاب سے سرفراز تھے، دونوں ہی آپ سے بہت متاثر تھے اور بالآخر آپ کے حلقہ مریدین میں شامل ہو گئے۔ پھر صبغۃ اللہ کے رنگ سے ایسے رنگے گئے کہ اپنے زمانہ میں قرونِ اولیٰ کے مسلمان حکمرانوں کی تصویر بن گئے۔ جناب فتح محمد گکھڑ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے آپ کے زیرِ سایہ آکر فسق و فجور کی بجائے زہد و تقویٰ کو اپنی زندگی کا نصب العین بنالیا۔ تمام مسکرات حتیٰ کہ تمباکو نوشی کو ترک کر دیا اور نماز روزہ کے پابند ہو کر دُنیاوی وجاہت کو فقرا۔ و اولیا۔ کی خدمت کا ذریعہ بنالیا۔ چنانچہ آپ کے متعلق حضرت خواجہ فتح اللہ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ خود فرماتے ہیں:

> چوں او (فتح محمد گکھڑ) از قوم و قبیلہ خود درحق ترکِ مسکرات تا تنباکو و ادائے صوم و صلوٰت مستثنیٰ است اللہ تعالیٰ اورا ازیں فرقہ گرداند۔ [1]

> ترجمہ: جب فتح محمد گکھڑ اپنے قبیلہ و قوم سے تمباکو تک ترک مسکرات اور نماز و روزہ کی ادائیگی میں مستثنیٰ ہے اللہ تعالیٰ اسے اسی گروہ (اولیا۔) سے فرمائے۔

اور جناب میرا خاں رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے بھی آپ سے مرید ہونے کے بعد دُنیاوی حکُومت کے ساتھ ولایتِ الٰہیہ کے منصب تک رسائی حاصل کر لی۔ چنانچہ ان کا مزار مُبارک اب تک موجود ہے۔ برکات کے حصول کے لیے لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں۔ بارھویں صدی ہجری کا مورخ رائے زادہ دنی چند رقمطراز ہے:

---

[1] خزائن نتیجۃ الاسرار (قلمی)، ص ۲۸۰

Marfat.com

در قصبۂ میرپور خانقاہِ او ہم مشہور ۔[۱]

ظاہر ہے یہ سب روحانی فتوحات اور باطنی فیوض جن کے باعث جناب میرا خان گکھڑ صاحبِ خانقاہ بنے حضرت شیخ فتح اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی مہربانیوں کا نتیجہ تھا۔ اعمال و کردار کا یہ انقلاب انہی کے نفسِ قدسی کا فیضان تھا۔

○ اپنے تبلیغی و اصلاحی مشن کو مزید موثر بنانے کے لیے آپ نے حضرت فتح محمد گکھڑ کی ایک دخترِ نیک اختر سے نکاح فرمالیا۔ اس طرح اس علاقہ کے حکمران خاندان اور آپ کے درمیان اجنبیت کی تمام دیواریں مسمار ہوگئیں اور آپ نے خاندان کا ایک فرد بن کر اصلاحی فریضہ سرانجام دینا شروع کر دیا۔ اس اقدام سے یقیناً بہت سے راجواڑے آپ کی اصلاحی مساعی سے متاثر ہوئے ہوں گے۔

اس عیش و عشرت کے دلدادہ، سفاک اور خونخوار خاندان کے کئی افراد آپ کے فیضِ صحبت سے نہ صرف مہذب، خدارسیدہ، خداترس بن گئے بلکہ آپ کی علمی تحریک میں شامل ہو گئے۔ جو خود صاحبِ علم ہوئے اور علوم و معارف کے سرپرست بھی۔ چنانچہ اس کی ایک مثال تاریخ فتح خانی ہے۔ جو جناب فتح خان گکھڑ (آپ کے خسر) رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے پوتے قابل خان ولد میرزا زمان خاں گکھڑ نے تالیف کی۔ قابل خان موصوف عین ممکن ہے کہ آپ کے تربیت یافتہ شاگرد ہوں۔ بارھویں صدی ہجری تک اس کتاب کی موجودگی کا پتہ چلتا ہے۔ کیونکہ رائے زادہ دنی چند نے کیگوہر نامہ میں اس سے استفادہ کیا ہے۔ جس کا سنِ تالیف ۱۱۳۷ھ/۱۷۲۵ء ہے۔ ممکن ہے یہ کتاب اب بھی کہیں موجود ہو۔ اگر یہ کتاب دستیاب ہو جائے تو جہاں گکھڑوں کی تاریخ میں ایک مستند ماخذ کا اضافہ ہوگا وہاں ممکن ہے حضرت قاضی القضاۃ خواجہ فتح اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے بارے میں مزید معلومات کا باعث ہو۔

○ آپ کے سلسلۂ طریقت یعنی سلسلہ عالیہ شطاریہ کے ایک جلیل القدر شیخ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ تھے۔ بابر، ہمایوں اور اکبر (اپنے ابتدائی دور میں)

---

[۱] کیگوہر نامہ، ص ۱۸۵، مطبوعہ پنجابی ادبی اکادمی لاہور

Marfat.com

آپ کے معتقدین میں شامل تھے۔ سلسلہ عالیہ شطاریہ میں آپ کا مقام و مرتبہ محتاجِ وضاحت نہیں۔ آپ نے اپنے ایک کشف پر مشتمل ایک رسالہ تحریر فرمایا جس کا نام "معراج نامہ" ہے۔ اس میں آپ نے اپنا عروجِ رُوحانی ذکر کرتے ہُوئے یہ دعویٰ فرمایا کہ مجھے اللہ تعالےٰ کا بے حجاب دیدار بحالتِ بیداری سر کی آنکھوں سے ہوا ہے[1]۔ آپ کے اس رسالہ پر علماء میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی اور انہوں نے آپ کی تضلیل شروع کر دی۔ اس شورش کے نتیجے میں انہیں گوالیار چھوڑنا پڑا اور گجرات (کاٹھیاواڑ) آگئے۔ وہاں بھی ہندوستان کے مائۂ ناز محدث اور عظیم القدر عالم دین حضرت علی المتقی (متوفی ۹۷۵ھ) نے ان پر فتوائے کفر جاری فرمایا لیکن شیخ وجیہہ الدین علوی رحمۃ اللہ (المتوفی ۹۹۸ھ) نے جو کہ آپ کے اَجلّہ خلفاء سے تھے، اپنے شیخ کا دفاع فرمایا۔ گجرات کے حالات بھی جب سازگار نہ رہے تو آپ کو دوبارہ گوالیار آنا پڑا[2]۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے خلاف شورش صرف برصغیر تک محدود نہ رہی بلکہ اس کی صدائیں حرمین شریفین میں پہنچ گئیں۔ چنانچہ اس زمانہ کے امام الحرمین[3] محدث کبیر احمد بن حجر ہیتمی مکی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ (المتوفی ۹۷۴ھ) سے دُنیا میں سر کی آنکھوں سے بحالت بیداری نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے سوا اوروں کے لیے رویتِ باری تعالیٰ کے وقوع کے متعلق سوال ہوا۔ وہ سوال اور اس کا تفصیلی جواب آپ کے فتاویٰ میں مُوجُود ہے[4]۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی (المتوفی ۱۰۵۲ھ) رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ نے بھی تکمیل الایمان میں اس مسئلہ کو وضاحت سے بیان فرمایا[5]۔ حضرت ملّا علی القاری (المتوفی ۱۰۱۴ھ) سے بھی

---

[1] منتخب التواریخ جلد سوم، ص ۳۴، ۳۵، بحوالہ شاہ محمد غوث گوالیاری ص ۱۲۱

[2] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو کتاب "شاہ محمد غوث گوالیاری" از پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مطبوعہ میر پور خاص (مغربی پاکستان) ۱۹۶۴ء

[3] تطہیر الجنان واللسان از ابن حجر مکی ہیتمی، ص ۶۹، مطبوعہ ترکی ۱۹۸۴ء

[4] ملاحظہ ہو فتاویٰ حدیثیہ، ص ۱۲۷، مطبوعہ مصر ۱۹۳۷ء

[5] ملاحظہ ہو: ۱۔ تکمیل الایمان فارسی، ص ۶، مطبوعہ مطبع دامن گیر لاہور ۱۲۷۸ھ

(جاری ہے)

Marfat.com

اس سلسلہ میں استفتار ہوا۔ آپ نے یہ استفتار اور اس کا جواب شرح فقہ اکبر[1] میں نقل فرمایا ہے اس سلسلہ میں حضرت مجدد الف ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نے مکتوبات[2] میں شدید موقف اختیار فرمایا ہے[3]

حضرت شیخ وجیہہ الدین علوی گجراتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے حضرت علی المتقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے فتوائے تکفیر سے اختلاف کرتے ہوئے بڑے پتے کی بات ارشاد فرمائی :

ما اربابِ قالیم و شیخ اہلِ حال۔ فہم ما بہ کمالاتِ او نمی رسد۔[4]

ترجمہ: ہم اربابِ قال ہیں اور شیخ محمد غوث اہلِ حال۔ ہماری عقل ان کے کمالات کو نہیں پہنچ سکتی۔

اولیائے کرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ کے شطحیات واجب التاویل ہوتے ہیں۔ وہ اپنے ظاہر معنوں پر محمول نہیں ہوتے جس پر شرعی مواخذہ ہوتا ہے۔ اربابِ سکر و حال کی باتوں کی حقیقت کو کسی صاحبِ نظر کی دُور بین نگاہ ہی پا سکتی ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ فرماتے ہیں :

پچھلے صفحہ سے آگے

۲۔ نور الایقان ترجمہ اُردو تکمیل الایمان ص ۹ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۴۱ھ

نوٹ : شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے اخبار الاخیار میں آپ کے احوال میں صرف چند سطریں تحریر کی ہیں اور وہ بھی مستقل عنوان کے تحت نہیں بلکہ آپ کے پیر و مرشد شیخ حاجی حمید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ضمن میں، نیز اشعۃ اللمعات میں بھی رویتِ بصری کے قائل کی تکذیب و تضلیل مشائخ کرام سے نقل فرمائی ہے۔ ملاحظہ ہو اشعۃ اللمعات ج ۴، ص ۴۴۴

[1] شرح فقہ اکبر ص ۱۵۰۔۱۵۱، مطبوعہ مجتبائی دہلی ۱۳۴۸ھ

[2] مکتوبات امام ربانی دفتر اول، مکتوب ۲۷۲۔ مطبوعہ ترکی

[3] شاہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے خلاف ردِ عمل ظاہر کرنے والے علمار کی یہ ایک سرسری فہرست ہے۔ تلاش و تفحص سے اس میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

[4] منتخب التواریخ از ملا عبدالقادر بدایونی جلد ۳ ص ۴۴، بحوالہ شاہ محمد غوث گوالیاری ص ۱۲۰

Marfat.com

شاہ وجیہہ الدین جیسی فکر رسا کس کے پاس تھی جو اس کتاب کے اسرار و معارف کو سمجھ سکتا۔ [1]

ایسی صورت میں جس طرح اولیاء اللہ معذور ہوتے ہیں اسی طرح علمائے کرام بھی معذور۔ وہ بھی برحق، یہ بھی برحق۔ نہ وہ قابلِ ملامت اور نہ یہ قابلِ نفرت۔ شدید اختلاف کے باوجود ہر دو قابلِ صد احترام و اکرام ہوتے ہیں۔

سلسلۂ شطاریہ کے سلوک کی تکمیل میں یہ روحانی عروج، جسے حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی زبان میں معراج کہتے ہیں، ایک لازمی جزو ہے۔ لیکن حضرت شیخ فتح اللہ شطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ایک مکاشفہ کی رو سے آپ کے شیخ حضرت خواجہ محمد حسن رہتاسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے لیے سرکارِ دو عالم نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ مژدہ ہے کہ آپ کے متوسلین اور متبعین سے کوئی بھی شریعت کے کسی بھی ادب کو ترک نہیں کرے گا۔ [2] اسی کا ثمرہ تھا کہ آپ کا یہ روحانی عروج جب درجۂ کمال کو پہنچا تو آپ نے اپنے رب تعالیٰ کا دیدار دل کی آنکھوں سے کیا اور اپنے متوسلین کے لیے جو نصابِ سلوک شطاریہ، خزائن فتحیۃ الاسرار کی صورت میں چھوڑا اس میں صاف تحریر فرما دیا:

فاینما تولوا فثم وجہ اللہ بدلِ منور نظارہ نماید۔ [3]

نیز فرمایا:

بے پردہ بدل بیند۔ [4]

ایک اور مقام پر فرمایا:

رویتِ پروردگار چہ بصری کہ متعلق بجنت و رویتِ قلبی کہ بخواص اللہ

---

[1] شاہ محمد غوث گوالیاری از ڈاکٹر محمد مسعود احمد ص ۱۲۱

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۳۰۰

[3] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۲۵

[4] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۲۵

Marfat.com

در دُنیا ہم نصیب ۔[۱]

ایک اور جگہ اپنے اور حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ کے مکاشفہ میں فرق بیان فرماتے ہوئے لکھا۔

چنانچہ آں بزرگ شیخ محمد غوث کہ در غوثیۂ خود نوشتہ کہ بے پردہ بیند یعنی بہ بصرے کہ رویتِ ظاہری تابع او است، باو بیند۔ ہر چہ از دولت سنداستادِ عارف کامل بعداز عمل معاینہ نمود، بتقریرے کہ ادبے از آدابِ شریعت مطہرہ بیرون نباشد بے افراط و تفریط دریں درج نمود[۲]

اس طرح حضرت خواجہ فتح اللہ شطاری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ نے ایک انقلابی اقدام کے ذریعہ سے اپنے سلسلہ شریفہ کے طالبین کے لیے سلامتی کی راہ متعین فرمائی۔ جو ایک طرف تو ان کے لیے روحانی عروج کے کمالات کا راستہ کھلا رکھتی ہے اور دُوسری طرف علمائے کرام کی تسکین بلکہ سلسلہ عالیہ کی طرف ترغیب کا سامان مہیا کرتی ہے۔ اس طرح آپ اپنے سلسلہ کے روحانیت کے مجتہد اور مجدد کے مقام پر فائز نظر آتے ہیں۔ ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ‌ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ؎

یہ رُتبہ جس کو ملنا تھا اسی کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

کسی عربی شاعر کا شعر تھوڑے تصرف کے ساتھ آپ کے حال رفیع کے کتنا مناسب ہے

فَاِنَّهٗ وَاِنۡ كَانَ الۡاَخِيۡرُ زَمَانُهٗ
لَاٰتٍ بِمَالَمۡ تَسۡتَطِعۡهِ الۡاَوَائِلُ

○ دُنیائے تصوف در روحانیت میں مخلوقِ خدا پر شفقت اور ان کی خدمت کی تلقین کی جاتی ہے۔ چنانچہ بزرگانِ سلف کا فیصلہ ہے ؎

---

[۱] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۲۹

[۲] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۳۸

Marfat.com

طریقت بجز خدمتِ خلق نیست　　　به تسبیح و سجادہ و دلق نیست

لیکن یہی شفقت و خدمت کا جذبہ جب اعتدال کی حدود کو پار کر جاتا ہے تو اباحیت و صلح کلیت کی وادیوں میں سالک گم ہو کر راہِ حق سے بہت دُور چلا جاتا ہے۔ ایسا شخص شیطان کا مَن بھاتا لقمہ اور اس کا دل پسند آلۂ کار بن جاتا ہے۔ حضرت خواجہ فتح اللہ میرپوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ جیسا دیدہ وَر اس حقیقت سے کیسے بے خبر رہ سکتا تھا۔ آپ نے اس جانب بھرپور توجہ فرمائی۔ شیطان کے آلۂ کار مختلف متصوف فرقوں کا تفصیل کے ساتھ آپ نے ذکر فرمایا[1] اور آخر میں ان سے دُور رہنے کی پُرزور الفاظ میں تلقین فرمائی۔ ذرا الفاظ کے تیور پر غور ہو۔

اِذَا عَلِمْتَ مِنْ اَحْوَالِ التَّصَوُّفِ فَاحْتَرِزْ مِنْ تِلْكَ الْفِرَقِ الْمُبْتَدِعَةِ الْمَذْكُوْرَةِ وَاسْعَ بِسَعْيٍ بَلِيْغٍ فِيْ اِهَانَتِهِمْ حَتّٰى اَعْطَاكَ اللّٰهُ اَجْرًا عَظِيْمًا كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهَانَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ اٰمَنَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا وَلِاِخْوَانِنَا عَلَى الطَّرِيْقَةِ الْمُسْتَقِيْمَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ۔ يَا طَالِبَ الْمَوْلٰى ذُكِرَ فِي الْمُحِيْطِ يُكْرَهُ الصَّلٰوةُ خَلْفَ الْمُبْتَدِعِ فَلَمَّا يُكْرَهُ الصَّلٰوةُ خَلْفَهُ فَلِمَ لَا يَحْرُمُ الْاِقْتِدَاءُ خَلْفَهُ فِيْ طَرِيْقَةِ السُّلُوْكِ۔[2]

نیز آپ نے طالبِ مولیٰ کے لیے مذہبِ حقّہ اہلِ سنت وجماعت کے مطابق

---

[1] ملاحظہ ہو خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۲ تا ۱۷

نوٹ: یہ اقتباس بتمامہ آپ کی تعلیمات میں مندرج ہے وہاں ملاحظہ ہو۔

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۹

ترجمہ کے لیے تعلیماتِ مبارکہ کا باب ارشاد نمبر ۱۶ اور نمبر ۱۷ ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

اعتقاد و اعمال کی ضرورت کو خوب واضح فرمایا ہے۔[1]

بزرگانِ دین ہمیشہ طالبانِ حق کو یہ نصیحت کرتے آئے ہیں ؎

پیر را بگزیں کہ بے پیر ایں سفر ہست بس پُر آفت و خوف و خطر

شیطان اور نفس کی فریب کاریوں سے بچنا خُدا تعالیٰ کی توفیق اور مُرشدِ کامل سے استمداد کے بغیر ناممکن ہے۔ اُس زمانہ کے بعض خام کار صُوفیوں نے شیطان اور نفس کے جال میں آ کر یہ دعویٰ کر دیا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو ایک "امرد شاب" کی شکل میں دیکھا۔ ظاہر ہے تجسیم کا یہ عقیدہ ضلالت و زندقہ کے سوا کچھ نہیں۔ حضرت شیخ فتح اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ نے اس نظریہ کی تردید فرما کر ان کی خام کاری کو واضح فرمایا۔ آپ کا کہنا ہے:

ایں صُورت، صورتِ لطیفۂ انسانی ست کہ قالبِ او صورتِ مجسمہ است۔[2]

آپ نے اپنا تجربہ یہ بیان فرمایا کہ ایک خاص مراقبہ پر جب چھ ماہ تک مداومت کی جائے تو مذکور صورتِ خاص متجلی ہوتی ہے۔[3]

آپ کی اصلاحی کوششوں کے ثمر آور ہونے کی ایک واضح مثال سنبھالکہ نزد پانی پت سے جہاں آپ کا بحالتِ سفر انتقال ہوا، آپ کے جسدِ اطہر کی میرپور منتقلی ہے۔ ذرا اندازہ فرمائیں کہ ایک شخص اپنے وطن سے، اپنے خاندان اور عزیز و اقارب سے دُور ہے۔ خاندان، اپنے علاقہ کے انتہائی بااثر خاندانوں سے ایک ہے۔ صدیوں سے محکمۂ عدل و انصاف، احتساب، تولیت اور خطابت اس خاندان سے متعلق ہیں۔ سنبھالکہ میں جب آپ کا انتقال ہوا تو اس وقت بھی رہتک میں آپ کے خاندان کے کافی سارے افراد غیر منقسم ہند کی مرکزی حکومت کے اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے۔ اور ان کی خواہش بھی تھی کہ ان کا جسدِ اطہر حاصل کر کے خاندانی قبرستان رہتک میں سپردِ خاک کیا جائے۔ لیکن علاقہ میرپور جس میں

---

[1] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۸

[2] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۲۹

[3] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۲۸

Marfat.com

آپ نے ۳۰ برس قَالَ اللہُ وَقَالَ الرَّسُوْلُ کا درس دیا، معرفت کے پیاسے دلوں کی سیرابی کا سامان کیا، زہد و تقویٰ کا عملی نمونہ پیش کیا، کہ خواص اور عوام، راعی اور رعایا کے دلوں کی آپ دھڑکن بن چکے تھے، وہ نہیں برداشت کر سکتے تھے کہ جس ہستی نے اتنا عرصہ ہماری رہنمائی و رہبری کی، اب انتقال کے بعد ہم سے جُدا ہو جائے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی عقیدت کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ ایک فوجی دستہ ترتیب دیا تاکہ آپ کے جسدِ اطہر کو پورے اعزاز کے ساتھ میرلوپر لایا جا سکے۔ جب یہ فوجی دستہ سنبھالکہ پہنچا تو رہتک سے آپ کے خاندان کے بااثر افراد بھی آپ کے جسدِ اطہر کو حاصل کرنے کی خاطر پہنچ چکے تھے۔ دونوں طرف سے تقاضا اس حد کو پہنچ گیا کہ قریب تھا کہ لڑائی جھگڑے کی نوبت آجائے لیکن سچی عقیدت غالب آئی اور آپ کو سنبھالکہ واقع پانی پت سے میرلوپر منتقل کیا گیا۔ اس زمانے کے راجواڑے چھوٹے چھوٹے علاقوں پر مشتمل ہوتے تھے۔ ایک یا دو راجواڑے اتنے بااثر خاندان کے مقابل کامیاب نہیں ہو سکتے تھے۔ اس سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ آپ کے جسدِ مبارک کے حصول اور اسے میرلوپر لانے کی کوشش میں علاقہ بھر کے راجواڑوں نے مشترک حصہ لیا ہوگا۔ اس معاملہ پر جتنا غور کیا جائے اتنا ہی آپ کی اصلاحی مساعی کے اثرات کی ہمہ گیریت، وسعت اور آفاقیت کا اقرار کرنا پڑتا ہے ؎

هَا اَنْتَ طُفْ شَرْقَ الْوُجُوْدِ وَغَرْبَهٗ — فَلَا تَلْقَ لَهٗ مِثْلًا وَلَا تَلْقَ لَهٗ شَكْلًا

عَقِمَ الزَّمَانُ مُقَدَّمًا وَ مُؤَخَّرًا — عَنْ اَنْ تُحِيْطَ بِمِثْلِهِ الْاٰفَاقُ

Marfat.com

معاصر مشاہیر

ذیل میں حضرت شیخ فتح اللہ صدیقی شطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے کچھ ہم عصر مشاہیر کے اسمائے گرامی، ان کے سنین وصال اور مدفن درج ہیں۔ بعض سے آپ نے علمی و رُوحانی استفادہ کیا ہوگا اور بہت سے آپ سے فیضیاب ہُوئے ہوں گے۔ ان معاصر بزرگوں کے ساتھ آپ کے مراسم کیسے تھے اور ان کے حضرت شیخ موصوف عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ کے ساتھ کیا کیا روابط تھے، ابھی تک تاریخ کا سربستہ راز ہے۔ مستقبل کا مؤرخ ممکن ہے اس راز سے پردہ ہٹا سکے۔

اسمِ گرامی	سنِ وصال	مدفن
حضرت سید ابوتراب عرف شاہ گدا حسینی	۱۰۷۱ھ	لاہور
حضرت ابوالفتح کشمیری	۱۱۰۰ھ	کشمیر
حضرت ابوسعید دست رسُول	۱۰۴۳ھ	گنگوہ
حضرت شاہ ابوالمعالی	۱۰۲۴ھ	لاہور
حضرت شاہ اجمل	۱۰۵۷ھ	بہڑایچ
حضرت مولانا احمد شوریانی	۱۰۳۰ھ	قصور
حضرت مجدد الف ثانی سرہندی	۱۰۳۴ھ	سرہند
حضرت سید احمد کالپوی	۱۰۸۴ھ	کالپی
حضرت ملا احمد جیون	۱۱۳۰ھ	امیٹھی

Marfat.com

حضرت سید آدم بنوری	۱۰۵۳ھ	مدینہ منورہ
حضرت شاہ ارزانی	۱۰۴۰ھ	پٹنہ
حضرت شیخ ارزانی قادری	۱۰۷۲ھ	جونپور
حضرت شاہ اسکندر	۱۰۳۳ھ	ملتان
حضرت شیخ اسمٰعیل چشتی	۱۰۶۶ھ	اکبرآباد
حضرت شاہ اسمٰعیل عروج ولایت	۱۰۸۸ھ	دہلی
حضرت شاہ اعلیٰ عرف عبدالسلام	۱۰۳۳ھ	پانی پت
حضرت شیخ الہ داد توزی	۱۰۴۹ھ	قصور
حضرت شاہ اویس	۱۰۸۷ھ	بلگرام
حضرت حاجی بابا قادری کانجو	۱۰۶۶ھ	کشمیر
حضرت بایزید چشتی	۱۰۳۵ھ	قصور
حضرت بایزید اللہ ہو قصوری	۱۰۹۵ھ	سادھوڑہ
حضرت شیخ باقی اکبرآبادی	۱۰۶۵ھ	اکبرآباد
حضرت شیخ بلاول لاہوری	۱۰۴۶ھ	لاہور
حضرت بھولن چشتی۔	۱۱۰۴ھ	صفی پور
حضرت خواجہ بہاری لاہوری	۱۰۶۰ھ	لاہور
حضرت خواجہ بیرنگ دہلوی	۱۰۴۲ھ	دہلی
حضرت سلطان باہو	۱۱۰۲ھ	شورکوٹ
حضرت شیخ پاپخو گوجر	۱۰۷۳ھ	پشاور
حضرت شیخ پھوگے افغان	۱۰۹۹ھ	قصور
حضرت شاہ پیرا	۱۰۸۹ھ	دہلی
حضرت اکسیر عشق ابوالمجد پیر محمد سلونی	۱۰۹۹ھ	سلون
حضرت شاہ پیر محمد لکھنوی	۱۰۸۲ھ	لکھنو

Marfat.com

حضرت شیخ پیر شطاری	۱۰۴۲ ھ	میرٹھ
حضرت سید جان محمد حضوری	۱۰۶۵ ھ	لاہور
حضرت شیخ جان محمد لاہوری	۱۰۸۲ ھ	لاہور
حضرت شیخ جان اللہ لاہوری	۱۰۳۹ ھ	لاہور
حضرت شیخ جمال اولیاء	۱۰۴۷ ھ	کوڑہ
حضرت سید شاہ جمال	۱۰۴۹ ھ	لاہور
حضرت شیخ جنید موہانی	۱۰۷۸ ھ	سندیلہ
حضرت ملا حامد قادری	۱۰۴۴ ھ	میاں میر
حضرت شیخ حامد لاہوری	۱۰۵۴ ھ	لاہور
حضرت شیخ حاجی محمد جونپوری	۱۰۶۹ ھ	جونپور
حضرت شیخ حبیب خبیری	۱۰۷۹ ھ	اورنگ آباد
حضرت بابا حبیب لٹو	۱۱۰۵ ھ	کشمیر
حضرت شیخ حبیب اللہ کافی	۱۰۸۰ ھ	لاہور
حضرت سید حسن رسول نما	۱۰۸۸ ھ	دہلی
حضرت شیخ حسن لالو	۱۰۹۹ ھ	کشمیر
حضرت اخون ملا حسین کشمیری	۱۰۵۰ ھ	کشمیر
حضرت سید حمید لاہوری	۱۰۹۰ ھ	لاہور
حضرت قاضی حیدر عرف قاضی خاں کشمیری	۱۱۲۲ ھ	کشمیر
حضرت حیدر پتلو	۱۰۵۰ ھ	کشمیر
حضرت مرزا حیات بیگ کشمیری	۱۱۲۰ ھ	کشمیر
حضرت خواجہ خانوں انگوری	۱۰۹۸ ھ	انگور
حضرت حاجی خضر	۱۰۵۲ ھ	بہلولپور
حضرت خواجہ محمد نیازی	۱۰۶۸ ھ	کشمیر

Marfat.com

حضرت شیخ داؤد عرف تبہ مالو	۱۰۷۰ ھ	کشمیر
حضرت شیخ داؤد گنگوہی رحیم دل	۱۰۸۰ ھ	گنگوہ
حضرت بابا داؤد مشکواتی	۱۰۹۷ ھ	کشمیر
دارا شکوہ شہزادہ	۱۰۷۰ ھ	دہلی
حضرت مولانا درویزہ پشاوری	۱۰۴۸ ھ	پشاور
حضرت سید دوست محمد اصفہانی	۱۱۰۱ ھ	لکھنو
حضرت بابا زاہد ناکامو کشمیری	۱۰۸۲ ھ	کشمیر
حضرت شاہ زاہد چشتی	۱۰۹۵ ھ	صفی پور
حضرت سید زندہ علی لاہوری	۱۱۱۱ ھ	لاہور
حضرت زین الدین کشمیری	۱۰۴۴ ھ	کشمیر
حضرت سالار سرمست	۱۰۸۷ ھ	دہلی
حضرت سید سرور دین حضوری	۱۱۰۰ ھ	لاہور
حضرت حکیم سعید معروف بہ سرمد	۱۰۷۰ ھ	دہلی
حضرت سعید خان چشتی	۱۰۶۷ ھ	برہانپور
حضرت شیخ سعدی وزیرآبادی	۱۱۰۲ ھ	وزیرآباد
حضرت شیخ سعدی بلغاری	۱۱۰۲ ھ	مزنگ
حضرت شاہ سلیمان قادری	۱۰۶۵ ھ	بھیلووال
حضرت سید احمد اکبرآبادی	۱۰۹۹ ھ	آگرہ
حضرت میر سید محمد کالپوی	۱۰۷۱ ھ	کالپی
حضرت شیخ سیف الدین کشف کونی	۱۰۹۶ ھ	دیپالپور
حضرت خواجہ سیف الدین مجددی	۱۰۹۸ ھ	سرہند
حضرت سید شاہ محمد قادری	۱۰۶۹ ھ	لاہور
حضرت شاہ محمد کشمیری	۱۱۱۷ ھ	کشمیر

Marfat.com

حضرت شاہ شکور اللہ قلندر	۱۱۰۹ھ	ہمیر پور
حضرت شمس الدین عرف محمد قطب اسرار الواحدیت	۱۰۹۹ھ	احمد آباد
حضرت اخون شہباز قلندر	۱۰۳۳ھ	سیوان
حضرت شیخ محمد سُلطان پوری	۱۰۷۵ھ	
حضرت شیخ محمد انبالی	۱۰۸۳ھ	انبالہ
حضرت میر صالح کشفی	۱۰۶۰ھ	اکبر آباد
حضرت شاہ صفی اللہ سیف الرحمٰن	۱۰۸۰ھ	حجرہ
حضرت میر طاہر تیز رو بدخشی	۱۰۴۷ھ	جونپور
حضرت شیخ عارف چشتی	۱۰۴۱ھ	لاہور
حضرت شیخ عبدالوہاب متقی	۱۰۱۱ھ	مدینہ منورہ
حضرت سید عبدالواہاب کیلانی	۱۰۳۷ھ	لاہور
حضرت مخدوم عبدالرشید	۱۰۵۰ھ	جونپور
حضرت مولانا شمس الحق عبدالرشید عرف دیوان رشید	۱۰۸۳ھ	جونپور
حضرت شاہ عبدالمجید	۱۰۲۷ھ	فیروز آباد
حضرت شاہ عبدالواحد چشتی	۱۰۷۵ھ	صفی پور
حضرت مخدوم حافظ عبدالغفور	۱۱۱۶ھ	پشاور
حضرت سید عبدالقادر بُخاری	۱۰۵۰ھ	اکبر آباد
حضرت سید عبدالقادر لاہوری	۱۰۷۷ھ	لاہور
حضرت شیخ عبدالحق محدث	۱۰۵۳ھ	دہلی
حضرت شیخ عبدالخالق چشتی	۱۰۵۹ھ	لاہور
حضرت عبدالخالق گجراتی	۱۰۷۸ھ	احمد آباد
حضرت خواجہ عبدالخالق اویسی	۱۰۸۵ھ	مُبارک پور
حضرت سید عبدالرزاق عرف سید کی	۱۰۴۸ھ	لاہور

Marfat.com

حضرت سیّد عبدالرزاق شاہ چراغ	۱۰۶۸ھ	لاہور
حضرت سیّد عبدالجلیل دہلوی	۱۰۵۷ھ	دہلی
حضرت حاجی عبدالجلیل لاہوری	۱۰۸۲ھ	لاہور
حضرت مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی	۱۰۶۸ھ	سیالکوٹ
حضرت سید عبدالحکیم گیلانی	۱۱۰۸ھ	لاہور
حضرت حاجی عبدالکریم چشتی	۱۰۴۵ھ	کوٹ نوا
حضرت شاہ عبدالکریم مانکپوری	۱۰۵۷ھ	مانک پور
حضرت قاضی عبدالکریم اخوند کریداد	۱۰۷۲ھ	یوسف زئی
حضرت شیخ عبداللہ بدایونی	۱۰۳۴ھ	بدایوں
حضرت شیخ عبداللہ ٹھٹھی	۱۰۳۷ھ	ٹھٹھہ
حضرت عبداللہ عرف حاجی بہادر	۱۰۹۵ھ	بہادر گھاٹ
حضرت بابا عبداللہ کشمیری	۱۱۱۷ھ	کشمیر
حضرت شیخ عبدالحی اکبرآبادی	۱۰۷۷ھ	اکبرآباد
حضرت شیخ عبدالحی چشتی	۱۰۸۱ھ	جونپور
حضرت بابا عثمان قادری کشمیری	۱۱۱۷ھ	کشمیر
حضرت مولوی عصمت اللہ لکھنوی	۱۱۱۳ھ	لکھنو
حضرت سید شاہ علیم اللہ	۱۱۰۳ھ	رائے بریلی
حضرت بابا علی کشمیری	۱۰۵۹ھ	کشمیر
حضرت سید عمادی الملک لاہوری	۱۰۳۹ھ	لاہور
حضرت میر عنایت اللہ عرف مسکین شاہ	۱۰۵۲ھ	لاہور
حضرت سید غلام غوث	۱۰۴۵ھ	علی پور جیوا
حضرت فتح قلندر جونپوری	۱۱۱۸ھ	قلندر پور
حضرت شاہ فتح قلندر لاہر پوری	۱۱۱۸ھ	لاہر پور

Marfat.com

حضرت شیخ فتح اللہ گنگوہی	۱۰۳۶ھ	گنگوہ
حضرت شاہ فضل اللہ کالپوی	۱۱۱۱ھ	کالپی
حضرت شاہ قاسم حقانی	۱۱۳۲ھ	کشمیر
حضرت شیخ قطب الدین چشتی	۱۰۷۶ھ	جونپور
حضرت شیخ قیام الدین چشتی	۱۰۹۲ھ	جون پور
حضرت شاہ حاجی گگن شوریانی	۱۰۴۳ھ	قصور
حضرت لالہ ریشی بابا	۱۱۰۵ھ	کشمیر
حضرت مادھو	۱۰۵۶ھ	لاہور
حضرت شاہ مجتبیٰ عرف مجا قلندر	۱۰۸۴ھ	لاہرپور
حضرت محمد صالح اکبرآبادی	۱۰۶۷ھ	اکبرآباد
حضرت سید محمد صالح نوشاہی	۱۱۱۸ھ	چک سادہ
حضرت شیخ محمد عرف میاں میر	۱۰۴۵ھ	میاں میر
حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش	۱۱۰۳ھ	لاہور
حضرت حجۃ اللہ شرف الدین محمد نقشبندی	۱۱۱۴ھ	سرہند
حضرت شیخ بدرالحق محمد ارشد بن دیوان رشید	۱۱۱۳ھ	جونپور
حضرت دیوان محمد حامد	۱۰۸۳ھ	اجودھن
حضرت شیخ محمد داؤد گنگوہی	۱۰۹۵ھ	گنگوہ
حضرت سید محمد سعید مصطفائی صفات	۱۰۸۴ھ	پشاور
حضرت سید محمد سعید بن حضرت مجدد الف ثانی	۱۰۷۰ھ	سرہند
حضرت شیخ محمد امیر گیلانی	۱۱۰۲ھ	دہلی
حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری	۱۰۴۰ھ	لاہور
حضرت شیخ محمد عارف صابری	۱۰۷۱ھ	لاہور
حضرت خواجہ محمد معصوم بن حضرت مجدد الف ثانی	۱۰۸۰ھ	سرہند

Marfat.com

حضرت شیخ محمد اسماعیل عرف وڈا میاں	۱۰۸۵ ھ	لاہور
حضرت قاضی محمد افضل	۱۰۹۲ ھ	لاہور
حضرت مولانا محمد افضل الہ آبادی	۱۱۲۴ ھ	الہ آباد
حضرت محمد فاضل متوکل	۱۱۱۲ ھ	لاہور
حضرت دیوان محمد ابراہیم	۱۰۳۱ ھ	اجودہن
حضرت شیخ محمد اعظم چشتی	۱۰۴۲ ھ	احمد آباد
حضرت شیخ محمد سلیم صابری	۱۰۳۰ ھ	لاہور
حضرت سید محمد مقیم محکم الدین	۱۰۵۵ ھ	حجرہ
حضرت خواجہ محمد ہاشم دہبیدی	۱۰۴۶ ھ	دہبید
حضرت حاجی محمد ہاشم گیلانی	۱۰۸۷ ھ	لاہور
حضرت شیخ محمد ہاشم کشمیری	۱۱۱۸ ھ	خانبار
حضرت میاں محمد امین ڈار کشمیری	۱۰۹۸ ھ	کشمیر
حضرت ملا محمد امین کانی کشمیری	۱۱۰۹ ھ	کشمیر
حضرت ملا محمد محسن کشو	۱۱۱۹ ھ	کشمیر
حضرت محی الدین بن یوسف یحییٰ چشتی	۱۱۱۳ ھ	شاہجہانپور
حضرت شیخ محب اللہ چشتی	۱۰۵۸ ھ	الہ آباد
حضرت شیخ محب اللہ اکبر آبادی	۱۰۵۸ ھ	اکبر آباد
حضرت شیخ محمدی عرف شاہ فیاض	۱۱۰۷ ھ	اکبر آباد
حضرت میر محمد علی کشمیری	۱۰۷۲ ھ	کشمیر
حضرت سید محمد مہدی جونپوری	۱۰۴۲ ھ	جونپوری
حضرت حاجی مصطفےٰ سرہندی	۱۰۳۹ ھ	سرہند
حضرت خواجہ معین الدین نقشبندی	۱۰۸۵ ھ	کشمیر
حضرت شیخ ملک محمد جائسی	۱۰۴۹ ھ	جائس

Marfat.com

حضرت شیخ منیر لاہوری	۱۰۴۴ھ	لاہور
حضرت شیخ ناظر اکبرآبادی	۱۰۵۷ھ	اکبرآباد
حضرت میرناجو کشمیری	۱۱۱۱ھ	کشمیر
حضرت سید ننھے شاہ	۱۱۱۱ھ	لاہور
حضرت شیخ نجم الدین عرف بابا بنجی ریشی	۱۰۷۲ھ	کشمیر
حضرت بابا نصیب الدین غازی کشمیری	۱۰۴۷ھ	پنج بارہ
حضرت میر نعمان مجددی	۱۰۶۰ھ	اکبرآباد
حضرت شیخ نور محمد پشاوری	۱۰۵۹ھ	پشاور
حضرت مولانا نورالحق بن شیخ عبدالحق محدث	۱۰۷۳ھ	دہلی
حضرت خواجہ نیاز کشمیری	۱۰۶۸ھ	کشمیر
حضرت ولی محمد عیسیٰ کشود	۱۱۰۳ھ	دہلی
حضرت میراں سید ولی اللہ	۱۰۹۹ھ	بیجاپور
حضرت میر ہاشم منور آبادی	۱۰۹۷ھ	کشمیر
حضرت شیخ یعقوب کشمیری	۱۱۰۶ھ	اسلام آباد
حضرت شیخ یحییٰ گجراتی	۱۰۷۵ھ	مدینہ منورہ

مندرجہ بالا معلومات حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ایک مُرِیدِ باصفا مولانا محمد احسن وحشی چشتی صابری کی کتاب "وفیات الاخیار" سے ماخوذ ہیں۔ کتاب کا یہ ایڈیشن سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد کا طبع شدہ ہے۔

Marfat.com

اورنگ زیب عالم گیر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ المشائخ قاضی فتح اللہ شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

اورنگ زیب عالم گیر ۱۵ ذی قعدہ ۱۰۲۷ھ / ۲۴ اکتوبر ۱۶۱۸ء کو پیدا ہوا۔ اپنے وقت کے جید علماء سے تحصیلِ علم کی۔ بادشاہ بننے کے بعد ۱۰۷۲ھ / ۱۶۶۲ء میں قرآن مجید حفظ کیا۔ مولانا محمد فرخ نبیرہ حضرت مجددِ الف ثانی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِمَا سے حکومت کے آخری ایّام میں بخاری شریف دوبارہ پڑھی۔ فقہ و تفسیر و حدیث کے علاوہ کتبِ اخلاق و تصوّف سے بھی شغف تھا۔ مذہبی رنگ اتنا غالب تھا کہ عین قتال و جہاد کے مواقع پر بھی نماز قضا کرنے کا تصوّر نہ کرتا۔ ہمیشہ باوضو رہتا۔ نماز اوّل وقت میں باجماعت ادا کرتا۔ رمضان میں اعتکاف معمول تھا۔ دارا اور اس کے ہم مشرب اسے نمازی، فقیر، ریاکار وغیرہ کے طعنوں سے یاد کیا کرتے تھے۔ [1]

سُلطانِ عادل زمین پر اللہ تعالیٰ کا سایہ ہوتا ہے [2] اس کی تعریف و توصیف کرنا اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کرنا ہے۔ حضرت شیخ فتح اللہ صدیقی شطاری قُدِّسَ سِرُّہٗ نے

---

[1] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو مقدمہ حسنات الحرمین از پروفیسر محمد اقبال مجددی ص ۱۱۹ تا ۱۲۱ مطبوعہ موسیٰ زئی شریف

[2] امام سیوطی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ نے جامع صغیر میں اس مضمون کی سات حدیثیں درج کی ہیں۔ ملاحظہ ہو جامع صغیر جلد ۲ صفحہ ۶۱، ۶۲ مطبوعہ مصر ۱۳۷۳ھ / ۱۹۵۴ء

Marfat.com

اپنی کتاب میں اورنگ زیب عالمگیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

زمینِ پنجاب و ہندوستان از سببِ انصاف دادنِ بادشاہِ دیں پناہ چنانچہ باید و شاید و عزت بعلم و علماء کہ علمِ او بدرجۂ فوق کل ذی علم علیم و ذاتِ قدسی صفاتِ او اورع المتورعین و تمہیدِ قواعدِ عدل او نسبتِ سلاطین الماضیہ اعدل العادلین و جہادِ اکبرِ او موافقِ مجاہدات اسبق الزہاد و العباد مملو بعلم و فضل است۔[1]

ترجمہ: پنجاب اور ہندوستان کی سرزمین، بادشاہِ دین پناہ کے کماحقہٗ انصاف عطا فرمانے، علم اور علماء کو اعزاز بخشنے کے باعث، جبکہ اس کا اپنا علم فوق کل ذی علم علیم کے درجے کا ہے، اس کی ذات قدسی صفات پرہیزگاروں سے بڑھ کر صاحبِ ورع و تقویٰ ہے، قواعد عدل کی تمہید میں سلاطین ماضیہ کی نسبت عدل کرنے والوں سے بڑھ کر عادل ہے اور مجاہدات کی رُو سے جہادِ اکبر میں وہ زاہدوں اور عابدوں سے سبقت لے گیا ہے، علم و فضل سے بھری ہوئی ہے۔

تاریخی اعتبار سے توجہ طلب امر یہ ہے کہ آپ نے پنجاب اور ہندوستان کی سرزمینوں کا ذکر فرمایا ہے کشمیر کا ذکر نہیں فرمایا۔ حالانکہ اورنگزیب عالمگیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا عدل اور اعزازِ علم و علماء اپنی تمام محروسہ سلطنت کے لیے عام تھا۔ اس کا باعث یہی ہو سکتا ہے کہ میرپور اس زمانہ میں کشمیر کا حصہ شمار نہیں ہوتا تھا بلکہ پنجاب کے صُوبہ میں شامل تھا۔

حضرت قاضی فتح اللہ قُدِّسَ سِرُّہٗ نے پہلے اورنگ زیب عالمگیر کی صفتِ انصاف کا ذکر فرمایا ہے۔ بحیثیت قاضی انصاف کی راہ میں رکاوٹ کے تمام امور کا آپ کو بخوبی علم تھا۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اس عہدِ مسعود میں نہ بادشاہ کی طرف سے انصاف

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۲۸۳

Marfat.com

میں قاضیوں پر دباؤ ڈالا جاتا اور نہ بادشاہ ان پر کسی اور دباؤ کو برداشت کرتا۔

پھر آپ نے علم و علماء کے اعزاز کا ذکر فرمایا ہے۔ اس سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ حضرت شہنشاہ عالم گیر کے دربار میں آپ کا اعزاز و اکرام تھا۔

اس کے بعد آپ نے بادشاہ کی جو صفات بیان فرمائی ہیں وہ تمام مبنی بر حقائق ہیں غلو و مبالغہ کا ان میں کوئی شائبہ نہیں۔ بعد کے مؤرخین کا تجزیہ وہی ہے جو آپ نے اپنے زمانہ میں تحریر فرما دیا۔

اورنگ زیب عالم گیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے اساتذہ کی طویل فہرست اور حصولِ علم کے لیے زندگی کے آخری ایام تک کوشش نے یقیناً انہیں "فوق کل ذی علم علیم" کے مرتبہ علیا پر فائز کر دیا ہوگا۔ پھر زہد و تقویٰ ان کا تاریخ میں ضرب المثل ہے۔ انصاف مہیا کرنے کے لیے آپ کی کوششیں "فتاویٰ عالمگیری" کی صورت میں رہتی دُنیا تک باقی رہیں گی اور جہاد بالنفس (جہادِ اکبر) کے متعلق اتنا اشارہ کافی ہے کہ آپ حضرت خواجہ عروۃ الوثقیٰ محمد معصوم قُدِّسَ سِرُّہٗ کے مرید اور ان کے فرزند ارجمند خواجہ سیفُ الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے رُوحانی پروردہ تھے۔

Marfat.com

وصال مُبارک اور تجہیز و تکفین

فخرِ آدم و بنی آدم حضرت رسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ مُبارک ہے :

اِذَا قَضَی اللہُ لِعَبْدٍ اَنْ یَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَہٗ اِلَیْھَا حَاجَۃً[1]

ترجمہ : "جب اللہ تعالیٰ کسی زمین میں کسی بندے کی موت کا فیصلہ فرمالیتا ہے تو اس زمین کی طرف اس کی کوئی حاجت پیدا فرما دیتا ہے۔"

حیاتِ مستعار کے آخری ایام میں حضرت خواجۂ خواجگان قاضی فتح اللہ صدیقی شطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو دہلی کا سفر پیش آیا۔ اسی سفر میں آپ کا انتقال مبارک ہوا۔ آپ کی تصنیفِ منیف خزائن فتحیۃ الاسرار کے حاشیہ پر یہ یادداشت لکھی :

قَدْ کُتِبَ تَارِیْخُ رِحْلَۃِ مُصَنِّفِہٖ فَاِنَّ تَارِیْخَ رِحْلَتِہِمْ ثَامِنُ شَعْبَانَ الْغَضْبَانِ فِیْ یَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ سَنَۃُ ھِجْرَتِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَدْ مَضٰی اَلْفٌ وَ ثَمَانُوْنَ وَ ثَامِنُھَا وَجُلُوْسُ

---

[1] ۱۔ سنن ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۳۷، مطبوعہ مجتبائی دہلی ۱۳۰۸ھ

۲۔ جامع صغیر مع شرح الفضل الکبیر، جلد ۱ صفحہ ۵۲ مطبوعہ مصر

۳۔ شرح الصدور باحوال الموتیٰ والقبور، ص ۴۲، مصر

۴۔ مشکوٰۃ المصابیح، ص ۲۲، مجتبائی دہلی ۱۳۵۰ھ

۵۔ الادب المفرد، ص ۳۲۹، مکتبہ اثریہ سانگلہ ہل پاکستان

Marfat.com

اَلْمَلِکِ اَوْرَنگْ زَیب عِشْرُوْن، مُسَافِرًا بِمُسَافَۃِ شَاہ جَہَانْ آبَادْ فِیْ مَنْزِلِ پَانِیْ پَتْ عِنْدَ دَارِ سَنْپِہَالَکَہْ فِیْ شَہْرِ الشَّمْسِیْ اَسُوْج اِذَا طَلَعَ الشَّمْسُ رُبْعَ یَوْمِہٖ بَلْ زِیَادَہ۔ [1]

ترجمہ: کتاب ہذا کے مصنف حضرت شیخ فتح اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی تاریخ رحلت یوں ہے کہ آپ کی تاریخِ ارتحال آٹھ شعبان ۱۰۸۸ھ مطابق ۲۰ سنہ جلوس اورنگ زیب بدھ کے روز ہے۔ آپ کی رحلت دار سنپہالکہ کے پاس پانی پت کی منزل میں دہلی کا سفر کرتے ہوئی۔ شمسی مہینہ اسوج کا تھا۔ دن کا چوتھائی بلکہ زائد طلوع ہو چکا تھا۔

۸ شعبان المعظم ۱۰۸۸ھ کو شمسی عیسوی قدیم کے اعتبار سے ۲۶ ستمبر ۱۶۷۷ء، شمسی عیسوی جدید کے لحاظ سے ۶۔ اکتوبر ۱۶۷۷ء اور شمسی بکرمی کے مطابق ۱۲۔ اسوج ۱۷۳۴ بکرمی تھی۔

اسی زمانہ میں آپ کی اہلیہ محترمہ (بنت سلطان فتح محمد گکھڑ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کے چار بھتیجے (سلطان محمد زمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے لڑکے) دیوان بدیع الزمان۔ بخشو خان۔ قابل خان اور نصر اللہ خان [2]، اورنگ زیب عالم گیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے دربار میں حصول مناصب کے لیے حاضر ہوئے لیکن اثناء راہ برج کے نیچے آکر ہلاک ہوئے۔ چنانچہ رائے زادہ دنی چند لکھتا ہے:

> و دیوان بدیع الزمان و بخشو خان وغیرہ چہار کس برادرِ مایندری سلطان اصالت خان بودند بجہتِ منصب بحضورِ پادشاہِ عالم گیر رفتند و ہمانجائے زیرِ برج آمدہ مردند و تابوتِ آنہا در خانقاہِ میراخان آوردہ دفن کردند۔ [3]

ترجمہ: دیوان بدیع الزمان، بخشو خان وغیرہ چار افراد جو سلطان اصالت خان

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار، قلمی (حاشیہ) ص ۲۷۱

[2] تاریخ گکھڑان از راجہ محمد یعقوب طارق، ص ۱۵۴

[3] کیگوہر نامہ، ص ۱۸۵، مطبوعہ پنجابی ادبی اکادمی لاہور ۱۹۶۵ء بار اوّل

Marfat.com

(ولد سلطان محمد زمان ولد سلطان فتح محمد خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا) کے ماں کی جہت سے بھی سگے بھائی تھے، حصولِ منصب کی غرض سے اورنگ زیب عالمگیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے دربار میں حاضر ہُوئے اور وہیں برج کے تلے آکر فوت ہُوئے۔ ان کے تابوت میراں کی خانقاہ لاکر دفن کئے گئے۔

عین ممکن ہے کہ حضرت خواجہ فتح اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ان کے سرپرست کی حیثیت سے ان کے ہمراہ تشریف لے گئے ہوں اور ان کے ساتھ ہی مسافرت کے عالم میں واصلِ بحق ہو کر شہادتِ حکمی کا درجہ پایا ہو۔ وَالعِلْمُ عِنْدَ اللہِ تَعَالٰی۔

امامِ اَجلّ جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں:

الشہداء اکثر من ثلاثین افردتہم بکراسۃ۔[1]

شہدا کی اقسام تیس سے زائد ہیں جن کے بیان میں مَیں نے مختصر رسالہ تحریر کیا ہے۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ایک ارشاد مبارک کا ایک حصہ یُوں ہے:

وَالَّذِیْ یَمُوْتُ تَحْتَ الْہَدَمِ شَہِیْدٌ۔[2]

جو عمارت کے نیچے آکر فوت ہو جائے وہ شہید ہے۔

نیز ارشادِ نبوی ہے:

مَوْتُ غُرْبَۃٍ شَہَادَۃٌ۔[3]

غریب الوطنی میں موت شہادت ہے۔

ان ارشادات حضرت رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رو سے حضرت خواجہ فتح اللہ صدیقی کو حکمی شہادت کا دوسرا درجہ نصیب ہوا۔ عاش فریدا مات شہیدا۔ رَحْمَہُ اللہُ تَعَالٰی وَرَضِیَ عَنْہُ۔

---

[1] شرح الصدور باحوال الموتی والقبور، ص ۶۲، مطبوعہ مصر

[2] مشکوٰۃ المصابیح، ص ۱۳۶، مطبوعہ مجتبائی دہلی

[3] مشکوٰۃ المصابیح۔ ص ۱۳۹، مطبوعہ مجتبائی دہلی

Marfat.com

فقیر راقم الحروف نے یہ مادہ ہائے تاریخِ وصال استخراج کئے ہیں :

(۱)

آہ کہ روشن آفتاب بودہ = ۱۰۸۸ھ

(۲)

شیخ فتح اللہ بجنت پُر بہار | رفت از سنبھالکہ آن گل عذار
ہشت بود از ماہِ ہشتم[۱] وقتِ چاشت | سِن ہجرت ہشت و ہشتاد و ہزار

(۳)

با سر اخلاص گفتم اے علیم | آفتاب آمد دلیل آفتاب
۱۰۸۷+۱ = ۱۰۸۸ھ

(۴)

شیخ فتح اللہ امام عارفاں | بود آں در میرپور قاضی القضات
مُرشد کل سلسلہ شطار را | خانقاہش بود ماوائے ہُدات
شغل او تدریس علم دینِ حق | سالہائے ہفت و سی آخر حیات
مرگِ او موت شہادت در سفر | ثابت از خبر نبی شش جہات
رفت جانب شاہجہاں آباد چوں | رفتہ در سنبھالکہ تم شد حیات
بطریق تخرجہ ہم تدخلہ شد بالیقین | فکر کردہ چوں علیم بے ثبات
گشتہ بے پائین و بے سر حسن و حلم | قطب برحق واصل ابدی حیات
۸ — ۸ — ۵۰ — | ۹۸۴

۹۸۴+۱۷۰-۵۰-۸-۸ = ۱۰۸۸ھ

(۵)

گر ہمی خواہی کہ دانی وصلِ شیخ فیض بار | ربع را کامل بگرداں سن ہجری را بر آر

یعنی لفظ ربع کے اعداد (۲۷۲) کو چار سے ضرب[۲] دو سنہ وصال از روئے تقویم ہجری (۱۰۸۸ھ) حاصل ہوگا۔

---

[۱] ماہ ہشتم سے مراد تقویم ہجری کا آٹھواں مہینہ شعبان المعظم ہے۔

[۲] ربع کو کامل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے اعداد نکال کر چار سے ضرب دے دو۔

Marfat.com

وصال پر آپ کو اسی جگہ دفن کر دیا گیا۔ ادھر میرپور میں آپ کے ایک خادم کو، جس کے ذمہ حیوانات کی نگرانی تھی اور بہت خدا رسیدہ بزرگ تھے، خواب میں آپ کی زیارت ہوئی۔ اسے آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارا انتقال ہو چکا ہے ہمیں یہاں سے میرپور منتقل کرو۔ مسلسل تین شب اسے یہی خواب آتا رہا، بعد میں تصدیق ہوئی کہ خواب حقیقت تھا۔ اس پر آپ کے پسماندگان، مریدین اور معتقدین نے ایک فوجی دستہ ترتیب دیا جو رتھوں اور گھوڑوں پر سوار تھا تاکہ آپ کو پورے اعزاز کے ساتھ میرپور لا کر دفن کیا جائے۔

ادھر رہتک میں آپ کے اَعِزّہ و اَقرِبا کو وصال کی خبر پہنچی تو وہ بھی آپ کے تابوت کو رہتک لانے کے لیے دار سنبھالکہ پہنچ گئے۔ اس طرح نزاع و خصومت کی کیفیت پیدا ہو گئی لیکن میرپور کا دستہ چونکہ دنیوی اعتبار سے برتر تھا اور آپ کی اولاد بھی میرپور میں آباد تھی، اس لیے آپ کو میرپور لایا گیا اور خود آپ کے اپنے وقف کردہ قبرستان میں مسجد کے جوار میں دفن کر دیا گیا۔[۱]

آپ کی قبر انور سطح زمین سے کافی بلند ایک چبوترہ پر تھی۔ پائنتی سے تقریباً قدِ آدم اور سرہانے کی طرف سے کندھوں کے برابر تھی۔ یہ فرق زمین کی ناہمواری کے باعث تھا۔

راقم الحروف عُفِیَ عَنہُ نے منگلا ڈیم کی تعمیر کے بعد جب حاضری دی تو پانی کی دست بُرد اور مٹی کی تہ جم جانے کے باعث قبر انور کی بلندی اس سے کم رہ گئی تھی۔

شروع شروع میں مزار شریف میں چہرۂ اقدس کے سامنے ایک کھڑکی رکھی گئی تھی اور جمعرات کو کھول کر عام زیارت کرائی جاتی تھی۔ عرصہ کے بعد آپ نے خواب میں کسی سے فرمایا کہ جب غیر مسلم یہاں آتے ہیں تو ہم کو ان کی آمد سے ناگواری ہوتی ہے لہٰذا کھڑکی کو مستقل طور پر بند کر دیا جائے۔ چنانچہ کھڑکی بند کر دی گئی۔[۲]

---

[۱] روایت حضرت سیدی و مُرشدی خواجہ محمد صادق دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ۔

[۲] روایت حضرت سیدی و مُرشدی خواجہ محمد صادق دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ۔

[۳] روایت حضرت سیدی و مُرشدی قبلہ عالم خواجہ محمد صادق دَامَتْ فُیُوضُہُمْ۔

Marfat.com

قبلۂ عالم شیخ المشائخ حضرت خواجہ محمد سُلطان عالم قُدِّسَ سِرُّہُ العَزِیز جب کبھی میرپور تشریف لاتے تو آپ اسی مسجد شریف میں قیام پذیر ہوتے اور مزارِ اقدس پر حاضری ضرور دیتے پھر مزار شریف کی جانب رُخ فرما کر سینہ مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر فاتحہ شریفہ پڑھتے، پھر مراقبہ فرماتے۔[۱]

حضرت قبلۂ عالم خواجہ محمد سلطانِ عالم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی اقتدا کرتے ہُوئے آپ کے تمام منتسبین حضرات بھی جب میرپور آتے تو مسجد میں قیام کرتے اور مزار شریف پر حاضری دیتے۔ ایک دفعہ حضرت مولانا غلام نبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ساکن چک حکیماں تحصیل پھالیہ ضلع گجرات خلیفہ مجاز حضرت قبلۂ عالم چیچوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ مع اپنے فرزند مولانا محمد حنیف مَدَّ ظِلُّہُ العَالِی چیچیاں شریف دربارِ عالی سے رخصت ہو کر واپس گھر جا رہے تھے حسبِ قاعدہ دونوں مسجد شریف میں ٹھہرے اور مزار اقدس پر حاضری دی۔ مولانا محمد حنیف مَدَّ ظِلُّہُ العَالِی پر استغراق کی کیفیت طاری ہو گئی۔ دیر کے بعد ان کے والد ماجد عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے انہیں جھنجھوڑا تو انہیں افاقہ ہُوا۔ دونوں بزرگ وہاں سے چل دیئے۔ راستہ میں مولانا محمد حنیف نے اپنے والد ماجد سے عرض کیا کہ صاحبِ مزار شریف حضرت قاضی فتح اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا تھا کہ آج اسی جگہ قیام کرو۔ مولانا غلام نبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا اب دُور نکل آئے ہیں اسی وقت بتلاتے تو قیام کر لیتے۔

مولانا غلام نبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اپنے فرزند پر بہت اعتماد فرماتے اور فرماتے کہ اسے کشفِ قبور ہے۔ نیز فرماتے کہ ہم دونوں باپ بیٹا ہیں لیکن طریقت میں پیر بھائی ہیں۔ مولانا محمد حنیف صاحب اب چک حکیماں سے منتقل ہو کر سندھ میں قیام پذیر ہیں۔ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں۔ دانت گر چکے ہیں اور بال بھی سفید ہو چکے ہیں۔

قبلۂ عالم حضرت خواجہ محمد رکن عالم قُدِّسَ سِرُّہٗ والدِ ماجد حضرت شیخ المشائخ خواجہ محمد سلطان عالم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بھی بلند پایہ اولیائے عظام سے تھے۔ باوجود رفیع الدرجات

---

[۱] روایت حضرت سیدی مرشدی قبلہ عالم خواجہ محمد صادق دَامَتْ فُیُوضُہُمْ۔

[۲] روایت سیدی مرشدی حضرت خواجہ محمد صادق دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ۔

Marfat.com

ہونے کے اپنے باطنی احوال اور کشف کے بارے میں بہت کم لب کشائی فرماتے لیکن ایک دفعہ فرمایا، حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ کے مزار مبارک پر جب مراقب ہوتا ہوں تو قبر انور میں لہروں کی صورت میں نور کی جنبش معلوم ہوتی ہے۔[1]

ایک مرتبہ حضرت شیخ محمد رکن عالم صدیقی اور حضرت قاضی فضل احمد صدیقی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِما کو میرپور کچہری میں کچھ کام تھا، اس سلسلے میں دونوں برادران وہاں آئے ہوئے تھے۔ اتفاق سے حضرت قاضی سلطان محمود رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ آوان شریف والے حضرت میراں خاں غازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ کے مزار پر آئے ہوئے تھے جو کہ وہاں سے نزدیک ہی تھا۔[2] قاضی صاحب وہاں سے اٹھ کر شہر کی طرف آرہے تھے کہ سرراہ ان ہر دو حضرات کی قاضی صاحب سے ملاقات ہوگئی۔ حضرت خواجہ قاضی محمد رکن عالم رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ نے حضرت قاضی صاحب سے عرض کیا کہ دعا فرمائیں میں سراپا گنہ گار ہوں۔ حضرت قاضی صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِ نے سر سے پاؤں اور پھر پاؤں سے سر تک آپ کے جسم مبارک پر نظر دوڑائی اور فرمایا آپ جیسا کہہ رہے ہیں ویسا تو نہیں۔ پھر فرمایا آپ کے گھر کے قریب ایک پرانی قبر ہے وہاں بیٹھا کریں۔ انہوں نے عرض کیا ہمارے گھر کے قریب پرانی قبر تو کوئی نہیں۔ اس واقعہ سے ایک عرصہ پہلے خاندانِ برکت توام میرپور سے ترکِ سکونت کر کے چیچیاں شریف آباد ہو چکا تھا۔ قاضی صاحب نے فرمایا جہاں آپ پہلے رہتے تھے وہاں تو پرانی قبر موجود ہے۔ ان کی مراد حضرت شیخ المشائخ قاضی فتح اللہ صدیقی قُدِّسَ سِرُّہُ العَزِیز کا مزار شریف تھا۔

حضرت قاضی صاحب اپنے زمانہ کے عظیم صوفی اور سرکردہ ولی کامل تھے۔ کشفِ قبور میں آپ کو شہرتِ تامہ حاصل تھی۔ ان کے اس ارشاد سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت خواجہ

---

[1] روایت سیدی مرشدی حضرت خواجہ محمد صادق دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ

[2] حضرت میراں خاں غازی کا مزار شریف قدیم میرپور کے قبرستان میں ہے۔ قبرستان اور کچہری کے درمیان ایک سڑک حائل تھی جو میرپور سے بھمبر جاتی تھی۔

Marfat.com

قاضی فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مزارِ پُرانوار منبعِ فیوض و برکات اور چشمۂ فیضان ہے۔[1]

حضرت قاضی فتح اللہ قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز کا مزارِ پُرانوار منگلا ڈیم کی تعمیر تک مرجعِ خلائق رہا۔ لوگ دُور و نزدیک سے مزارِ مُبارک پر حاضری دیتے، برکتیں حاصل کرتے اور آپ کے طفیل اپنی مُرادیں حاصل کرتے۔ بالخصوص قبلۂ عالم حضرت خواجہ محمد سُلطان عالم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے دست گرفتہ جو میرپور کے راستہ چیچیاں شریف حاضر ہوتے وہ اہتمام سے مزارِ اقدس پر حاضری دیا کرتے۔

منگلا ڈیم میں پانی آجانے کے باعث آپ کے مزار شریف سمیت ایک وسیع خطۂ اراضی زیرِ آب آگیا۔ زائرین کے لیے آپ کے مزار شریف تک رسائی ناممکن ہوگئی۔ صرف موسمِ سرما میں جب پانی کی سطح نیچی ہوجاتی تو آپ کا مزار شریف ظاہر ہوجاتا تو بعض زائرین مشکلات کے باوجود وہاں حاضری دیتے۔ ایک عرصہ تک یہی معمول رہا لیکن آخر کار زائرین کی سہولت کے پیشِ نظر یہ فیصلہ کیا گیا کہ آپ کا جسدِ اطہر منگلا ڈیم سے منتقل کر کے مسجد شریف اگہار ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کے پہلو میں دفن کیا جائے۔

چنانچہ ۲۹ جنوری ۱۹۸۵ء بروز منگل اگہار میں مسجد شریف کے شمالی جانب مزار شریف کے لیے جگہ ہموار کی گئی۔ اگلے روز ۳۰ جنوری کو نیچے بجری ڈالی گئی مزار شریف کی بُنیاد کو مضبوط کرنے کے لیے بجری میں سریے کا جال بھی ڈالا گیا۔ ۳۱ جنوری کو دیواروں کی چنائی پُختہ اینٹوں سے شروع کی گئی جو یکم فروری بروز جمعۃ المبارک مکمل ہوئی۔ اس کام کی سعادت مستری محمد اشرف ساکن منڈی بہاء الدین کو نصیب ہوئی۔

۸ فروری ۱۹۸۵ء مطابق ۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ جُمعہ کے روز استاد الحفاظ مولانا غلام حُسین صاحب، مولانا حافظ اکبر حُسین، حاجی محمد لطیف صاحب گوہڑہ والے، حافظ عبدالمجید صاحب معلم درس اڑنہ اور حافظ عبدالرشید معلم درس کوٹھیاں میرپور گئے۔ تابوت شریف کے لیے کھدائی کا کام صبح ساڑھے آٹھ بجے شروع کیا، شام کے سات بجے

---

[1] روایت حضرت سیدی مُرشدی قبلہ عالم خواجہ محمد صادق دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

Marfat.com

ایک ٹرک میں رکھ کر کوٹلی کے لئے روانہ ہُوئے۔ ٹرک چوہدری محمد صدیق صاحب ساکن راجور کی ملکیت تھا۔ اگہار شریف رات کو پہنچے اور رات گیارہ بجے پہلے سے تیار شُدہ جگہ میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔ اگلے روز یعنی ۹ فروری ۱۹۸۵ء کو حویلی درس شریف کے طلبہ نے سوا لاکھ بار کلمہ شریف پڑھا اور ایصالِ ثواب کیا گیا۔

۱۸ مارچ ۱۹۸۵ء مطابق ۲۵ جمادی الثانیہ ۱۴۰۵ھ پیر کے روز صبح کے وقت سوا لاکھ مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھا گیا اور آپ کی رُوحِ پُرفتوح کو ایصالِ ثواب کیا گیا۔ مولانا محمد شریف صاحب ساکن پاک پتن جوان دنوں مدینہ منورہ میں مقیم ہیں، نے دُعا کی۔ حضرت قبلۂ عالم خواجہ محمد صادق دَامَتْ فُیُوْضُھُمُ الْقُدْسِیَّہ بھی شریکِ دُعا تھے۔ مولانا محمد شریف صاحب اپنی اہلیہ محترمہ سمیت اگہار درس شریف میں حاضر تھے۔ رات کو ان کی اہلیہ محترمہ مائی حاجن صاحبہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ نے انہیں دُودھ کی بالٹی عنایت فرمائی اور حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے مزار شریف کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ ہمارے والد صاحب ہیں، جو کوئی تین بار ان کے مزارِ انور پر فاتحہ پڑھے گا اس کی بخشش ہو جائے گی۔

۱۵ جولائی ۱۹۸۵ء مطابق ۲۶ شوال ۱۴۰۵ھ پیر کے روز آپ کی قبرِ انور کی تعمیر شروع کی گئی۔ معمار جناب مستری حاجی محمد شریف تھے۔ جس قدر اینٹیں قبرِ انور کی تعمیر میں صرف ہوئیں ان میں ہر ایک پر سُورہ یٰسین شریف ایک بار اور اذانِ فجر ایک بار پڑھی گئی۔ تعمیرِ قبر شریف کے دوران یہ التزام رکھا گیا کہ مزار شریف کی چہار دیواری کے اندر کام کرنے والے تمام افراد مستری صاحب موصوف کے علاوہ حفاظِ کلامِ الٰہی ہوں۔ البتہ باہر مزدور مصالحہ تیار کرتا اور دیگر سنگی دروازے تک پہنچاتے۔ نیز یہ بھی التزام رہا کہ تعمیر میں حصہ لینے والے تمام سنگی باوضو ہوں۔ اگلے روز قبرِ انور پر پلستر کیا گیا۔

۲۲ جولائی ۱۹۸۵ء / ۵ ذی قعدہ ۱۴۰۵ھ منگل کے دن قبر شریف پر سنگِ سبز کی ٹائلوں کی تنصیب شروع ہوئی۔ ان تمام ٹائلوں پر سُورہ یٰسین ایک ایک بار پڑھی گئی۔

مزار شریف کی تعمیر کی تکمیل کے موقع پر ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۵ء / ۱۹ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ بروز ہفتہ درس شریف حویلی کے طلبہ نے سوا لاکھ مرتبہ کلمہ طیبہ کا ورد کیا اور قرآن خوانی کی۔ نمازِ عصر

Marfat.com

کے بعد اگھار مسجد شریف کے تمام نمازیوں سے کہا گیا کہ اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو تبرک کھانے کے بعد اپنے گھروں میں جائیں۔ حافظ عبدالغفور برادرِ خورد حافظ فضل کریم صاحب اور سید گل حسین صاحب معلم درس شریف خلیل آباد کو خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا جناب حافظ منظر مسعود صاحب نے تلاوتِ قرآن مجید کی۔ پھر حاضرین نے حسب الحکم ایکبار فاتحہ شریف تین بار سورۂ اخلاص شریف مع بسم اللہ اور درود شریف تین بار پڑھی اور استاذ الاساتذہ جناب مولانا محمد حسن صاحب نے دعا فرمائی۔ قبلہ عالم حضرت سیدی وسندی خواجہ محمد صادق دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ بھی شریکِ دعا تھے۔ زاں بعد جملہ حاضرین کو کھانا کھلا کر رخصت کیا گیا۔ مردوں کی تعداد ۱۵۵ تھی۔ کوٹلی اور مضافات کے علاوہ میرپور، ڈڈیال، نارووال اور لاہور کے احبابِ طریقت شریک تھے۔ مہمان مستورات کی تعداد ان کے علاوہ تھی۔ مسجد شریف کے تمام پڑوسیوں کے گھروں میں بھی کھانا پہنچایا گیا۔

۱۵ فروری ۱۹۸۷ء مطابق ۱۶ جمادی الثانیہ ۱۴۰۷ھ بروز اتوار کو لوح مزار مبارک مستری محمد شریف صاحب نے صحت یابی کے بعد نصب کیا۔ اگھار مسجد شریف کی ٹینکی کی تعمیر کے دوران گر پڑے جس کے نتیجے میں ٹانگ ٹوٹ گئی کئی ماہ شدید تکلیف کی حالت میں صاحبِ فراش رہے۔ لوحِ مزارِ شریف کی تنصیب میں مستری عبدالرزاق صاحب جہلمی، اُستاد غلام حسین صاحب اور حاجی اشتیاق احمد صاحب نے بھی اعانت کی جَزَاھُمُ اللہُ خَیْرًا۔ نماز عصر کے قریب تنصیب کا کام مکمل ہوا۔ نمازِ عصر کے بعد تمام نمازیوں نے ایک بار فاتحہ شریف تین بار اخلاص شریف اور گیارہ بار درود پاک پڑھا۔ جناب صوفی احمد دین صاحب ساکن نارووال نے دعائے خیر کی۔ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ قریبی مدارس میں بھی مٹھائی پہنچائی گئی۔

حضرت قاضی فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے تابوت شریف کی میرپور قدیم سے اگھار شریف منتقلی اور تعمیر مزار و گنبد شریف کا سارا کام حضرت خواجۂ خواجگان قبلۂ عالم شیخ محمد صادق مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کے حکم دایما اور خرچ پر ہوا۔ اس سلسلہ میں آپ کا ارشاد مبارک ریکارڈ کے لیے محفوظ رکھنا ضروری ہے۔ تاکہ زمانہ گذرنے کے بعد مزار شریف کی منتقلی کے

Marfat.com

بارے میں افسانوں اور داستانوں کی گنجائش نہ رہے۔ آپ نے فرمایا :

حضرت قاضی فتح اللہ صدیقی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ کے میرپور مزار کے قریب ایک نالہ کھڈ تھا۔ مزار شریف جب زیر آب آگیا تو اس نالہ کے پانی نے قریبی جگہ کا کٹاؤ شروع کر دیا مزار شریف کے بالکل قریب جگہ بھی کھُرنے لگی تھی جس سے اندیشہ ہو گیا تھا کہ مزار شریف کو نقصان پہنچے گا۔ نیز پانی کے باعث زائرین کو حاضری میں بہت دقت پیش آتی اور صرف موسمِ سرما میں حاضری ممکن تھی۔ لہذا بزرگوں کا نشان قائم رکھنے اور زائرین کی سہولت کی خاطر مزارِ انور اگہار کوٹلی منتقل کیا گیا۔ تاکہ لوگ دل جمعی سے حاضری دیں فاتحہ خوانی کریں اور قرآن مجید پڑھیں۔ آپ کا مزار شریف حصول برکت کے لیے منتقل کیا گیا ہے نہ کاروبار کے لیے۔

نیز فرمایا

منتقلی کے لئے کوئی حکم نہیں ہوا۔ نہ ہی حضرت قاضی فتح اللہ صدیقی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ نے سابقہ جگہ سے منتقل کرنے کے لئے فرمایا۔ [1]

---

[1] میرپور قدیم سے مزار شریف کی منتقلی اور تعمیر کے تمام مراحل کی تفصیل جناب پروفیسر ملک اکبر داد صاحب کی یادداشتوں سے ماخوذ ہے۔

Marfat.com

کرامات

کراماتِ اولیائے کرام کا برحق ہونا اسلامی عقائد کے مسلّمات سے ہے۔ کتابُ اللہ قرآن مجید، احادیثِ صحیحہ، واقعاتِ صحابہ کرام اور اجماعِ اُمت سے اس عقیدہ کی بھرپُور تائید ہوتی ہے۔ اگرچہ سنّتِ الٰہیہ عام طور پر اس طرح جاری ہے کہ مُسبّبات کا ظہور اسباب سے ہوتا ہے لیکن جب اسے اپنے مقربین کی شانِ محبوبی کا اظہار مقصود ہوتا ہے تو ان کے ہاتھوں خلافِ معمول ایسے علامات ونشانات ظاہر فرما دیتا ہے جن سے لوگ یہ یقین کرلیں کہ یہ واقعی خدارسیدہ اور اس کے مقرب ومحبوب بندے ہیں۔ خارقِ عادت جو نبی سے صادر ہو، معجزہ کہلاتا ہے اور جو کسی ولی سے ظہور پذیر ہو، کرامت کہلاتی ہے۔

سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ خدا کا بندہ ہمیشہ اس کی طاعات ومرضیات میں مشغول رہے۔ خلافِ شرع امور اور گناہوں سے اس کا دامن ہمیشہ محفوظ رہے۔ اسی لئے بزرگانِ دین کا متفقہ فیصلہ ہے اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ۔ استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے۔

حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ صدیقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ استقامت کے کوہِ گراں تھے۔ مکاشفات میں اولیائے کرام سے بعض اوقات لغزش ہوجاتی ہے۔ اسی لئے اولیائے کرام نے فرمایا کہ اپنے کشف کو شریعتِ مطہرہ پر پیش کرو، اگر اس کے موافق ہوں تو شکرِ الٰہی بجالاؤ ورنہ خلافِ شرع کشف سے استغفار کرو۔ حضرت شیخ ممدوح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے مکشوفات بھی آپ کے دیگر احوال کی مانند شریعتِ مطہرہ کے عین مطابق تھے۔ جس کی تفصیل سابقہ

Marfat.com

صفحات میں گزر چکی ہے۔

استقامت کی اس بے بہا دولت کے ساتھ حضرت خواجہ فتح اللہ رحمۃ اللہ علیہ معرف معنوں میں صاحب کرامت بھی تھے۔ آپ کی دو کرامتوں کا تذکرہ خاندان میں نسلاً بعد نسلٍ تواتر کے ساتھ ہے جن کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

۱۔ ایک دفعہ آپ کے رُوبرو ایک مقدمہ پیش ہوا۔ ایک فریق اس میں موضع بَڑ بَن کا ایک جوگی[ل] تھا۔ یہ جوگی استدراج میں بہت شہرت کا حامل تھا۔ مسلمان علمائے کرام اور صوفیہ عظام سے دلی عداوت رکھتا تھا۔ اپنی شعبدہ بازیوں کے باعث اس نے علاقہ بھر میں اپنی دھاک بٹھا رکھی تھی اور اس کا حلقۂ اثر بہت وسیع تھا۔

حضرت قاضی فتح اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے شریعتِ مطہرہ کے مطابق فیصلہ دیا اور جوگی کی معاشرتی وجاہت آپ کے فیصلہ پر اثر انداز نہ ہو سکی۔ جس پر اس جوگی کو بڑا طیش آیا۔ کیونکہ اس فیصلہ سے عوام میں اس کی سُبکی ہوئی تھی۔ گھر پہنچ کر اس نے آپ کی طرف کسی کے ذریعہ

ل بَڑ بَن میں جوگیوں کا ایک خاندان آباد تھا جو اپنے زمانہ میں بہت شہرت رکھتا تھا۔ راجہ محمد یعقوب طارق لکھتے ہیں: سردار موصوف (سردار فتح دین خاں) کی پیدائش کے متعلق ایک کہانی اب تک زبان زدِ عام ہے کہ جب ان کی پیدائش ہوئی تو زمانہ کے رواج کے مطابق قاضی اور جوگی بلائے گئے۔ قاضی صاحب نے جو موجودہ کنبہ قاضیاں (قاضی الہ داد وغیرہ) کے جدا مجد تھے، بچے کے کان میں اذان دی اور نوزائیدہ کی آئندہ زندگی پر روشنی ڈالی۔ زائچہ دیکھ کر قاضی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اگر یہ بچہ دو گھڑی پہلے پیدا ہوتا تو بادشاہ ہوتا لیکن اب بھی لاکھوں پر بھاری ہوگا۔ قاضی صاحب پر سوال ہوا اور امتحان لیا جانا چاہا۔ ان سے ایک گابھن گھوڑی کے متعلق استفسار ہوا کہ آیا اس کا بچہ نر ہوگا یا مادہ۔ بڑبن (میرپور) کے جوگی نے نر بتایا لیکن قاضی صاحب نے پنج کلیان بچھیری کی پیش گوئی کی۔ گھوڑی کا پیٹ چاک کیا گیا اور قاضی صاحب کا کہنا درست ثابت ہوا۔ لہٰذا قاضی صاحب مذکور کا شہرہ ہوا اور جوگی مذکور کے مواجب بند کر دیئے گئے۔

(تاریخ گکھڑاں ص ۱۶۱، ۱۶۲)

Marfat.com

یہ پیغام بھیجا کہ آپ نے میرے خلاف فیصلہ کر کے میری توہین کی ہے۔ اب ذرا ہوش سے رہیں آپ کی خیر نہیں اور ساتھ ہی اپنے گاؤں کے جوہڑ میں آپ کو نقصان پہنچانے کی غرض سے عمل شروع کر دیا۔ آپ نے جوگی کا پیغام اور اس کے عمل کرنے کے متعلق سُنا تو مسکرا دیئے لیکن زبان سے کچھ ارشاد نہ فرمایا۔ تین دن کے بعد لوگوں نے دیکھا تو صبح سویرے اس جوگی کی لاش پانی پر تیر رہی تھی۔ غیرت الٰہیہ نے حدیثِ قدسی مَنْ عَادَلِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ[1] کا مضمون سچ کر دکھایا[2]۔ ؎

مَنِ اعْتَزَّ بِالْمَوْلٰی فَذَاكَ جَلِیْلٌ وَمَنْ رَامَ عِزًّا مِنْ سِوَاهُ ذَلِیْلٌ

۲۔ ایک دفعہ ایک عورت کا بچہ مر گیا اور عورت اسے اُٹھا کر آپ کے پاس لائی اور رونے لگی۔ آپ نے اسے تسلی دی اور اپنے ایک لختِ جگر کو بُلا کر گود میں بٹھا لیا اور اس کے سر پہ ہاتھ پھیرنے لگے۔ قدرتِ الٰہی سے آپ کا لختِ جگر موت کی آغوش میں چلا گیا اور اس عورت کا لختِ جگر زندہ ہو گیا اور وہ عورت خوشی خوشی اپنے تندرست بچے کو گھر لے گئی اور آپ نے اپنے مُردہ بچے کو اٹھا کر گھر پہنچا دیا۔[3]

احیائے موتیٰ انبیائے کرام علیہم السلام کا معجزہ ہے جس کا ثبوت خود قرآن مجید میں موجود ہے اور یہ اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم کی کرامت ہے۔ اہلِ سنت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ جو خوارق انبیاء علیہم السلام سے بطور معجزہ ظاہر ہو سکتے ہیں اولیائے کرام سے بطور کرامت صادر ہو سکتے ہیں۔

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اِنَّ مَا کَانَ مُعْجِزَۃً لِنَبِیٍّ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ کَرَامَۃً لِوَلِیٍّ۔[4]

---

[1] رواہ البخاری فی صحیحہ بحوالہ روض الریاحین فی حکایات الصالحین، ص ۹

[2] روایت حضرت سیدی و مُرشدی خواجہ محمد صادق دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

[3] روایت حضرت سیدی و مُرشدی خواجہ محمد صادق دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

[4] حجۃ اللہ علی العالمین، ص ۸۴۹، مطبوعہ ترکیہ۔

Marfat.com

نیز فرماتے ہیں:

وَنَقَلَ الْاِمَامُ الْيَافِعِيُّ فِيْ كِتَابِهٖ نَشْرِ الْمَحَاسِنِ الْغَالِيَةِ عَنْ كَثِيْرٍ مِنْ اَكَابِرِ اَئِمَّةِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ مِنْ مَشَائِخِ الْاِسْلَامِ جَوَازَ وَقُوْعِ جُمْلَةِ خَوَارِقِ الْعَادَاتِ فِيْ مَعْرِضِ الْكَرَامَاتِ لِاَوْلِيَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُمْ اِمَامُ الْحَرَمَيْنِ وَاَبُوْبَكْرِ الْبَاقِلَّانِيُّ وَاَبُوْبَكْرِ بْنِ فَوْرَكَ وَحُجَّةُ الْاِسْلَامِ الْغَزَالِيُّ وَفَخْرُ الدِّيْنِ الرَّازِيُّ وَنَاصِرُ الدِّيْنِ الْبَيْضَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ السَّلَمِيُّ وَنَاصِرُ الدِّيْنِ الطُّوْسِيُّ وَحَافِظُ الدِّيْنِ النَّسَفِيُّ وَاَبُو الْقَاسِمِ الْقُشَيْرِيُّ وَبَعْدَ اَنْ نَقَلَ عِبَارَاتِهِمْ قَالَ فَهٰؤُلَاءِ عَشَرَةُ اَئِمَّةٍ مِمَّنْ لَهٗ تَصْنِيْفٌ مُحَقَّقٌ وَكَلَامٌ مُعْتَبَرٌ فِي الْعَقَائِدِ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ اقْتَصَرْتُ عَلَيْهِمْ وَلَا حَاجَةَ اِلٰى كَثْرَةِ التَّعْدَادِ فَبَعْضُ هٰؤُلَاءِ الْمَذْكُوْرِيْنَ فِيْهِ الْكِفَايَةُ وَقَدِ اتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّ الْفَارِقَ بَيْنَ الْكَرَامَةِ وَالْمُعْجِزَةِ هُوَ تَحَدِّي النُّبُوَّةِ فَقَطْ وَلَمْ يَشْتَرِطْ اَحَدٌ مِنْهُمْ كَوْنَ الْكَرَامَةِ مُغَايِرَةً لِلْمُعْجِزَةِ فِيْ جِنْسِهَا وَعِظَمِهَا۔ [1]

ترجمہ: امام یافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اپنی کتاب "نشر المحاسن الغالیہ" میں اہلِ سنت وجماعت کے کثیر اکابر ائمہ اور مشائخ اسلام سے نقل فرمایا ہے کہ تمام خوارقِ عادات اولیاء اللہ کے لیے بطورِ کرامت واقع ہوسکتی ہیں وہ مشائخ اسلام امام الحرمین، ابوبکر باقلانی، ابوبکر بن فورک، حجۃ الاسلام امام غزالی، فخر الدین رازی، ناصر الدین بیضاوی، محمد بن عبد الملک سلمی،

---

[1] حجۃ اللہ علی العالمین، ص ۸۴۹ مطبوعہ ترکیہ۔

Marfat.com

ناصرالدین طوسی، حافظ الدین نسفی اور ابوالقاسم قشیری ہیں۔ ان کی عبارات نقل کر کے فرمایا کہ یہ دس ایسے امام ہیں جن کی تصانیف تحقیقی ہیں اور اہلِ سنّت کے عقائد میں ان کا کلام معتبر ہے۔ میں نے صرف انہی ناموں پر اقتصار کیا۔ زیادہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ان میں سے بعض ہی کافی ہیں۔ یہ سب اس عقیدہ پر متفق ہیں کہ معجزہ اور کرامت میں فرق صرف دعویٰ نبوت ہے۔ ان میں کسی نے یہ شرط نہیں لگائی کہ کرامت، معجزہ سے جنس اور عظمت میں علیحدہ ہوتی ہے۔

Marfat.com

تعلیماتِ مُبارکہ

انسان کا مقصدِ حیات رضائے خُداوندی کا حصول ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے کرم سے بنی نوع انسان کی ہدایت اور رہنمائی کی خاطر ہر زمانہ کے لیے نبی و رسول مبعوث فرمائے جو غافلوں کو خوابِ غفلت سے بیدار اور بارگاہِ ربانی سے دُور افتادہ انسانوں کو اس بارگاہِ لم یزل ولایزال کی طرف متوجہ کرتے رہے۔ سلسلہ نبوت و رسالت کا اختتام حضرت ختمی رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کر دیا گیا۔ آپ کے بعد کوئی جدید رسُول یا نبی ہونا دائرہ امکان سے خارج اور محال ہے۔ تو حضرت رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نیابت میں مخلوقِ خُدا کی رہنمائی کا مبارک منصب علمائے کرام اور مشائخ عظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعَالیٰ اَجۡمَعِیۡنَ کے سپرد کر دیا گیا۔ چنانچہ ان کی زندگیاں بنی نوع انسان کے لیے مشعلِ ہدایت اور ان کے فرمودات انسانیت کے راہ گم کردہ کارواں کے لیے بانگِ درا ہوتی ہیں۔ عالمِ ربانی اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی سے آگاہ کرتا ہے اور عارفِ حقانی وصول اِلی اللہ کی راہیں اور معرفتِ الٰہیہ کے رازہائے پنہاں واضح کرتا ہے اور جو ہستی علم و عرفان کی مجمع البحرین ہو وہ بوجہ احسن وراثتِ نبوت سے بہرہ ہوتی ہے اور بطریق کمال خلافتِ الٰہیہ کے منصبِ رفیعہ پر فائز ہوتی ہے۔ ایسا مُبارک وجود شریعت کا نکتہ داں بھی ہوتا ہے، طریقت کے رموز کا امین بھی اور حقیقت و معرفت کے اسرار سے باخبر بھی۔ اس کی تعلیمات میں کمال درجہ کی جامعیت ہوتی ہے۔

حضرت خواجۂ خواجگان شیخ فتح اللہ شطاری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ بھی شریعت و طریقت

Marfat.com

کی مجمع البحرین ہستی تھے۔ آپ کی کتاب مستطاب "خزائن فتحیۃ الاسرار" کا موضوع اگرچہ سلسلہ عالیہ شطاریہ کا سلوک ہے لیکن مصنف عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کی جامعیت کی جھلک اس میں واضح دکھائی دیتی ہے۔ آئندہ صفحات میں مندرج اقتباسات آپ کی اسی تالیف سے ماخوذ ہیں۔

ایک منتہی عالمِ دین اور عارفِ کامل کی تعلیمات، اس کی بے ریا، پُرخلوص اور پاکیزہ زندگی کے بے شمار تجربات اور لاتعداد مشاہدات کا خلاصہ ہوتی ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہو کر انسان بے خطر وصول الی اللہ کی منزل کو پا لیتا ہے۔ کیونکہ صاحبِ تعلیمات ان کے ذریعے راہِ حق کی صعوبات اور ان کو عبور کرنے کے طریقے، نشیب و فراز اور ان سے مردانہ وار عہدہ برآ ہونے کے طریقے بیان کرتا ہے۔ صاحبِ تعلیمات کے قلم سے نکلے ہوئے یہ الفاظ و حروف اور ان کی تہوں میں آباد معانی و مفاہیم کا جہان، خود اس کی ذاتی سیرت کی عظمت و شوکت کا آئینہ دار ہوتے ہیں۔

ان تعلیماتِ مبارکہ کے مطالعہ سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ حضرت شیخ ممدوح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سُنّتِ نبویہ کے شیدائی اور اس کے عظیم داعی تھے۔ بدعقیدہ، بدقماش لوگوں سے آپ کو شدید نفرت تھی۔ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ کی تصویر تھے۔ چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں:

فَاحْتَرِزْ مِنْ تِلْكَ الْفِرَقِ الْمُبْتَدِعَةِ وَاسْعَ بِسَعْيٍ بَلِيغٍ فِيْ اِهَانَتِهِمْ حَتّٰى اَعْطَاكَ اللّٰهُ اَجْرًا عَظِيْمًا كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهَانَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ اٰمَنَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ۔[1]

ترجمہ: ان بدعتی اور بدعقیدہ لوگوں سے احتراز کر اور ان کی رسوائی میں اپنی پوری کوشش صرف کر تاکہ اللہ تعالیٰ تجھے اجرِ عظیم سے نوازے۔ حضرت رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے جس نے

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۹

Marfat.com

کسی بدعقیدہ بدعتی کی توہین کی اللہ تعالیٰ اسے سب سے بڑے خوف سے مامون رکھے گا۔

آپ کے نزدیک تصوّف کی حقیقت یہ تھی:

تَصْفِيَةُ الْقَلْبِ عَنْ غَيْرِ الْحَقِّ وَ اِسْتِقَامَةُ الْبَدَنِ بِسُنَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ [1]

ترجمہ: غیرِ حق سے دل کو صاف رکھنے اور جسم کو نبی پاک صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی سنتوں پر ثابت قدم رکھنے کا نام تصوّف ہے۔

طالبِ مولیٰ کو آپ اکلِ حلال، طہارتِ قلب و بدن، اذکار و افکار میں استغراق، ترکِ دُنیا کے ساتھ رجُوع الی اللہ کا حکم دیتے ہیں۔

آپ کی تعلیمات مسائلِ شریعت و رموزِ طریقت کا حسین مرقع ہیں۔ اس قول کی دلیل آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔ موجُودہ نفسا نفسی کے دَور میں جب ہر کوئی اپنی ذات کے حصار میں مقید ہے دیگر اولیائے کرام کی طرح آپ کی تعلیمات مینارِ نور ہیں۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ان تعلیمات کو صرف اپنی معلومات میں اضافہ کے لیے نہ پڑھا جائے بلکہ ان کو اپنی زندگی کا راہِ عمل قرار دیا جائے۔ کیونکہ نبی کریم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کا ارشاد مُبارک ہے: كُوْنُوْا لِلْعِلْمِ رُعَاةً وَلَا تَكُوْنُوْا لَهٗ رُوَاةً [2] یعنی علم کو عمل کے لیے سیکھو نہ صرف یاد کرنے کے لیے۔ بے عمل حاملِ قرآن کو قرآن مجید میں گدھے کے مشابہ قرار دیا ہے جس پر کتابوں کا بوجھ لدا ہوا ہو۔ اولیائے کرام کی تعلیمات اور ان کے احوال و آثار کو صرف معلومات میں اضافہ کی خاطر پڑھنا ان کے مشن سے مذاق کرنے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں کے صدقہ میں راقم الحروف عُفِیَ عَنْهُ اور تمام اہلِ اسلام کو عمل کی توفیق مرحمت فرمائے۔

---

[1] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۲

[2] جامع صغیر للامام السیوطی، ج ۲، ص ۱۶۲، مطبوعہ مصر، ۱۳۷۳ھ / ۱۹۵۴ء

Marfat.com

۱

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم طلب العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمة والمراد من العلم علم التوحید۔ فاطلبوه واذکروا اللہ فی ایام معدودات۔ واحترزوا عن المعاصی والسیئات۔ وسبحوه فی اللیل والنہار والسر والجہار۔ وقوا انفسکم واہلیکم من عذاب النار۔ وابتغوا الیہ الوسیلة وجاہدوا فی سبیلہ۔ [1]

ترجمہ

نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کا ارشاد گرامی ہے طَلَبُ الۡعِلۡمِ فَرِیۡضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسۡلِمٍ وَّمُسۡلِمَۃٍ۔ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اس ارشاد نبوی میں علم سے مُراد علم توحید ہے[2] لہٰذا اسے طلب کرو۔ چند روز (کی زندگی) میں اللہ تعالیٰ کو یاد کر لو۔ معاصی وسیئات سے بچو۔ رات دن، پوشیدہ، اعلانیہ اس کی تسبیح بیان کرو۔ اپنے آپ اور اپنے اہل وعیال کو عذابِ دوزخ سے بچاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔ اور اس کی راہ میں مجاہدہ کرو۔

۲

ان لتحصیل ہذہ الدولة رکنین۔ المجاہدة والاستاذ الواقف لعلوم الاسرار والخفیات، الفارق بین الخطرات الرحمانیة والروحانیة والنفسانیة، المطلع علی المنازل المتعلقة الی العالم العلوی والمقامات المنسوبة الی العالم السفلی۔ [3]

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (خطی)، ص ۲

[2] قدمار صوفیہ علم تصوف کو علم توحید کے نام سے تعبیر فرمایا کرتے ہیں چنانچہ کئی بزرگوں نے علم تصوف میں اپنی مصنفات کا نام کتاب التوحید رکھا ہے جیسا کہ معروف محدث ابن خزیمہ المتوفی ۳۱۱ھ کی تصنیف کتاب التوحید کتاب ہذا کا قاہرہ کا طبع شدہ نسخہ (۱۹۳۸ء) کاتب الحروف کے پیشِ نظر ہے۔

[3] خزائن فتحیۃ الاسرار (خطی)، ص ۲

Marfat.com

ترجمہ

اس دولت (معرفتِ الہیہ) کے حصول کے لیے دو رکن ہیں ۱۔ مجاہدہ ۲۔ شیخ طریقت، جو اسرار و مخفیات کے علوم سے واقف ہو۔ رحمانی، روحانی اور نفسانی خیالات کو الگ الگ پہچانتا ہو۔ عالمِ بالا سے متعلق منازل اور عالمِ سفلی سے منسوب مقامات پر اطلاع رکھتا ہو۔

۳

والسند موقوف على عمل و مجاهدة و طلب قوت الحلال۔[۱]

ترجمہ

سندِ سلوک، عمل، مجاہدہ اور رزقِ حلال کی طلب پر موقوف ہے۔

۴

الایا طالب الکریم اذا استولی علیك طلب المولی فالزم علی نفسك اداء الصلوات الخمسة فی المساجد بحصول الجماعات لانه اول قدم من متابعة سنة (سیدنا) مُحمّد صلی اللہ علیه وسلم و طلب العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمة والمراد من هذا العلم علم التوحید و اطلع علی مکائد اعدیٰ عدوك نفسك التی بین جنبیك۔[۲]

ترجمہ

اے ذاتِ کریم کے طالب! جب تجھ پر طلبِ مولیٰ غالب آجائے تو نمازِ پنجگانہ باجماعت مساجد میں ادا کرنا اپنے اُوپر لازم جان کیونکہ متابعتِ حضرت رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ میں یہ پہلا قدم ہے۔ آپ کا ارشاد ہے: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ (طلب علم ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے) اس علم سے مُراد

---

[۱] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۴

[۲] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۷، ۸

Marfat.com

معرفت الٰہیہ ہے اور اپنے سب سے بڑے دشمن کی فریب کاریوں سے مطلع رہ، وہ تیرا نفس ہے جو تیرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے۔

۵

ثم اسع علی ان یکون سائر عاداتك وعباداتك موافقة للسنة المُحمّدیة صلی اللہ علیه وسلم ثم اتق نفسك عن موانسة خلاف الاجناس ای الجهال لان الصحبة توثر ثم حارب بالنفس واهلکه بالریاضة و المحنة کما اشار اللہ تعالیٰ الیه ونهی النفس عن الهوٰی فان الجنة هی الماوٰی۔ [1]

ترجمہ

پھر کوشش کر کہ تیری تمام عادات و عبادات سنّتِ محمدیہ علیٰ صَاحِبِهَا الثَّنَاءُ وَالتَّحِیَّةُ کے مطابق ہوں، پھر ناجنس یعنی نادان لوگوں سے اپنے آپ کو بچا کیونکہ صحبت اثر رکھتی ہے۔ ازاں بعد نفس سے جنگ کر، اسے ریاضت و محنت سے ہلاک کر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ونهی النفس عن الهوٰی فان الجنة هی الماوٰی۔ (جو شخص خواہشات سے نفس کو روکے تو جنت اس کا ٹھکانہ ہے۔)

۶

لکن التوحید من تخیل الذهن ومطالعة الکتب لم تحصل۔ ومن هذا یقعون فی الالحاد۔ کما ورد من عرف التوحید بلا استاذ مات زندیقا۔ ثم الزم علیك یا طالب المولیٰ ورحیل العقبیٰ اذا جعل اللہ لك التوفیق رفیقا فاصرف قلبك عن الدنیا لان ترك الدنیا راس کل عبادة۔ وافرر الی اللہ تعالیٰ من الجمیع الخلائق۔ ثم طهر بدنك وقلبك و روحك عن جمیع الملوثات لانه کما لا یجوز الصلوٰة بلا طهارة

---

[1] خزائن فتحۃ الاسرار (قلمی)، ص ۸

Marfat.com

البدن کذلك لا یجوز الرجوع الی الحق بلا طہارۃ القلب والروح کما اشار الیہ ان اللہ یحب المتطہرین۔ ؎۱

ترجمہ

توحید (معرفت اور قربِ الٰہی) ذہن کے تخیل اور کتابوں کے مطالعہ سے حاصل نہیں ہو سکتی اسی کے باعث لوگ بیدینی کا شکار ہوتے ہیں۔ بزرگوں سے منقول ہے جس نے توحید شیخ کی رہنمائی کے بغیر سیکھی زندیق ہو کر مرے گا۔ پھر اے طالبِ مولیٰ! اور اے رحیلِ عقبیٰ! جب توفیق ایزدی تیرے ہمراہ ہو تو اپنے دل کو دُنیا سے موڑ لے، کیونکہ ترکِ دُنیا ہر عبادت کی اصل ہے۔ مخلوق سے بھاگ اور اللہ تعالیٰ کی طرف آ۔ اپنے بدن، قلب اور رُوح کو تمام آلودگیوں سے پاک رکھ۔ کیونکہ جس طرح نماز بغیر بدنی طہارت کے جائز نہیں اسی طرح رجوع الی اللہ طہارتِ قلب و رُوح کے بغیر جائز نہیں۔ ارشادِ ربانی ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ (بلاشبہ اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے)۔

۷

ثم اذا تری واقعۃً فی الیقظۃ او فی المنام فالتمس علی المرشد ولم تکن فی تقریرہ مفرطا۔ ؎۱

ترجمہ

بیداری یا خواب میں جب تو کوئی واقعہ دیکھے تو شیخ سے اس کی تعبیر طلب کر اور اس کے بیان کرنے میں زیادتی نہ کر۔

۸

ثم الفکر والقیاس لا تتصرف الی الذات کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفکروا[۲] فی آلاء ولا تفکروا فی ذاتہ[۳]۔

؎۱ خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۰

؎۲ رواہ ابو الشیخ والطبرانی فی الاوسط وابن عدی فی الکامل والبیہقی

(باقی اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

ترجمہ

فکر اور قیاس سے ذاتِ باری تعالیٰ میں دخل اندازی نہ کر۔ حضرت نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُبارک ہے: تفکروا فی آلائہ ولا تفکروا فی ذاتہ۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں غور وفکر کرو، اس کی ذات میں نہ کرو۔

۹

ثم احفظ نفسك عن ارتكاب الصغائر والكبائر ولا تلتفت الى غير الله تعالى لان قلب المومن حرم الله وحرام على حروم الله ان يلج فيه غير الله ثم اعتقد بوحدانية الله قولا وفعلا وسرا وعلانية اولا وآخرا بان ليس كمثله شئ وهو السميع العليم۔ [۱]

ترجمہ

صغیرہ کبیرہ گناہوں سے اپنے آپ کو بچا، غیر اللہ کی طرف متوجہ نہ ہو کیونکہ مومن کا قلب حرمِ خداوندی ہے اور حرمِ الٰہیہ کے اندر غیر کا داخلہ حرام ہے۔ پھر وحدانیتِ باری تعالیٰ کا قولاً، فعلاً، سراً، علانیۃً، اوّلاً، آخراً یوں اعتقاد رکھ کہ اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سمیع وعلیم ہے۔

۱۰

ثم لا تقنط من رحمة الله وان كنت مرتكبا للكبيرة واعتقد بعفو الذنوب كما ورد فى كريمة قل يا عبادى الذين اسرفوا على انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله يغفر الذنوب جميعا ثم طالع رسائل

پچھلے صفحہ سے آگے

فی شعب الایمان۔ بسند ضعیف عن ابن عمر بلفظ تفکروا فی آلاء الله ولا تفکروا فی الله۔ جامع صغیر مع مختصر شرح مناوی ج ۱، ص ۲۲۷

[۳] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۰

[۱] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۰

Marfat.com

الحقائق و واظب علی ما قال لك الاستاذ من الاذکار والافکار واستغرق فی کثرۃ الذکر والفکر لان اکثر الناس یقولون بافواھھم ما لیس فی قلوبھم واستغفر اللہ عن قول بلا عمل۔ [۱]

ترجمہ

پھر رحمتِ الٰہیہ سے مایوس نہ ہو اگرچہ تو کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کر بیٹھے۔ گناہوں کی معافی کا اعتقاد رکھ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعًا (اے میرے محبوب فرما دیجئے کہ اے میرے غلامو! جو اپنے آپ پر زیادتی کر چکے ہو رحمتِ الٰہی سے ناامید نہ ہو بلاشبہ اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف فرما دے گا)۔ پھر تصوّف کے رسائل کا مطالعہ کر اور شیخ نے جو تجھے ذکر و فکر تلقین فرمایا اس پر مواظبت کر۔ کثرتِ ذکر و فکر میں مستغرق رہ۔ کیونکہ بہت سے لوگ اپنی زبانوں سے وہ کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتا۔ ایسی بات سے، جس پر عمل نہ ہو، استغفار کر۔

۱۱

ثم ما نھاك عن ذکر اللہ ومعرفتہ فاعرض عنہ فانہ حرام علیك ثم اعرض عن الکشف والکرامۃ فان الناس یطیعون وانت تخجل عند الکریم الشھرۃ آفۃ و الخمولۃ راحۃ۔ [۲]

ترجمہ

جو تجھے اللہ تعالیٰ کی یاد اور معرفت سے روکے اس سے منہ موڑ لے کیونکہ وہ تجھ پر حرام ہے۔ کشف و کرامت کی طرف توجہ نہ کر کیونکہ اور لوگ اطاعت میں مصروف ہیں اور تجھے خداوند کریم کے حضور شرمندگی اٹھانا پڑے گی۔ شہرت آفت ہے اور گمنامی راحت۔

---

[۱] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۱

[۲] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۱، ۱۲

Marfat.com

—— ۱۲ ——

فالحاصل عن هذه المواعظ ان التصوف تصفية القلب عن غير الحق واستقامة البدن بسنن رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ ؎۱

—— ترجمہ ——

ان نصائح کا خلاصہ یہ ہے کہ تصوّف غیر حق سے دل کو صاف کرنے اور بدن کو حضرت رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنتوں پر ثابت قدم رکھنے کا نام ہے۔

—— ۱۳ ——

فاعلم ان المتصوفین اهل الکرم عند الله عز وجل اذا کان افعالهم واقوالهم علی متابعة سنة رسول الله۔ ؎۲

—— ترجمہ ——

جان لو کہ صُوفی لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں معزز ہیں جب کہ ان کے قول و فعل نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت مُبارکہ کے مطابق ہوں۔

—— ۱۴ ——

وفی هذا الزمان قد صاروا اثنا عشر مذاهب سنیة واولیائیة وحُبّیة وشمراخیة واباحیة وحالیة وحلولیة وواقفیة وحوریة متجاهلیة والهامیة فالاولیٰ هو الفرقة السنیة مهدیة والباقیة التی تکون احدی عشر فرقة وقعوا فی بحر الضلالة کما یظهر من اعتقاد کل واحد منهم۔ ؎۳

—— ترجمہ ——

موجُودہ زمانہ میں متصوفین کے بارہ مذاہب ہیں (۱) سُنیہ (۲) اولیائیہ (۳) حُبّیہ

؎۱ خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۲

؎۲ خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۲

؎۳ خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۲، ۱۳

Marfat.com

(۴) شمراخیہ (۵) اباحیہ (۶) حالیہ (۷) حلولیہ (۸) واقفیہ (۹) حُوریہ (۱۰) متجاہلیہ (۱۱) متکاسلہ (۱۲) الہامیہ۔ پہلا گروہ جو اہلِ سنت ہے وہ ہدایت پر ہے اور باقی گیارہ گمراہی کے سمندر میں گرے ہُوئے ہیں جس طرح کہ ان میں سے ہر گروہ کے اعتقاد سے واضح ہے۔

— ۱۵ —

الاول منها مذهب فرقة الحبية وهم يقولون لما وصل العبد بحُب ذاته قطع عن غيره واذا قطع عن ماسواه رفع الله عنه التكليف من الصوم والصلوٰة وغيرهما من الفرائض والواجبات وماحرم الله تعالیٰ صار عليه حلالا و هذا كفر والثانی مذهب الاوليائية وهو يقولون اذا وصل العبد بدرجة الولاية رفع عنه خطاب الامر والنهی۔ والولی كالنبی بل الولی افضل وهذا كفر العياذ بالله تعالیٰ منها والثالث الفرقة الشمراخية انهم قوم من عبد الله الشمراخی ويقولون ان الرقص والسماع وصوت الطبل وغيرها حلال ويعتقدون بحلية النساء الاجنبية ويقولون انهم كالورد وروح الورد حلال يسيرون فی الارض بصورة الصالحين وهم مفسدون، والرابع الفرقة الاباحية انهم يقولون لنا ولاية المنع عن المعضية و اموال الناس وفروج الاجانب حلال والمنع كفر و الامر بالمعروف والنهی عن المنكر بحالها والخامس الفرقة الحالية انهم يتواجدون بالسماع والغناء ويرقصون به ويحركون بالاعضاء و متبعوهم يقولون ان شيخنا صاحب الحال وهذه بدعة وضلالة وخلاف سنة رسول الله صلی الله عليه واٰله وسلم والسادس الفرقة الحلولية هذه الفرقة يعتقدون بان النظر الی الامارد الحسنة وحسنِ امراة اجنبية حلال و

Marfat.com

يقولون هذه صنعـة من الله انـزل علينا للتقبل والمعانقة بهم لنا راحة وهي مفضية الى ازدياد حب الله تعالى. والسابع الفرقة الحورية انهـم كالفرقة الحالية يتخذون نفوسهم صاحب الحال ويقولون ان حور الجنة ياتين علينا وحصل بهن الوقاع لنا وبعد فراغ تواجدهم يغسلون غسل الجنابة والثامن الفرقة الواقفية وهـم يقولون ان معرفة الله تعالى كما هي لا تحصل للعباد والعبد عاجز عن معرفة ويقولون هذا البيت: *ترا تو دانی و ہرگز نداند ترا کس* ؛ *ترا اندر ہر کس ترا تو دانی و بس*
وهذا ايضا ضلالة التاسع الفرقة المتكاسلية انهـم قوم تركوا الكسب والطاعة وجعلوا معيشتهم السوال وهذا ايضا ضلالة وخلاف سنة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم والعاشر القوم المتجاهلية انهم يلبسون لباس الفساق ويقولون مرادنا دفع الرياء والسمعة وهذا ايضا ترك السنة لان لباس الصلحاء سنة موكده ونهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن لباس الفجار لانه صلى الله عليه وآله وسلم قال من تشبه بقوم فهو منهم والحادي عشر الفرقة الهامية انهـم قوم من اهل القرامطية لم يعتقدوا بقراءة القرآن والعلوم الدينية ويحولون وجوههم عن متابعة السنة المصطفوية ويتعلمون كتب الحكماء والمبتدعة ويجعلون شعار المنهيات طريقة ويقولون ان القرآن حجاب طريقنا فهذه المذاهب كلها باطلة واما المذاهب السنية ففرقة كاملة قد اهتدوا على متابعة السنة وفقهم الله تعالى على الصراط المستقيم يودون الفرائض على اوقاتها وجعلوا معيشتهم باهل السنة والجماعة ويحترزون عن الرقص والسماع والنظر الى الشاهد ويفرون عن الفسقة والفجار ويعيشون في الخلق كاحد منهم كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كن في الناس كاحد من الناس

Marfat.com

و یختارون سنن الصحابة و التابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین فھذہ الفرقة مھدیة بما ورد فی کلام المجید فی شانھم اولئك الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوی لھم مغفرة واجر عظیم۔ ؎۱

ترجمہ

اول فرقہ حُبّیہ۔ ان کا کہنا ہے جب بندہ ذاتِ الہیہ کی محبت کے باعث واصل ہو جاتا ہے تو غیر سے منقطع ہو جاتا ہے اور جب غیر سے قطع تعلق کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے روزہ، نماز وغیرہ فرائض و واجبات کی تکلیف اُٹھا لیتا ہے اور محرماتِ شرعیہ اس پر حلال ہو جاتے ہیں۔

دوسرا فرقہ اولیائیہ۔ یہ کہتے ہیں جب آدمی درجۂ ولایت پر پہنچ جاتا ہے تو امر و نہی کا خطاب اس سے اُٹھا لیا جاتا ہے۔ ولی نبی کی مثل ہوتا ہے بلکہ ولی اس سے افضل ہوتا ہے۔ یہ کُفر ہے اَلعیاذُ باللہِ تعالیٰ مِنھا۔

تیسرا فرقہ شمراخیہ۔ یہ عبداللہ شمراخی کے پیروکار ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ رقص، سماع اور ڈھول کی آواز وغیرہ حلال ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ اجنبی عورتیں حلال ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ گلاب کے پھولوں کی مانند ہیں اور گلاب کی خوشبو حلال ہے۔ نیکو کاروں کے لبادہ میں زمین پر چلتے پھرتے ہیں لیکن فی الحقیقت فسادی ہیں۔

چوتھا فرقہ اباحیہ۔ ان کا دعویٰ ہے کہ انہیں گناہ سے منع پر تصرف حاصل ہے۔ لوگوں کے مال اور اجنبی عورتیں حلال ہیں۔ ہمیں ان سے منع کرنا کفر ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اپنے حال پر ہیں۔

پانچواں فرقہ حالیہ۔ یہ لوگ سماع و غناپر وجد اختیار کرتے ہیں اور ناچتے ہیں اور اعضا کو حرکت دیتے ہیں۔ اس پر ان کے پیروکار کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ صاحبِ حال ہیں۔ یہ بدعت اور گمراہی ہے۔ سنتِ نبویہ علیٰ صَاحِبِھَا الصَّلوٰتُ وَالتَّسلِیمَاتُ کے خلاف ہے۔

؎۱ خزائن فتیحة الاسرار (قلمی)، ص ۱۲ تا ۱۹

Marfat.com

چھٹا فرقہ حلولیہ : اس فرقہ کے لوگوں کا اعتقاد ہے کہ نوخیز حسین لڑکوں اور کسی اجنبی عورت کے حُسن کو دیکھنا جائز ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی صنعتیں ہیں، اس نے انہیں چومنے کے لئے ہمارے پاس بھیجی ہیں اور ان سے معانقہ میں ہمیں راحت ملتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبت کو زیادہ کرنے کا باعث ہے۔

ساتواں فرقہ حوریہ : یہ بھی فرقہ حالیہ کی مانند ہیں۔ یہ اپنے آپ کو صاحبِ حال سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حُورانِ جنت ان کے پاس آتی ہیں اور وہ ان سے ہم بستری کرتے ہیں چنانچہ وجد کے بعد یہ لوگ غسلِ جنابت کرتے ہیں۔

آٹھواں فرقہ واقفیہ : یہ کہتے ہیں کہ معرفتِ الٰہیہ کماحقہ (یعنی وہ معرفت جو بندوں کے لئے ضروری ہے) بندوں کو حاصل نہیں ہو سکتی اور بندہ اس کی ایسی معرفت سے عاجز ہے۔ وہ یہ شعر پڑھتے ہیں ؎

ترا نداند ہر کس ترا تو دانی و بس ٭ ترا تو دانی و ہرگز نداند ترا کس

(ترجمہ) تجھے ہر آدمی نہیں جانتا القصہ تجھے تو صرف تو ہی جانتا ہے تجھے ہرگز کوئی نہیں جانتا۔ تجھے تو ہی جانتا ہے۔ یہ بھی گمراہی ہے۔ [1]

نواں فرقہ متکاسلیہ : اس فرقہ کے پیروکار کسب اور طاعت کو خیرباد کہہ کر اپنا ذریعہ معاش سوال کرنے کو بنا لیتے ہیں۔ یہ گمراہی ہے اور سنتِ نبویہ کے خلاف ہے (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)

دسواں فرقہ متجاہلیہ : یہ لوگ فاسقوں جیسا لباس پہنتے ہیں اور کہتے ہیں ہماری مراد دکھاوے اور ریا کو دُور کرنا ہے۔ یہ بھی ترکِ سنت ہے کیونکہ صلحاء کا لباس سنتِ مؤکدہ ہے۔ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فاجروں کے لباس سے منع فرمایا ہے۔ آپ کا

---

[1] معرفتِ الٰہیہ کی کون سی قسم مقدوراتِ عباد میں داخل ہے اور کون سی نہیں اور کون سی قسم معرفت کی بندوں کے لئے لازم ہے وغیرہ امور کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو :

I۔ شرح فقہ اکبر، ملا علی قاری، ص ۱۰۹، ۱۱۰، مطبوعہ مجتبائی دہلی

II۔ القول الفصل شرح فقہ اکبر، محی الدین بن بہاء الدین، ص ۳۶۵ تا ۳۶۷، مطبوعہ ترکی

Marfat.com

ارشاد مبارک ہے: من تشبہ بقوم فھو منھم[1] (جو شخص کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے وہ ان ہی سے ہوتا ہے)

گیارھواں فرقہ الہامیہ: یہ قرامطی لوگ ہیں۔ یہ قرآنِ مجید کی تلاوت اور علومِ دینیہ کا اعتقاد نہیں رکھتے۔ سنتِ نبویہ کی اتباع سے یہ لوگ روگرداں ہیں۔ فلاسفہ اور بدعتی لوگوں کی کتابیں پڑھتے ہیں۔ منہیات کو شعار اپنانا اپنا طریقہ اختیار کئے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں قرآن ہمارے طریقہ کا حجاب ہے۔

سنی مذہب ہی کامل جماعت ہے۔ اس کے پیروکار اتباعِ سنت میں ہدایت طلب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں صراطِ مستقیم کی ہدایت بخشی ہے۔ فرائض کو اپنے وقتوں پر ادا کرتے ہیں۔ اہلِ سنت وجماعت کے ساتھ رہتے ہیں۔ رقص، سماع معشوقوں کی جانب دیکھنے سے پرہیز کرتے ہیں۔ فاسق وفاجر لوگوں سے گریزاں رہتے ہیں۔ لوگوں میں عام لوگوں کی مانند رہتے ہیں جیسا کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کن فی الناس کاحد من الناس (عام لوگوں میں عام آدمی کی طرح رہو) حضرات صحابہ وتابعین رَضْوَانُ اللہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ کی سنتوں کو اپناتے ہیں۔ یہ گروہ ہدایت یافتہ ہے۔ قرآن مجید میں ہے: اُولٰئِكَ الذینَ امتحن اللہ قلوبھم للتقوٰی لھم مغفرۃ واجر عظیم[2] (ان لوگوں کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لیے آزما لیا ہے، ان کیلئے بخشش اور بڑا اجر ہے۔)

—— ۱۶ ——

فاحترز من تلك الفرق المبتدعة المذكورة واسع بسعي بليغ في اھانتھم حتی اعطاك اللہ اجرا عظیما کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اھان صاحب بدعة امنه اللہ تعالی من الفزع الاکبر اللھم

---

[1] رواہ ابوداوٗد فی سننہ والطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر وعن حذیفۃ والحدیث حسن۔ بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۲۸۹

[2] الحجرات: آیت ۳

Marfat.com

وفقنا ولاخواننا علی الطریقة المستقیمة المحمدیة۔[۱]

ترجمہ

ان بدعتی فرقوں سے جن کا ذکر ابھی گزرا، احتراز کر۔ ان کی توہین میں اپنی پوری کوشش کر۔ تاکہ اللہ تعالیٰ تجھے اجرِ عظیم سے نوازے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد مبارک ہے: من اھان صاحب بدعة امنه اللہ تعالیٰ من الفزع الاکبر (جس نے کسی بدعتی کی توہین کی اللہ تعالیٰ اسے بڑے خوف سے امن میں رکھے گا۔) یا اللہ ہمیں اور ہمارے برادرانِ طریقت کو نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے سیدھے راستہ پر استقامت عطا فرما۔

— ۱۷ —

یاطالب المولیٰ ذکر فی المحیط یکرہ الصلوٰۃ خلف المبتدع فلما یکرہ الصلوٰۃ خلفه فلم لا یحرم الاقتداء خلفه فی طریقة السلوك۔[۲]

ترجمہ

اے طالبِ مولیٰ المحیط میں ہے "بدعتی کی امامت میں نماز مکروہ ہے"۔ تو جب نماز اس کی اقتدار میں مکروہ ہے تو طریقہ سلوک میں اس کی اقتدار کیونکر حرام نہ ہو گی۔

— ۱۸ —

لایترك الورد قط لان تارك الورد ملعون حتی یحصل بمعرفة قلبه فاذا وصل بمعرفة قلبه صار قوی الحال ومستقیم المزاج فاذا استقام مزاجه بهذا صار متوسطا عرف خطراته بالوان مختلفة وانس باللہ واستخلص من الذین ورد فی حقهم افرایت من اتخذ الٰهه هواه ووصل بدرجة حسنات الابرار سیئات المقربین۔[۳]

---

۱ خزائن فتحیۃ الاسرار (خطی)، ص ۱۹

۲ خزائن فتحیۃ الاسرار (خطی)، ص ۱۹

۳ خزائن فتحیۃ الاسرار (خطی)، ص ۲۱

Marfat.com

ترجمہ

اوراد کو کبھی ترک نہ کرے کیونکہ اوراد کا تارک (طریقت کا) ملعون ہے۔ یہاں تک کہ دل کی معرفت کے مقام پر پہنچ جائے۔ جب معرفتِ قلب کے مقام پر پہنچ گیا تو وہ قوی الحال اور مستقیم المزاج ہوجائے گا۔ مزاج میں استقامت پیدا ہونے سے وہ متوسط الدرجہ سالک ہوجائے گا۔ اپنے خطرات کو مختلف رنگوں میں پہچان لے گا۔ ذاتِ باری تعالیٰ سے اُنس حاصل ہوجائے گا اور ان لوگوں سے رہائی پالے گا جن کے حق میں وارد ہے: اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰہُ[1] (کیا دیکھا تُو نے اس کو جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنالیا) اور اس درجہ میں پہنچ گیا جس کے متعلق کہا جاتا ہے حسنات الابرار سیئات المقربین (نیکوں کے حسنات مقربین کے لئے سیئات ہیں)۔

۱۹

وفی ھذا المقام نکتتان احدٰھما ینبغی للسالك ان یکون شفیقا للخلق نافعا لھو والثانیۃ ان لا یتوجہ الی غیر ذاتہ حتی یکمل ویعرف لنفسہ وینظر فی الصنائع والبدائع من رؤیۃ کل صنیع وبدیع ویاخذ حظہ ویتفکر ان کل ذرۃ مظھر الانوار والاسرار یعرف ربہ بہ[2]

ترجمہ

یہاں دو نکتے ہیں پہلا یہ کہ سالک کو مخلوقِ خدا پر شفیق اور ان کے لیے نفع رساں ہونا چاہیے، دُوسرا یہ کہ ذات پاک کے سوا غیر کی طرف توجہ نہ کرے جب تک کامل نہ ہوجائے اور اپنے آپ کو پہچان نہ لے۔ ہر صنیع و بدیع کو دیکھ کر صنائع اور بدائع میں غور کرے اور اپنا حصّہ حاصل کرے اور غور کرے کہ ہر ذرّہ انوار و اسرار کا مظہر ہے جس سے ربّ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

---

[1] سُورۃ الجاثیہ: آیت نمبر ۲۳

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (خطی)، ص ۲۱، ۲۲

Marfat.com

۲۰

السالک العابد احیٰی سنن الاوقات من المؤکدات وغیرها سیما ادی سنة الفجر فی خلوته ثم یودی الفرض بالجماعة و یتوجه الی خلوته ویتوجه علی مصلاه متوجها الی قبلة ویقرأ مسبعات العشر بعد الفجر وبعد العصر[1]

ترجمہ

عبادت گزار سالک مختلف اوقات کی مؤکدہ اور غیر مؤکدہ سُنّتوں کو زندہ رکھتا ہے۔ خصُوصًا فجر کی سنتوں کو اپنے خلوت خانہ میں پڑھے۔ پھر فرض نماز با جماعت ادا کرے۔ پھر خلوت کی طرف توجہ کرے اپنے مصلیٰ پر قبلہ رو بیٹھے عصر اور فجر کی نمازوں کے بعد مسبعات عشر پڑھے۔

۲۱

قدم النیة علی کل فعل من افعال الطاعة لان الاعمال بالنیات والنیة اصل والعمل فرعه۔[2]

ترجمہ

عبادت کے تمام افعال پر نیّت مقدم ہے۔ کیونکہ اعمال کے ثواب کا دار و مدار نیّت پر ہے۔ نیّت اصل ہے اور عمل اس کی فرع ہے۔

۲۲

ثم جدد الوضوء ولا تتکلم باحد من الناس فی اثناء الوضوء و فی غسل کل عضو من اعضائه اخطر فی المرة الاولیٰ قطعت عوائق الدنیا باجمعها و فی الثانیة دفعت الخطرات النفسانیة والشیطانیة و فی الثالثة دفعت الخطرات الملکیة فاذا اتممت الوضوء بهذه

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (خطی)، ص ۲۳

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (خطی)، ص ۳۰

Marfat.com

الشرائط لبست السلاح لان الوضوء سلاح المومنين و بعد اتمام الوضوء اقرأ سورة انا انزلنه ثلث مرات۔ ثم احضر فی وصف الطاعة واَدِ رکعتین تحیة الوضوء واجلس علی مصلاك بالادب التام بلاوسوسة الشیطان لان الشیطان قریب الواحد وھوابعد من الاثنین و اذا ارتفع الشمس یصلی شفعتین للاشراق۔ [۱]

— ترجمہ —

پھر تازہ وضو کر۔ دورانِ وضو کسی آدمی کے ساتھ باتیں نہ کر۔ اعضائے وضو میں سے ہر عضو کو پہلی بار دھوتے وقت یہ نیّت کر کہ میں نے دُنیا کی تمام بندشوں کو کاٹ دیا ہے دُوسری دفعہ یہ خیال کر کہ نفسانی اور شیطانی خطرات کو دُور کر دیا ہے اور تیسری بار یہ کہ خطراتِ ملکیہ کو بھی دُور کر دیا ہے۔ جب ان شرطوں سے تُو نے وضو کر لیا تو تُو نے ہتھیار زیب تن کر لئے کیونکہ وضو ایمان والوں کے لئے ہتھیار ہے۔ وضو کی تکمیل کے بعد سورہ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ تین بار پڑھے۔ پھر مطیع ہو کر بارگاہِ ربّانی میں حاضر ہو اور دو رکعت تحیۃ الوضو ادا کر کے اپنے مصلّیٰ پر پورے ادب کے ساتھ شیطان کے وسوسہ کو دُور کر کے بیٹھ۔ کیونکہ شیطان اکیلے آدمی کے قریب اور دو سے دُور ہے۔ جب آفتاب بلند ہو جائے تو چار رکعت اشراق کی نماز ادا کر۔

— ۲۳ —

والافضل فی کل صلوٰة من النوافل قراءة سورة الاخلاص فی کل رکعت ثلث مرة کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الاخلاص یعادل ثُلُث القرآن۔ [۲]

---

[۱] خزائن فتیحۃ الاسرار (خطی)، ص ۳۱

[۲] خزائن فتیحۃ الاسرار (خطی)، ص ۳۲

Marfat.com

ترجمہ

نفل نمازوں کی ہر رکعت میں سُورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھنا افضل ہے جیسا کہ نبیِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ مُبارک ہے الاخلاص یعادل ثلث القرآن[۱] (سورۂ اخلاص (ثواب میں) قرآنِ مجید کی تہائی کے برابر ہے۔)

۲۴

ثم صل رکعتین بنیة الاستخارة لانه صلوٰة مقدم علی کل شئ۔[۲]

ترجمہ

پھر دو رکعت استخارہ کی نیّت سے پڑھ، کیونکہ یہ نماز ہر شے سے مقدم ہے۔

۲۵

ولما کان یوم عاشوراء یوما معظما ومحل اجابة المستدعین فیه عشر خصال من سنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث قال:

علیکم یوم عاشوراء قوی ۔۔۔ بان تاتوا بشعر من خصال

بصوم والصلوٰة ومسح ایدٍ ۔۔۔ علی راس الیتیم مع اغتسال

وصلح والعیادة للعلیل ۔۔۔ وتوسیع الطعام علی العیال

وثامنهم زیارة عالمیکم ۔۔۔ وتاسع الدعاء مع اکتحال[۳]

ترجمہ

عاشوراء بڑی عظمت والا دن ہے۔ یہ دُعا کرنے والوں کی دُعاؤں کا محل قبول ہوتا ہے۔ اس روز دس چیزیں مسنون ہیں جن کو کسی شاعر نے یُوں نظم کیا ہے۔

تم پر روزِ عاشوراء کو تاکیداً لازم ہے کہ دس عاداتِ درجِ ذیل کو بجالاؤ۔

---

[۱] قل ھو اللہ احد تعدل ثُلث القرآن۔ رواہ الترمذی۔ مشکوٰة ص ۱۸۸

[۲] خزائن فتیحة الاسرار (خطی)۔ ص ۳۲

[۳] خزائن فتیحة الاسرار (خطی)۔ ص ۴۱، ۴۲

Marfat.com

۱۔ روزہ ۲۔ نماز ۳۔ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا ۴۔ غسل کرنا ۵۔ صلح کرنا
۶۔ بیمار کی عیادت کرنا ۷۔ اپنے اہل و عیال پر کھانے کو وسیع رکھنا
۸۔ اپنے کسی عالم دین کی زیارت کو جانا ۹۔ دُعا کرنا ۱۰۔ سُرمہ لگانا۔

—— ۲۶ ——

پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ہر کہ روزِ عاشوراء غسل کند ہنوز او سترِ عورت نہ پوشیدہ باشد کہ خدائے تعالیٰ گناہانِ او بیامرزد۔ چوں بعد از غسل خود را بپوشد باید کہ ہفت بار ایں تسبیح برآبِ جدید بخواند و بر سر آب بمالد و ایں تسبیح بخواند۔ حسبی اللہ وکفی سمع لمن دعا لیس وراء اللہ المنتہیٰ من اعتصم بحبل اللہ فقد نجو خدا تعالیٰ آں بندہ را از دردِ شقیق نگاہ دارند۔ و بزرگان ایں را تجربہ کردہ اند۔ [1]

—— ترجمہ ——

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص عاشوراء کے روز غسل کرے ستر ڈھانپنے سے قبل اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ غسل کے بعد کپڑے پہن کر یہ تسبیح سات بار تازہ پانی پر پڑھے اور اسے سر پر مل لے۔ حسبی اللہ وکفی سمع لمن دعا لیس وراء اللہ المنتہیٰ من اعتصم بحبل اللہ فقد نجی۔ اللہ تعالیٰ دردِ شقیقہ سے اس کی حفاظت فرماتا ہے۔ بزرگوں کا مجرب ہے۔

—— ۲۷ ——

در روزِ عاشوراء چہار رکعت نماز بگذارد در رکعت اول بعد از فاتحہ یازدہ بار سُورۂ اخلاص و در دوم سورۂ الکافرون سہ بار و سورۂ اخلاص یازدہ بار و در سوم رکعت الہٰکم التکاثر یک بار و سورۂ اخلاص یازدہ بار و در چہارم آیۃ الکرسی سہ بار و اخلاص بیست و پنج بار بخواند ہر کہ ایں نماز (ادا) کند خدا تعالیٰ برہاند ورا از ہولِ گور و خصمانِ او را خشنود گرداند و ایں دُعا بخواند اللّٰھم اکسر شھوتی من کل محرم وحرصی عند کل ماثم

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۴۴

Marfat.com

و امنعنی عن ایذاء کل مسلم و مسلمة بفضلك وکرمك یاارحم الراحمین و در اول و آخر صلوٰۃ گوید خدا تعالیٰ برہاند ورا از ہولِ گور و خصمان او را خشنود گرداند بفضلِ خویش اگر چہ مقدارِ ثلث خلق باشد و از جنسِ مومن و کافر باشد و اگر مردگان باکسی سخن گفتندے ہر آئینہ باگذارندگانِ ایں نماز سخن گفتندے چوں بر سرِ گور خصمان بگذشتے بگفتندے کہ خصمانِ تو بودیم خشنود شدیم از گذاردنِ ایں نماز کہ بروح ما رساندی و اگر ساکنانِ ہفت آسمان و ہفت زمین از فرشتگان و آدمیان و پریان و چہار پایان و پرندگان ہمہ نویسندہ گردند ہر یکے را از ایشاں ہفت دست باشد در ہر دستے ہزار قلم تا روز قیامت بنویسند ثوابِ ایں نماز نتوانند نوشت و ہمیں نماز بگذارد در روزِ عاشورار، دیا روزِ ہشتم ذی الحجة و یا روزِ عرفہ و یا روزِ عید اضحیٰ و یا روزِ پانزدہم ماہِ شعبان و یا در آخر آدینہ یا پانزدہم ماہِ رمضان۔ [۱]

ترجمہ

عاشورار کے روز چار رکعت نماز ادا کرنے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد گیارہ بار سورۂ اخلاص، دوسری رکعت میں تین بار سورۂ الکافرون اور گیارہ بار سورۂ اخلاص تیسری رکعت میں الھٰکم التکاثر ایک بار اور اخلاص گیارہ بار اور چوتھی رکعت میں آیۃ الکرسی تین بار اور اخلاص پچیس بار پڑھے۔ جو کوئی یہ نماز ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قبر کے خوف سے رہائی بخشے گا اور اس کے دشمنوں کو اپنے فضل سے راضی فرما دے گا اگر چہ تہائی مخلوق کے برابر مسلمانوں اور کافروں سے ہوں، اگر مُردے کسی سے بات کر سکتے یقیناً اس نماز کے ادا کرنے والوں سے دشمن یہ گفتگو کرتے جب کہ ان کا گزر ان کی قبروں سے ہوتا، کہتے کہ ہم تیرے دشمن تھے اب راضی ہو چکے ہیں کیونکہ یہ نماز پڑھ کر تو نے ہماری رُوح کو ایصالِ ثواب کیا ہے۔ اگر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کے رہنے والے فرشتے، آدمی، پریاں، چارپائے اور پرندے لکھنے لگیں اور ہر ایک کے سات ہاتھ ہوں ہر ہاتھ میں ہزار قلم ہوں، روزِ قیامت تک لکھتے رہیں اس نماز کا ثواب نہ لکھ سکیں گے۔ یہ نماز عاشورار یا آٹھویں ذی الحج یا نو ذی الحج یا عید اضحیٰ یا پندرہ

---

[۱] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی) ص ۴۵ تا ۴۷

Marfat.com

شعبان یا رمضان مبارک کے آخری جمعہ یا پندرہ رمضان کے دن ادا کرے۔

۲۸

و در خبر است ہر کہ روزِ عاشورا، چہار رکعت نماز بگذارد، بخواند در ہر رکعتے بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی یک بار و اخلاص دہ بار بعد از سلام حاجت خواہد بیشک مستجاب گردد۔ [1]

ترجمہ

حدیث میں ہے جو کوئی عاشورا، کے دن چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص دس بار پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد جو حاجت مانگے بلاشبہ پُوری ہوگی۔

۲۹

چہار رکعت دیگر بگذارد برائے خوشنودئ خصمان در ہر رکعتے بعد از فاتحہ چہار قل یکاں بار بخواند۔ [2]

ترجمہ

مزید چار رکعت نماز دشمنوں کی خوشنودی کے لیے ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد چاروں قُل ایک ایک دفعہ پڑھے۔

۳۰

فی تحفۃ المذکورین پیغامبر علیہ السلام گفت ہر کہ بگذارد روزِ عاشورا، چہار رکعت نماز د بخواند در ہر رکعتے بعد از فاتحہ اذا زلزلت الارض یک بار و اخلاص سہ بار خدا تعالیٰ اورا عطا کند ہر روز ثوابِ ہزار شہید و بہر رکعتے بیامرزد گناہِ پنجاہ سالۂ او۔ [3]

ترجمہ

تحفۃ المذکورین میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص عاشورا، کے

---

[1] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۴۷، ۴۸

[2] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۴۸

[3] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۴۸

Marfat.com

دن چار رکعت ادا کرے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد اذا زلزلت الارض ایک دفعہ اور سورۂ اخلاص تین دفعہ پڑھے اللہ تعالیٰ ہر روز اسے ہزار شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے اور ہر رکعت کے عوض اس کے پچاس سال کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

۳۱

و ہر کہ روزِ عاشوراء ایں دُعا بخواند دراں سال نمیرد بفرمانِ خُدا تعالیٰ و اگر تقدیر او را رسیدہ باشد دراں سال حق تعالیٰ ایں دُعا از دلِ او فراموش گرداند و توفیق نیابد دُعا ایں است سبحان اللہ ملاء المیزان و منتہی العلم و مبلغ الرضاء و زنۃ العرش لاملجاء ولامنجأ من اللہ الا الیہ سبحان اللہ عدد الشفع والوتر وعدد کلمات اللہ التامات واسألہ السلامۃ برحمتہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم حسبی اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین۔[1]

ترجمہ

جو کوئی روز عاشورا اس دُعا کو پڑھے ان شاء اللہ اس سال نہ مرے گا اور اگر اس کی موت اس سال میں مقدر ہو چکی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس دُعا (کے پڑھنے) کو اس کے دل سے فراموش کر دیگا اور اسے پڑھنے کی توفیق نہ ہوگی۔ دُعا یہ ہے:

سبحان اللہ ملأ المیزان و منتہی العلم و مبلغ الرضاء و زنۃ العرش لاملجأ ولامنجأ من اللہ الا الیہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم حسبی اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین۔

۳۲

ہر کہ روزِ عاشورا، دہ بار ایں دُعا بخواند خدای تعالیٰ او را و اہلِ بیتِ او را از جملہ شرہا و محنتہا بیرون آرد و از پریشانی نگاہ دارد و عزیز گرداند دُعا ایں ست اللّٰھم انی اسئلك بحق الحسن واخیہ وامہ وابیہ وجدہ وبنیہ فرج ھمی ما انا فیہ برحمتك یا ارحم الراحمین۔[2]

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۴۸، ۴۹

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (خطی)۔ ص ۵۰

Marfat.com

ترجمہ

جو شخص روزِ عاشوراء دس دفعہ یہ دُعا پڑھے خُدا تعالیٰ اسے اور اس کے گھر والوں کو تمام بُرائیوں اور مشقتوں سے نکال لے گا اور پریشانیوں سے اسکی حفاظت فرمائے گا اور اسے عزت والا بنا دے گا۔ دُعا یہ ہے: اللّٰھم انی اسئلك بحق الحسن واخیه وامه و ابیه وجده و بنیه فرج همی ماانا فیه برحمتك یاارحم الراحمین۔

۲۳

در روزِ عاشوراء چہار رکعت نماز بگذارد در ہر رکعتے بعد از فاتحہ پانزدہ بار سورۂ اخلاص بخواند فضیلت بسیار است از امیر الامراء۔ مذکور است کہ شیخ شبلی گفت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ بروزِ عاشوراء بروحِ خواجہ زادگانِ ہر دو سرای حسن وحسین نماز بگذاردم ہمدراں (شب) خواب دیدم کہ در مرغزارِ بہشت نشستہ اند سلام کردم روئے مبارکِ خود را از من گردانیدند و علیک نہ دادند من نعرہ زدم کہ اے فرزندانِ رسُول چہ گناہ و چہ خطا از وجودِ من آمد کہ از من روئے گردانیدند گفتند ہیچ خطائے نکردی فاما از شرم روئے بتو نتوانیم کرد اما بشارت مرترا باد و کسانیکہ بروحِ ما ایں نماز گزاردماد بہشت نردیم تا او را از خدُا نخواہیم و با خود در بہشت نبریم۔ [1]

ترجمہ

عاشوراء کے دن چار رکعت نماز ادا کرے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھے۔ اس نماز کی بہت فضیلت ہے۔ امیر الامرائے منقول ہے کہ شیخ شبلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے فرمایا کہ عاشوراء کے دن میں نے سیّدِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دونوں نواسوں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی ارواحِ مقدسہ کے ایصالِ ثواب کے لئے نماز ادا کی۔ اسی شب میں نے خواب دیکھا کہ بہشت کے میدان میں ہر دو بزرگوار تشریف فرما ہیں۔ میں نے سلام کیا۔ انہوں نے اپنا رُخ اقدس مجُھ سے پھیر لیا اور میرے سلام کا جواب مرحمت نہ فرمایا۔ میں نے با آواز بلند عرض کیا کہ اے فرزندانِ رسُول! مجھ سے کیا گناہ اور خطا ہُوئی کہ آپ نے چہرہ مُبارک مجھ سے پھیر لیا۔ انہوں نے فرمایا تُو نے کوئی

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (خطی)۔ ص ۵۰ تا ۵۲

Marfat.com

غلطی نہیں کی لیکن ہم حیا کے باعث تیری طرف رُخ نہیں کر سکتے۔ تجھے بشارت ہو اور اس آدمی کو بھی جو ہمارے ایصالِ ثواب کے لئے یہ نماز ادا کرے ہم اس وقت تک جنت میں نہ جائیں گے جب تک خدا تعالیٰ سے اسے مانگ کر جنت میں نہ لے جائیں۔

— ۳۴ —

ایں نماز مروی ست از رسُول صلی اللہ علیہ وسلم گفت ہر کہ بروح کسے ایں نماز بگذارد خُدا تعالیٰ آں بندۂ مردہ را بیامرزد و گورِ او پُر نُور کند و عذاب از وے برخیزد و گذارندگانِ ایں نماز را بدہد ثوابِ ہزار شہید۔ [1]

— ترجمہ —

یہ نماز حضرت رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو کوئی یہ نماز ادا کرے گا اور کسی کو اس کا ثواب ایصال کرے گا اللہ تعالیٰ اس مُردہ کو بخش دیگا اس کی قبر کو پُر نور کر دے گا اور اس سے عذاب مَوقوف ہو جائے گا اور اس نماز پڑھنے والے کو ہزار شہید کا ثواب عطا فرمائے گا۔

— ۳۵ —

فی املح مذکور است کہ پیغمبر گفت عَلَیْہِ السَّلَامُ ہر کہ روزِ عاشورار دو رکعت نماز حفظِ ایمان بگذارد در ہر رکعتے بعد از فاتحہ ایں آیہ یک بار بخواند ان الذین سبقت لھم منا الحسنیٰ اولٰئک عنھا مبعدون لا یسمعون حسیسھا وھم فیھا اشتھت انفسھم خٰلدون لا یحزنھم الفزع الاکبر و تتلقٰھم الملٰئکۃ ھذا یومکم الذی کنتم توعدون [2] حق تعالیٰ ایمانِ او را از غارتِ شیطان نگاہ دارد اگرچہ گناہانِ او بیشتر از فرعون باشند ہرگز ایمان از وے سلب نگردد۔ [3]

— ترجمہ —

املح میں مذکور ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا جو شخص عاشورار کے دن دو رکعت

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۵۲ [2] سورۃ الانبیاء، آیت ۱۰۱ تا ۱۰۳

[3] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۵۳

Marfat.com

نمازِ حفظِ ایمان پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد یہ آیاتِ کریمہ ایک بار پڑھے ان الذین سبقت لھم منا الحسنیٰ اولئٰک عنھا مبعدون۝ لا یسمعون حسیسھا وھم فی ما اشتھت انفسھم خٰلدون۝ لا یحزنھم الفزع الاکبر وتتلقٰھم الملٰئکة ھٰذا یومکم الذی کنتم توعدون[1] اللہ تعالیٰ اس کے ایمان کو شیطان کی غارت گری سے محفوظ رکھے گا، اس کے گناہ اگرچہ فرعون سے زائد ہوں اس کا ایمان سلب نہ ہوگا۔[2]

۳۶

بداں کہ خواستن از خدا ہمہ وقت نیک است اما در روزِ عاشورار بہتر است و در خبر است کہ چُوں صبحِ روزِ عاشورار دمد درہائے رحمت کشادہ گردد و ہر چہ از خدا تعالیٰ بخواہد بیابد از خدا تعالیٰ بہشت و دیدار خواہد کہ روزِ عاشورار رد نشود۔[3]

ترجمہ

اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنا ہر وقت اچھا ہے لیکن عاشورار کے دن بہتر ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ جب عاشورار کے دن کی صبح طلوع ہوتی ہے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں بندہ اللہ تعالیٰ سے جو مانگے، پاتا ہے۔ تو اس روز اللہ تعالیٰ سے بہشت اور دیدار کی دُعا کرے کیونکہ روزِ عاشورار کی دُعا رد نہیں ہوتی۔

۳۷

پیغمبر گفت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہر کہ صد رکعت نماز بگذارد شبِ عاشورار بعد از فاتحہ اخلاص سہ بار، بعد از سلام ہفتاد بار کلمۂ تمجید یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ تا عَظِیْم بگوید حق تعالیٰ جُملہ گناہانِ اورا بیامرزد و اورا تمام سال در کارہائے نیک توفیق باشد بمنہ و کرمہ۔[4]

---

[1] سُورۃ الانبیاء آیت ۱۰۱ تا ۱۰۳

[2] بشرطیکہ مومن ہو۔ قولہ "اس کے گناہ اگرچہ فرعون سے زائد ہوں" سے مراد گناہوں کی زیادتی ہے۔

[3] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)، ص ۵۲، ۵۴

[4] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)، ص ۵۴

Marfat.com

ترجمہ

حضرت رسُولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا جو شخص عاشورا کی رات سو رکعت نماز نفل ادا کرے اور (ہر رکعت میں) فاتحہ کے بعد تین بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ سلام کے بعد ستر دفعہ کلمۂ تمجید یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کے احسان و کرم سے تمام سال اسے نیک اعمال کی توفیق ہوتی ہے۔

— ۳۸ —

پیغامبر صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم گفت ہر کہ بگذارد شبِ عاشورا ہشت رکعت نماز در ہر رکعتے سورۂ اخلاص بعد از فاتحہ بیست و پنج بار بخواند بعد از سلام ہفتاد بار بگوید سبحان تا عظیم و درود و استغفار ہفتاد بار بگوید آں خدائے کہ مرا براستی بخلق فرستادہ بروياند در دل و چشمہائے او حکمت کہ دیر زمان جاری گرداند بذکر و سر از سجدہ برندارد کہ خدا تعالیٰ بیامرزد و اگر درآں شب بمیرد شہید مُردہ باشد۔[۱]

ترجمہ

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا جو شخص عاشورا کی رات کو آٹھ رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پچیس بار پڑھے۔ سلام کے بعد ستر بار کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ نیز درود پاک اور استغفار ستر بار پڑھے۔ وہ خدا جس نے مجھے حق کے ساتھ مخلوق کی جانب بھیجا اس کے دل اور آنکھوں میں حکمت پیدا فرما دے گا۔ دیر تک اس کا ذکرِ خیر جاری رکھے گا اور سر سجدہ سے اُٹھانے سے پہلے اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔ اگر اس رات مر جائے تو شہادت کی موت نصیب ہوگی۔

---

[۱] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)، ص ۵۴، ۵۵

Marfat.com

۳۹

فی تحفۃ المذکورین کہ پیغامبر گفت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہر کہ بگذارد دو رکعت نماز در شبِ عاشورا در ہر رکعتے بعد از فاتحہ اخلاص سہ بار بعد از سلام ہفتاد بار سبحان اللہ تا عظیم بخواند حق تعالیٰ گورِ او را پُرنور گرداند تا روزِ قیامت۔ [1]

ترجمہ

تحفۃ المذکورین میں ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا جو شخص شبِ عاشورا کو دو رکعت نماز ادا کرے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھے اور سلام کے بعد ستر دفعہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے اللہ جل مجدہٗ اس کی قبر کو قیامت تک پُرنور کر دے گا۔

۴۰

پیغمبر گفت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہر کہ بگذارد چہار رکعت نماز نزدیکِ سحر بخواند در ہر رکعتے بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی و اخلاص سہ بار بعد از سلام صد بار سورۂ اخلاص بخواند بنا فرماید خدا تعالیٰ برا برا او ہزار شہر در ہر شہرے ہزار خانہ، در ہر خانہ مایدہ در ہر مایدہ ہزار کاسہ در ہر کاسہ ہزار گون خانہ در ہر خانہ سی صد تخت، بر ہر تختے ہزار ہزار فرش، بر ہر فرشے حورے باشد کہ نورِ او آفتاب را خجل گرداند۔ [2]

ترجمہ

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا جو شخص چار رکعت صبح کے قریب ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور اخلاص تین بار پڑھے۔ سلام کے بعد سو دفعہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہزار شہر بنائے گا کہ ہر شہر میں ہزار گھر اور ہر گھر میں ہزار دسترخوان، ہر

---

[1] خزائن نتیجۃ الاسرار (قلمی)، ص ۵۶،۵۵

[2] خزائن نتیجۃ الاسرار (قلمی)، ص ۵۶

Marfat.com

دسترخوان پر ہزار پیالے، ہر پیالے میں ہزار طرح کے کھانے، ہر خانہ میں تیس تخت، ہر تخت پر ہزار فرشتے اور ہر ہر فرش پر ایک حُور بیٹھی ہوگی کہ اس کا نور سُورج کو شرمندہ کردے گا۔

۴۱

روزۂ عاشورا۔ در مشارق مذکور است کہ پیغمبر گفت عَلَیْہِ السَّلَامُ گناہ یک سالہ کفارت کند، در ریاحین مذکور است کہ پیغمبر گفت عَلَیْہِ السَّلَامُ اگر نفقہ کند مومنے برابر پر پشہ گویا کہ کوہِ قافِ زر براہِ خدا صرف کردہ باشد بفضلِ روزِ عاشورا۔ [1]

ترجمہ

مشارق میں ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ عاشورا کا روزہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ ریاحین میں مذکور ہے کہ جناب حضرت رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا جو ایمان دار مچھر کے پر کے برابر خرچ کرے روزِ عاشورا کی برکت سے ایسا ہے گویا کہ کوہِ قاف کے برابر سونا اس نے راہِ خدا میں صرف کیا۔

۴۲

ہر کہ روزِ عاشورا روزہ دارد کشادہ شود بہشت۔ در بہشت درآید از ہر درے کہ خواہد پیغمبر عَلَیْہِ السَّلَامُ گفت ہر کہ بدارد روزہ روزِ عاشورا را بہر ساعتے ازاں ہفت صد فرشتہ از برائے او آمرزش از خدا تعالیٰ خواہند تا روزِ قیامت و بفرستد حق تعالیٰ در ہر بہشتے ہفتصد فرشتہ تا بنا کنند برائے او شہرہا و قصرہا و نہال کنند برائے او جوئہا۔ [2]

ترجمہ

عاشورا کے دن جو شخص روزہ رکھے اس کے لئے جنت کشادہ کردی جاتی ہے۔ وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو۔ حضرت رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا جو آدمی دس محرم کو روزہ رکھے، روزہ کی ہر گھڑی کے بدلے سات سو فرشتے اس کے لیے بخشش چاہتے ہیں

---

[1] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)، ص ۵۷

[2] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)، ص ۵۷ تا ۵۸

Marfat.com

اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا اور اللہ تعالیٰ ہر بہشت میں سات سو فرشتے بھیج دیتا ہے تاکہ اس کے لیے شہر اور محلات تعمیر کریں اور نہروں (کے کناروں پر) اس کے لیے (درخت) لگائیں۔

۴۳

در خلاصۃ الاخبار مذکور است پیغمبر گفت حق تعالیٰ روزِ عاشوراء را برگزید و نورِ من دراں روز آفریدہ و ارواحِ انبیاء دراں روز آفریدہ۔ [1]

ترجمہ

خلاصۃ الاخبار میں مذکور ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عاشوراء کے دن کو منتخب فرمایا اس میں میرا نور اور انبیائے کرام عَلَیْھِمُ السَّلَامُ کے ارواح مقدسہ کو پیدا فرمایا۔

۴۴

بداں کہ روزِ عاشوراء روزِ بزرگ است و عاشوراء ازاں گویند کہ دہ ہزار پیغمبراں روزِ عاشوراء زادہ اند و بقولے ازاں گویند کہ دہ ہزار پیغمبراں دراں روز بہ پیمبری رسیدہ اند و بعضے گویند کہ دہ چیز دریں روز آفریدہ شدہ عرش و کرسی و لوح و قلم و آدم و حواء و ارواح و زمین و آسمان و بعضے گویند بہشت و دریں روز دہ چیز سنت است چنانچہ گذشت باید کرد کہ دراں فضل بسیار است۔ [2]

ترجمہ

جان تو کہ عاشورائے محرم بزرگی والا دن ہے۔ عاشوراء اسے اس لئے کہتے ہیں کہ دس ہزار پیغمبر اس روز متولد ہوئے۔ دوسرے قول کے مطابق اس لئے کہ دس ہزار پیغمبروں کو اس روز مبعوث فرمایا گیا اور بعض کہتے ہیں کہ عاشوراء کہنے کی وجہ یہ ہے کہ دس چیزیں اس روز

---

[1] خزائن نتیجۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۵۸

[2] خزائن نتیجۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۵۸۔۵۹

Marfat.com

پیدا کی گئیں عرش، کرسی، لوح، قلم، آدم، حوار، ارواح، زمین اور آسمان اور بعض کہتے ہیں بہشت بھی اسی دن بنائی گئی۔ اس دن دس چیزیں سنت ہیں جیسے پہلے مذکور ہوا[1] ان کو کرنا چاہیئے کہ اس میں بہت بزرگی ہے۔

—— ۴۵ ——

پیغامبر عَلَیْہِ السَّلَام گفت ہر کہ روزِ عاشورار روزہ دارد بدہد اورا خُدا تعالیٰ ثوابِ ہزار حج و عُمرہ و مزدِ اہلِ بہشت و مزدِ اہلِ ہفت آسمان و ہفت زمین۔ ربیعہ گوید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کہ (در) عہد رسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ندا میکردند تا ہمہ روزہ بدارند و ایں روزہ بر مہتر آدم فرض بود و در کفایہ شعبی آوردہ است کہ واجب است بر مادر و پدر آں کہ فرمایند مرکودکاں را تا روزۂ عاشورار بدارند در خبر است کہ پیغمبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ در وقتِ سحر در دہنِ مُبارکِ حسن و حُسین خوی انداختے و فاطمہ را فرمودے کہ ایشاں را طعام ندہی کہ روزے است کہ دریں روز وحوش و طیور شیر نمی دہند و علف نمی خورند۔[2]

—— ترجمہ ——

نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا جو شخص عاشورار کے دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اسے ہزار حج و عُمرہ کا ثواب عطا فرماتا ہے نیز جنتیوں، ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کے مکینوں کے اجر کے برابر اجر بخشتا ہے۔ حضرت ربیعہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ عہد نبوی میں اعلان ہوتا کہ تمام لوگ روزہ رکھیں۔ یہ روزہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام پر فرض تھا۔ کفایہ شعبی میں ہے کہ ماں باپ پر واجب ہے کہ بچوں کو عاشورار کے روزہ رکھنے کا حکم دیں۔ حدیث میں ہے کہ حضرت رسُول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سحری کے وقت حضرات امام حسن اور امام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے دہن مُبارک میں اپنا لعابِ دہن ڈالتے اور خاتونِ جنت حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو ارشاد فرماتے: انہیں آج دن کو کھانا نہ دینا کہ اس روز جنگلی جانور

---

[1] نمبر ۲۵ میں ان دس چیزوں کی تفصیل ملاحظہ کی جائے۔

[2] خزائن فتیحۃ الاسرار قلمی ص ۵۹، ۶۰

Marfat.com

اور پرندے نہ دودھ دیتے ہیں اور نہ خوراک کھاتے ہیں۔

۴۶

پیغمبر علیہ السلام فرمود ہر کہ غسل کند در روزِ عاشورا۔ (بہ) نیت پاکی تن برائے آغازِ آں روز بنویساند حق تعالیٰ در نامۂ اعمال او بہر قطرہ ثواب عبادتِ یک سالہ و از گناہاں چناں پاک شود کہ گوئی کہ مادر نو زادہ است و حق تعالیٰ او را از پستی و زحمتہا دیگر نگاہ دارد۔ [1]

ترجمہ

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عاشورا کے دن غسل کرے اس روز کے آغاز کی خاطر جسم کی طہارت کی نیت کرے اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں ہر قطرہ کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھ دیتا ہے اور گناہوں سے وہ اس طرح پاک ہو جاتا ہے گویا کہ اس کی ماں نے اسے نیا جنم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ذلت اور دیگر تکالیف سے محفوظ رکھے گا۔

۴۷

فی الیواقیت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اکتحل بالاثمد یوم عاشوراء لم ترمد عیناہ ابداً۔ بداں کہ سرمہ انداختن مکروہ است مرداں را بے ضرورت اما روز عاشورا۔ پیغامبر علیہ السلام گفت گریہ کنید روزِ عاشورا۔ و اگر گریہ نیاید سرمہ کنید تا چشمہائے شما تر گردد۔ در خبر است ہر کہ روزِ عاشورا تر گرداند چشمہا را ہفت اندام او از آتشِ دوزخ حرام گرداند و انداختن سنگ بصری باتفاق مکروہ نیست پیغامبر علیہ السلام گفت ہر کہ روزِ عاشورا سنگ بصری در چشم انداز د چشمِ او ہرگز درد نکند و در غرائبِ عبید مذکور است کہ حق تعالیٰ چشمِ او از آتش دوزخ نگاہ دارد۔ [2]

ترجمہ

یواقیت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا من اکتحل بالاثمد

---

[1] خزائن نتیجۃ الاسرار قلمی ص ۶۰، ۶۱ [2] خزائن نتیجۃ الاسرار (خطی) ص ۶۱، ۶۲

Marfat.com

یوم عاشوراء لم ترمد عیناہ ابدا۔ (جو شخص عاشورا کے روز اثمد سُرمہ استعمال کرے اس کی آنکھیں کبھی نہ دُکھیں گی۔) مردوں کو ضرورت کے بغیر سرمہ لگانا مکروہ ہے لیکن عاشورا کے دن۔ نبی پاک صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ عاشورا کے دن گریہ کرو، اگر رونا نہ آئے تو آنکھوں میں سُرمہ لگاؤ تاکہ تمہاری آنکھیں تر ہو جائیں۔ حدیث میں ہے جو شخص عاشورا کے دن اپنی آنکھوں کو تر کرے گا اس کے سات اعضا دوزخ کی آگ پر حرام کر دیئے جاتے ہیں۔ سنگ بصری آنکھوں کو لگانا باتفاق مکروہ نہیں۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا جو شخص عاشورا کے دن سنگِ بصری آنکھوں میں لگائے گا اس کی آنکھیں ہرگز درد نہ کریں گی۔ غرائب عبید میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی آنکھ کو دوزخ کی آگ سے بچا لے گا۔

۴۸

پیغامبر عَلَیْہِ السَّلَام گفت ہر کہ زیارتِ عالمے کند در روزِ عاشورا چناں است کہ زیارت کردہ باشد مرا۔ و بنویساند بہر نظرے ثواب ہزار سال۔ پیغمبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فرمود ہر کہ بیند روزِ عاشورا سوئے عالمی بشمارِ ہر موئے کہ در نظر او آید حج و عمرہ و بہر گامے کہ نہد ثوابِ آزادی بندہ۔ و ہر کہ بیروں آید از خانہ نیت زیارتِ عالم روزِ عاشورا بیرون آیند گناہانِ او گویا کہ مادر نو زادہ است۔ [1]

ترجمہ

حضرت نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا جو شخص عاشورا کے دن کسی عالم کی زیارت کرے ایسا ہے گویا اس نے میری زیارت کی۔ ہر نظر کے بدلے اس کے لئے ہزار سال کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا جو کوئی عاشورا محرم کو کسی عالم کی جانب دیکھے ہر بال کے عوض اسے حج و عمرہ کا ثواب ہوتا ہے جس پر اس کی نظر پڑتی ہے، اور ہر قدم کے بدلے، جو وہ اُٹھاتا ہے، غلام کو آزاد کرنے کا ثواب اسے عطا ہوتا ہے۔ جو شخص

---

[1] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)، ص ۶۲، ۶۳

Marfat.com

کسی عالم کی زیارت کی نیت کر کے عاشورا۔ کے روز گھر سے نکلتا ہے اس کے گناہ اسے اس طرح چھوڑ جاتے ہیں گویا اس کی ماں نے اسے نیا جنا ہے۔

۴۹

پرسیدن بیماراں و آں فرض کفایہ است و دراں ثواب بسیار است پیغامبر علیہ السلام گفت ہر کہ بیروں آید بہ نیت پرسیدن بیمار برابر او بروند ہفتاد ہزار فرشتگان و کارہائے او نیک نویسند تا آں کہ باز در خانہ برود و در خلاصہ مذکور است ہر کہ بہ پرسد بیمار را در روزِ عاشورا بنویساند خدا تعالیٰ بہر گامے ثواب شہیدے و مژدہ غازی۔ ؎۱

ترجمہ

بیمار پرسی فرض کفایہ ہے اور بڑے ثواب کا کام ہے۔ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص بیمار پرسی کی نیت سے نکلتا ہے واپسی گھر آنے تک ستر ہزار فرشتے اس کے ہمراہ ہوتے ہیں اور اس کی نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔ خلاصہ میں ہے، جو شخص عاشورا۔ کے دن بیمار پرسی کرے اللہ تعالیٰ ہر قدم کے عوض ایک شہید کا ثواب اور غازی کی خوشخبری اس کے نامۂ اعمال میں لکھوا دیتا ہے۔

۵۰

آشتی دہانیدن میانِ دو مسلمان فضلِ بسیار است در مجموعہ حدادی مذکور است ہر کہ آشتی دہد میان دو مومن نوشتہ شود مر او را ثوابِ ہفتاد سال، در خلاصہ مذکور است ہر کہ آشتی دہاند میان دو مومن روزِ عاشورا، خوشنود گرداند حق تعالیٰ خصمان او را روزِ قیامت۔ و واجب شود مر او را بہشت و نوشتہ شود ثوابِ عبادت ہزار سال و بیابد بہر سخنے کہ میان ایشاں کردہ است حورے در بہشت۔ ؎۲

ترجمہ

دو مسلمانوں کے درمیان صلح کرانا بڑی بزرگی والا کام ہے۔ مجموعہ حدادی میں ہے جو شخص

؎۱ خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۶۳، ۶۴ ؎۲ خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۶۴، ۶۵

Marfat.com

دو ایمانداروں کے درمیان صُلح کرادے، ستر سال کا ثواب اس کے لیے لکھ دیا جاتا ہے۔ خلاصہ میں ہے جو کوئی دو مومنوں میں صُلح کرادے روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس کے دُشمنوں کو اس پر راضی فرمادے گا، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے، ہزار سال عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھ دیا جاتا ہے، ہر بات کے بدلے جوان کے درمیان کرے جنت میں اسے ایک حُور عطا ہو گی۔

۵۱

دست بر سرِ یتیم مالیدن بداں کہ ہمہ وقت ثواب بیشتر است پیغمبر علیہ السّلام گفت ہر کہ دست بر سرِ یتیم مالد در روزِ عاشورا، آمرزیدہ شود۔ در امالی ہر کہ بشفقت بر سرِ یتیم دست مالد بہر موئے کہ بر سر آں ست ثوابِ آزادیٔ بندہ یابد۔ اگر چیزے بدست او بدہد گویا کہ کوہ قاف در راہِ خدا صرف کردہ باشد و بشارتِ بہشت نزدیکِ مردن یابد۔ [1]

ترجمہ

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا ہر وقت بڑے ثواب کا کام ہے۔ نبی پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو کوئی عاشورار کے دن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے وہ بخش دیا جاتا ہے۔ امالی میں ہے جو شخص شفقت سے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اس کے سر پر ہر ہر بال کے عوض غلام آزاد کرنے کا ثواب اسے عطا ہو گا۔ اگر اس کے ہاتھ میں کوئی چیز دے گویا کوہ قاف اس نے راہِ خدا میں خرچ کر دیا۔ موت کے قریب جنّت کی بشارت اسے دی جائے گی۔

۵۲

ہر کہ وافر کند طعام روزِ عاشورا، برائے عیالِ خود حق تعالیٰ فراخ گرداند نعمت بروے در تمام سال و ہر کہ افطار کناند مسلمانے را گویا کہ تمام امت محمد مصطفےٰ را سیر کردہ باشد و ہر کہ یک لقمہ حلوا را برائے مسلمانے بخوارند دُور کند حق تعالیٰ سختی از وے روزِ مرگ ہکذا فی اوراد [2]

---

[1] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)، ص ۶۵، ۶۶ [2] نوٹ: حضرت شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا ملتانی کے اوراد کا ایک نسخہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان نے اسلامک بک فاؤنڈیشن لاہور کے اشتراک سے چھاپا ہے اس میں یہ مضمون موجود نہیں معلوم ہوتا ہے کہ ناشرین نے ناقص نسخہ کو بنیاد بنا کر اسکو طبع کر دیا ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

Marfat.com

شیخ بہاؤ الدین زکریا۔[1]

ترجمہ

عاشوراء کے دن جو شخص اپنے اہل و عیال کے لیے کھانا وافر مہیا کرے گا اللہ تعالیٰ پورا سال اپنی نعمت اس پر فراخ کر دے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کا روزہ افطار کرائے گویا اس نے نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ساری اُمّت کو سیر کر دیا۔ جو کسی مسلمان کو حلوے کا ایک لقمہ کھلائے اللہ تعالیٰ موت کے دن کی سختی اس سے دُور فرما دے گا۔ اوراد شیخ بہاء الدین زکریا میں اسی طرح ہے۔

۵۳

ینبغی لذوی الالباب ان یصرفوا اوقاتھم العزیزۃ فی حال الحیوۃ فی الطاعات حتی لا یضیعوا انفسا من انفاسھم۔[2]

ترجمہ

عقلمندوں کو چاہیئے کہ زندگی میں اپنے عزیز اوقات طاعاتِ الٰہیہ میں صرف کریں۔ حتیٰ کہ اپنے سانسوں میں سے کوئی سانس بھی ضائع نہ کریں۔

۵۴

ینبغی للغاسلین ان یغسلوا علی الطریق المسنون وھوان یلحد الارض شرقا وغربا و یوضع علیھا سریرا ثم یطھر بالماء ثلث مرات ثم یعطر ثلث مرات و کیفیته یذکر بلسان الفارسیة کہ گرد آں تختہ مجمرے یعنی ظرفے کہ در وعود سوختہ شود پیدا کردہ ہر جانب آں تختہ وترا یعنی سگان یا پنجگان یا ہفتگاں خوشبوئے کردہ شود۔[3]

---

[1] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)، ص ٦٦

[2] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)، ص ٦٦، ٦٧

[3] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)، ص ٦٧، ٦٨

Marfat.com

ترجمہ

میت کو غسل دینے والوں کو چاہیئے کہ اسے مسنون طریقہ پر غسل دیں (یعنی پہلے) شرقاً غرباً زمین میں گڑھا کھودیں، اس گڑھے پر غسل کا تختہ رکھیں اور پانی سے تین بار اسے دھوئیں پھر تین بار اسے خوشبو کی دُھونی دیں۔ غسل کی کیفیت فارسی زبان میں تحریر کی جاتی ہے۔ یعنی ایک برتن میں عود سُلگا کر اس تختہ کے گرد تمام اطراف میں طاق تعداد میں یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار خوشبو پھیریں۔

۵۵

وخوابانده شود میت را برآں تختہ کہ قدمِ میت طرف قبلہ باشد وفی بعض الکتب یجعل راسہ طرف الشمال ولکن جعل راسہ جانب الشرق اولی حتی یکون وجہہ وقت الجلوس مقابل القبلۃ ودر وقتِ غسلِ میت سوائے غاسلین مردم دیگر افراد دُور کرده شود عورتِ شرعیِ مرد کہ از ناف تا زانو ست پوشیده شود با پارچہ کہ عرض اد یک نیم گز شرعی باشد وگزِ شرعی ہفت مُشت قرار داده اند وطولِ آں خرقہ چہار گز شرعی واگر ازیں کم یا زیادہ کنند تحقیق ظلم وتعدی کرده باشند۔ [1]

ترجمہ

میت کو اس تختہ پر لٹا دیا جائے اس طرح کہ اس کے قدم قبلہ کی جانب ہوں بعض کتابوں میں ہے کہ اس کا سر شمال کی جانب کیا جائے لیکن سر کو مشرق کی جانب کرنا بہتر ہے تا کہ اسے بٹھانے کے وقت اس کا چہرہ قبلہ رو ہو۔ غسل کے وقت غسل دینے والوں کے علاوہ دُوسرے افراد کو وہاں سے ہٹا دیا جائے۔ مرد کے شرعی ستر کو کہ ناف سے زانو تک ہے ایک کپڑے سے، جس کا عرض ڈیڑھ گز شرعی اور طول چار گز شرعی ہو، ڈھانپ دیں۔ گز کی شرعی مقدار سات مُشت ہے۔ اس سے کم یا زیادہ کرنا ظلم و زیادتی ہے۔ [2]

---

[1] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۶۸، ۶۹

[2] یہ حکم اس وقت ہے جب اس طول اور عرض کے پارچہ سے سترِ عورت ہو جائے۔ ورنہ سترِ عورت کے لئے کم و بیش کرنے میں حرج نہیں۔

Marfat.com

۵۶

وغاسل دستِ خود را بخرقہ بپیچیدہ استنجاء باب کناند و یبالغ فی الاستنجاء۔ و انگشت خود را بخرقہ باب ترکردہ سہ بار مسح دندان میت کند و علیٰ ہذا القیاس مسح بینی و سوراخ نافِ او را مسح کند و در دہان و بینی و ہر دو گوشِ پنبۂ پاک اندازد و بعدہ وضو دادہ شود میّت را بایں طریق کہ اوّل روئے او سہ بار بشوید بعدۂ دست راست تا آرنج سہ بار شُستہ شود علیٰ ہذا القیاس (دست) چپ تا آرنج سہ بار بعدۂ پائے راست او سہ بار شستہ پائے چپِ او را سہ بار بشویند[1]

ترجمہ

غسل دینے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر میّت کو استنجا پانی سے کرائے اور استنجا میں مبالغہ کرے۔ کپڑا پانی سے ترکرکے اپنی اُنگلی تین دفعہ میّت کے دانتوں پر پھیرے۔ اِسی طرح ناک اور ناف کے سوراخ میں بھی اُنگلی پھیرے۔ مُنہ. ناک اور دونوں کانوں میں پاک رُوئی رکھے اور اس کے بعد میّت کو اس طرح وضو کرائے کہ پہلے اس کے چہرے کو تین دفعہ دھوئے، پھر دائیں ہاتھ کو کہنی سمیت تین دفعہ دھوئے۔ اسی طرح بائیں ہاتھ کو کہنی سمیت دھوئے۔ اس کے بعد اس کا دایاں پاؤں تین بار دھوکر بایاں پاؤں تین بار دھوئے۔

۵۷

در غسلِ میت چہار چیز کہ در حینِ حیات بود نکند۔ اول ہر دو دست میت تا بندِ دست نشویند دوم مضمضہ، سوم استنشاق، چہارم مسح سر۔[2]

---

[1] خزائن نتیجۃ الاسرار (قلمی) ص ۶۹، ۷۰

[2] خزائن نتیجۃ الاسرار (قلمی) ص ۷۰، ۷۱

نوٹ :۔ میت کے مسح سر میں اختلاف ہے۔ علّامہ ابراہیم بن محمد حلبی نے کبیری ص ۵۰۶ میں بحوالہ صلوٰۃ الاثر مسح سر نہ کرنے کو ھو المختار اور ظاہر الروایۃ فرمایا نیز صلوٰۃ مسعودی ص ۲۵۵ ج ۲ میں عدم مسح کو ظاہر الروایۃ تحریر کیا۔ علامہ ابن نجیم نے البحر الرائق ص ۱۷۲ ج ۲ مسح کرنے کو ظاہر الروایۃ علّامہ ابراہیم حلبی نے کبیری ص ۵۷۸ شرحِ مبسوط کے حوالہ سے صحیح نیز صغری ص ۲۸۶ میں ظاہر الروایۃ اور صحیح اور شرح الیاس ص ۱۰۰ ج ۱ میں بھی صحیح لکھا۔

مُحمد علیم الدین عفی عنہ

Marfat.com

ترجمہ

چار چیزیں جو زندگی میں کی جاتی ہیں غسلِ میت میں نہ کی جائیں۔ ۱۔ میت کے دونوں ہاتھ گٹوں تک نہ دھوئے جائیں۔ ۲۔ کلی۔ ۳۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ ۴۔ سر کا مسح۔

۵۸

چوں وضو بہ ترتیب مذکور تمام شد میت را بر پہلوئے چپ بخوابانند و سہ بار از سرتا پا باب خالص بشویند بعدہٗ بر پہلو راست بخوابانند و ہمچنیں آب گرم کردہ ببرگ کنار بشویند و نرم نرم شکمش بمالند اگر چیزے برآید ہموں را بشویند و احتیاج وضو، جدید نیست بعدہ باز بہ پہلوئے چپ خوابانند سہ بار آب کافور بروے ریختہ اگر میسر شود و اگر نہ ہماں آب کافی است بعدہ بلتہ پاک خشک کردہ ہفت اعضا، سجدہ گاہ او را کافور بمالند۔ [۱]

ترجمہ

جب وضو بہ ترتیب مذکورہ بالا مکمل ہو جائے میت کو بائیں کروٹ پر لٹائیں اور تین بار سر سے پاؤں تک خالص پانی سے دھوئیں۔ اس کے بعد دائیں پہلو پر لٹائیں اور بیری کے پتے ڈال کر گرم کئے پانی سے اسی طرح دھوئیں اور پیٹ کو آہستہ آہستہ ملیں۔ اگر کچھ خارج ہو اسے دھو ڈالیں، نئے وضو کی ضرورت نہیں۔ پھر بائیں پہلو پر لٹائیں اور تین بار کافور والا پانی اگر میسر ہو اُس پر ڈالیں ورنہ وہی پانی کافی ہے۔ پھر خشک کپڑے سے جسم کو خشک کر کے سجدہ کے سات اعضا پر کافور ملیں۔

۵۹

و پارچہا کفن را وتراً خوشبو کردہ اگر عود باشد و اگر نہ ہر خوشبوئے کہ باشد سواءِ زعفران اوّل قمیص بپوشانند و ہر دو دست او را متصل بہ پہلوئے او دارند۔ بر ناف نہ بندند زیر آنکہ ایں روشِ کفرہ است .... و در دستار اختلافِ آئمہ است و بر تقدیر پوشاندن فقش را بر ریش لقان کنند و علماء و صلحاء را پوشاندنِ دستار اولی۔ و جانب چپ آں آزار و لفافہ

---

[۱] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۷۰، ۷۲

Marfat.com

برمیت اندازند و بالائے او از جانب راست اندازند .... و سر او را بیرون از خانۂ قمیص کشند و از جانب پا نپوشانند و بندہا برائے حفظ انتشار کفن بندند و در لحد بکشانند و اگر صبی یا صبیہ قابلِ وضو نیست ندہند۔ ؎۱

ترجمہ

کفن کے کپڑوں کو عود سے اگر یہ میسر نہ ہو تو زعفران کے سوا کسی اور خوشبو سے طاق بار خوشبودار کریں۔ پہلے قمیص پہنائیں میت کے دونوں ہاتھوں کو اس کے پہلوؤں سے متصل رکھیں ناف پر نہ باندھیں کیونکہ یہ کفار کا طریقہ ہے .... دستار میں آئمہ کا اختلاف ہے۔ اگر دستار پہنائی جائے تو شملہ ڈاڑھی پر رکھیں۔ علماء و صلحاء کو دستار پہنانا بہتر ہے۔ اس ازار اور لفافہ کی بائیں جانب میت پر ڈالیں اور اس سے اُوپر سیدھی طرف ڈالیں .... قمیص کے گلے سے سر کو نکالیں پاؤں کی طرف سے اسے نہ پہنائیں اِنتشارِ کفن سے حفاظت کی خاطر بند باندھ دیں اور لحد میں کھول دیں۔ اگر بچی یا بچہ وضو کے قابل نہیں، نہ کرائیں۔ ؎۲

۶۰

بعد از دادنِ وضو میت را بشویند سہ بار پس اگر زیادہ کنند بر سہ درست است چنانچہ در حیوۃ۔ ازاں گاہ کہ میت را بشویند تا آں زماں کہ بخاکش دفن کنند اگر میت جرح سائل دارد تا اگر چیزے سرایت کند طہارتش تباہ نشود اتفاق است کہ در وقت غسل قرآن نخوانندہ دُعا بلند نگویند اما اگر دُعا نرم گویند شاید۔ ؎۳

؎۱ خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۷۲، ۷۳، ۷۴،

؎۲ فتاویٰ قاضی خان جلد اوّل ص ۹۰ میں ہے: ثم یوضأ وضوءہ للصلوٰۃ الا اذ کان صغیر الایصلی فلا یوضأ۔

؎۳ خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۷۴، ۷۵،

Marfat.com

ترجمہ

وضو کرانے کے بعد میت کو تین بار غسل دیں۔ اگر اس سے زیادہ دفعہ غسل دیں تو بھی درست ہے جس طرح زندگی میں تین سے زائد بار غسل جائز ہے۔ میت کے جسم پر اگر بہنے والا زخم ہو تو غسل سے دفن تک اگر میت کے جسم سے کچھ خارج ہو اس کی طہارت زائل نہیں ہوتی۔ اس امر پر اتفاق ہے کہ غسل کے وقت نہ قرآن مجید پڑھا جائے اور نہ ہی باآواز بلند دُعا مانگی جائے ہاں اگر پست آواز سے دُعا مانگیں تو گنجائش ہو سکتی ہے۔

۶۱

وسنت کفن ازار است از سر تا قدم وقمیص است از اصل گردن تا قدم ولفافہ کہ آں نیز از سر تا قدم است و در بعضے کتب لفافہ از ازار زیادہ واقع شدہ چنانکہ از سر تا قدم زیادہ باشد کہ ہر دو جانب بستن ممکن باشد ومستحسن است عمامہ ہفت گز شرعی مر مرداں را می باید کرد و زیادہ کردہ نشود و برائے زن خمار یعنی لتہ کہ بستہ شود سراو ولتہ کہ بستہ شود باو پستانِ او و حد طولہا ثلثۃ اذرع وحد عرضہا من الصدر الی الرکبتین وحد طول الخمار ذراعان وحد عرضہ شبر۔ [1]

ترجمہ

کفن مسنون میں ازار ہے جو سر سے قدم تک ہو، قمیص ہے جو گردن کے آغاز سے قدم تک ہو، لفافہ ہے یہ بھی سر سے قدم تک ہو۔ بعض کتابوں میں ہے لفافہ ازار سے لمبا ہو یعنی سر سے قدم تک فاصلہ سے اتنا زیادہ ہو کہ دونوں طرفوں سے باندھنا ممکن ہو۔ عمامہ مردوں کے لئے مستحسن ہے جو سات گز شرعی لمبا ہو اس سے زیادہ نہ ہو اور عورت کے لئے خمار یعنی کپڑے کا ٹکڑا جس سے اس کا سر باندھا جائے اور ایک ٹکڑا جو اس کے پستانوں پر باندھا جائے۔ اس کا طول تین گز اور عرض سینہ سے گھٹنوں تک ہو۔ خمار کا طول دو گز اور عرض ایک بالشت ہو۔

---

[1] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی) ص ۷۵، ۷۶

Marfat.com

۶۲

کفایت کفن مرد را دو است ازار و لفافہ و برائے زن دو کفن مذکور و سیوم قمیص و چہارم خمار و پنجم سینہ بند و کفن سہ است اول کفن بطریقِ سنت است و دوم بطریقِ کفایہ و سوم بطریقِ ضرورت است و از برائے ضرورت ہر چہ یابد رواست و اگر صغیر باشد پس روا است کہ ازار و لفافہ کفن آنہا کنند بے کراہیت مطلقاً یعنی باضرورت و بے ضرورت۔ [1]

ترجمہ

کفایت کفن مرد کے لئے دو کپڑے ہیں ازار، لفافہ۔ اور عورتوں کے لئے دو مذکور کپڑے، تیسری قمیص، چوتھا خمار اور پانچواں سینہ بند۔ کفن تین طرح کے ہیں: ۱۔ کفن بطریقِ سنت ۲۔ کفن بطریقِ کفایت ۳۔ کفن بطریقِ ضرورت۔ ضرورت کی صُورت میں جو میسر ہو روا ہے۔ اگر چھوٹا بچہ ہو جائز ہے کہ ازار اور لفافہ اس کے کفن میں استعمال کریں۔ اس میں کوئی کراہت نہیں یعنی ضرورت اور عدم ضرورت کے وقت دونوں صورتوں میں یہ کفن بچے کے لئے درست ہے۔

۶۳

و در حالتِ مشی و وقتِ برداشتن جنازہ مقدم کردہ شود سر او و چوں جنازہ برگیرند باید کہ چہار پایہ را چہار کس برگیرند کہ مذہبِ استوار یعنی مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ است و رواں کنند جنازہ را با بر عضو دہ گام روایت کردہ اند از پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم من حمل الجنازہ بقوائمہا الاربع غفر اللہ لہ و قولہ من حمل الجنازہ اربعین خطوۃ کفر عنہ اربعون کبیرۃ نقل من شرح ابو المکارم۔ [2]

ترجمہ

جنازہ اُٹھاتے اور لے کر چلتے وقت میت کے سر کو آگے رکھا جائے۔ جب جنازہ

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی) ص ۷۶-۷۷

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی) ص ۷۷

Marfat.com

اُٹھائیں چاہیئے کہ چاروں پائے چار آدمی اُٹھائیں۔ مذہب مستقیم یعنی امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے مذہب کے موافق ہر پائے کو اُٹھا کر دس قدم چلے۔ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مروی ہے من حمل الجنازہ بقوائم الاربع غفر اللہ لہ یعنی جس نے جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دیا اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔ نیز مروی ہے من حمل الجنازۃ اربعین خطوۃ کفر عنہ اربعون کبیرۃ [1] یعنی جس نے چالیس قدموں تک جنازہ اٹھایا اس کے چالیس کبیرہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ یہ شرح ابوالمکارم سے منقول ہے۔

— ۶۴ —

فی الذخیرۃ اعلم ان فی حمل الجنازۃ سنّتین نفس السنۃ وکمال السنۃ امانفس السنۃ ھی ان یاخذ بقوائم الاربع علی التعاقب بان یحمل من کل جانب عشر خطوات کما جاء فی الحدیث من حمل الجنازۃ فی اربعین خطوۃ کفر عنہ اربعون کبیرۃ وھو یتحقق فی الجمیع و اماکمال السنۃ فلا یتحقق الا فی حق الواحد و ھو ان یبتدئ الحامل یمین مقدم الجنازۃ فی ذخیرۃ العقبٰی ھذا ھوالسنۃ عند کبیرۃ الحاملین اذا تنا ولوا فی حملھا لیدفع جانب الذی حملہ الی غیرہ و ینتقبل الی جانب الاخر [2]

— ترجمہ —

ذخیرہ میں ہے کہ جنازہ اُٹھانے میں دو سُنّتیں ہیں: ۱۔ نفس سنت ۲۔ کمال سنت نفس سنت یہ ہے کہ چاروں پایوں سے یکے بعد دیگرے چارپائی پکڑے۔ یعنی ہر طرف سے دس قدم اُٹھائے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے جس نے چالیس قدموں تک جنازہ اُٹھایا اس کے چالیس کبیرہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور یہ سنت تمام اُٹھانے والوں کو

---

[1] امام سیوطی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ نے جامع صغیر جلد دوم صفحہ ۲۹۲ میں بدیں الفاظ اس کی تخریج فرمائی ہے:
من حمل بجوانب الاربع غفر لہ اربعون کبیرۃ۔ ابن عساکر عن واثلۃ (ضعیف)

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (خطی) ص ۷۸-۷۹

Marfat.com

حاصل ہوجائے گی۔ لیکن کمال سُنّت چاروں میں سے صرف ایک کو حاصل ہوگی جو اگلے دائیں پلئے سے جنازہ اُٹھانے کی ابتدا کرے۔ ذخیرۃ العقبیٰ میں ہے جب اُٹھانے والے زیادہ ہوں تو یہی سنت ہے کہ ایک دوسرے سے اس طرح پکڑیں کہ ہر کوئی اپنی پکڑی ہوئی جانب دوسرے کے حوالہ کرتا جائے اور خود دوسری طرف منتقل ہوتا جائے۔

— ۶۵ —

فی کنز العباد سئل عن قاضی خان عن طہارۃ مکان المیت فقال یشترط جواز الصلوٰۃ ان کان علی الجنازۃ فلاشك انہ یجوز وان کان بغیر جنازۃ فلا روایۃ لھذا و ینبغی ان یجوز لان طہارۃ مکان المیت لیس بشرط۔ وھکذا اجاب القاضی بدرالدین فی احکامہ۔ [1]

— ترجمہ —

کنز العباد میں ہے کہ قاضی خان سے میت کی جگہ کی طہارت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا نماز کے جواز کے لیے یہ شرط نہیں۔ اگر میت تابوت پر ہو تو کوئی شک نہیں کہ جائز ہے اور اگر تابوت کے بغیر ہو تو اس باب میں کوئی روایت نہیں اور جائز ہونا چاہیئے کیونکہ مکانِ میت کی طہارت شرط نہیں ہے۔ قاضی بدرالدین نے اس کے احکام میں اسی طرح جواب دیا ہے۔

— ۶۶ —

می باید کہ امام برابر سینۂ مرد و زن ایستد پس بداں مقدار کہ مقتدی پس امام ایستد و ایضاً فی کنز العباد و فی العتابیۃ ولو صلی علی جنازۃ بغیر اذن الولی تعد ولو لم یکن فان کان الامام ھو السلطان او القاضی او امام المسجد الجامع او امام المسجد الحی لا تعاد لان ھولاء یتقدمون علی ولیہ الا اذ کان الولی افضل من امام الحی فھو اولی و فی الذخیرۃ لاباس باذنہ ای باذن

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی) ص ۹۔

Marfat.com

الولی بغیرہ فی الامامۃ اذا حسن ظنہ بشخص ان فی تقدیمہ خیرا او ثوابا و شفاعتہ ارجیٰ لان التقدیم حقہ فلہ اسقاطہ وفی لاباس اشعار بان الفضل ان یصلی صاحب الحق لنفسہ فی المختصر فان صلی غیرہم یعید الولی ان شاء فی الجامع الرموز وفیہ اشعار بان صلوۃ غیر الاحق جائزۃ لکن فی النافع والزاد ما یدل علی انہا غیر جائزۃ فیعیدھا الولی وجوبا فی المختصر ولا یصلی غیرہ بعدہ وفی الجامع الرموز وفیہ اشعار بانہ لا یصلی علی میت الامرۃ ۔ ؎

ترجمہ

میت مرد ہو یا عورت امام کو اس کے سینہ کے سامنے کھڑا ہونا چاہیئے۔ میت سے اتنی مقدار ہٹ کر جتنا مقتدی امام سے ہٹ کر کھڑا ہوتا ہے۔ کنز العباد میں عتابیہ کے حوالہ سے ہے اگر ولی کی اجازت کے بغیر نماز جنازہ پڑھی گئی تو اعادہ کیا جائے گا لیکن اگر سلطان یا قاضی یا جامع مسجد کے امام یا محلہ کی مسجد کے امام نے جنازہ کی امامت کرائی ہو تو اعادہ نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ یہ ولی سے مقدم ہیں مگر جب ولی امامِ محلہ سے افضل ہو تو ولی کا امامت کرانا بہتر ہے۔ ذخیرہ میں ہے۔ ولی اگر کسی کو اجازت دے دے تو اس کے امام بننے میں کوئی حرج نہیں جب کہ ولی اس شخص کے متعلق حُسنِ ظن رکھتا ہو کہ اس کی تقدیم میں بھلائی اور ثواب ہے اور اس کی شفاعت کے قبول ہونے کی زیادہ اُمید ہے۔ کیونکہ امامت کرانا اس کا حق ہے تو اسے اس کو ساقط کرنے کا اختیار ہے۔ لاباس (حرج نہیں) کہنے میں اشارہ اس جانب ہے کہ فضیلت اس میں ہے کہ صاحبِ حق (ولی) خود نماز پڑھائے مختصر میں ہے اگر اَوروں نے نماز جنازہ پڑھی تو ولی اگر چاہے تو اعادہ کرے۔ جامع الرموز میں ہے اس میں اشارہ ہے کہ غیر احق کی نماز جائز ہے لیکن النافع والزاد میں ایسے الفاظ ہیں جو دلالت کرتے ہیں کہ غیر احق کی نماز جائز نہیں لہٰذا ولی اسے وجوباً لوٹائے۔ مختصر میں ہے ولی نے نماز اگر

؎ خزائن فتحیۃ الاسرار، قلمی، ص ۸۰-۸۱

Marfat.com

پڑھ لی تو غیر ولی اس کے بعد نہ پڑھے۔ جامع الرموز میں ہے اس میں اشارہ ہے کہ میت پر صرف ایک بار نماز پڑھی جائے گی۔

۶۷

نقل من مرتفع الفقہائی نماز جنازہ رسُول عَلَیْہِ السَّلَام تنہا تنہا گذاردہ اند بحکم وصیت رسُول عَلَیْہِ السَّلَام۔ [1]

ترجمہ

مرتفع الفقہائی سے منقول ہے حضرت رسالتِ مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی نماز جنازہ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ نے آپ کی وصیت کے مطابق تنہا تنہا ادا کی۔

۶۸

وفی الکافی لو ترك واحدة من هذه التکبیرات لم یجز صلوٰة کما لو ترك رکعة من الظهر۔ [2]

ترجمہ

کافی میں ہے اگر ان تکبیرات میں ایک بھی چھوٹ جائے اس کی نماز جائز نہیں ہوگی۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے ظہر کی ایک رکعت ترک کر دی۔

۶۹

فی العتابیة ولو کان القوم ستة قاموا ثلٰثة صفوف یتقدم ثلث بعدہ واثنان بعد هم وواحد بعد هما لان فی الحدیث من صلی علیه ثلاثة صفوف من المسلمین غفرله۔ [3]

ترجمہ

عتابیہ میں ہے اگر مقتدی چھ ہوں تو تین صفوں میں کھڑے ہوں۔ اس طرح کہ امام کے بعد

---

[1] خزائن نتیجۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۸۲ [2] ایضاً

[3] خزائن نتیجۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۸۲-۸۳

Marfat.com

تین ان کے پیچھے دو اور ان سے پیچھے ایک ۔کیونکہ حدیث پاک میں ہے : من صلی علیہ ثلاثۃ صفوف من المسلمین غفر۔ جس پر مسلمانوں کی تین صفوں نے جنازہ پڑھا وہ بخشا گیا۔

— ۷۰ —

وفی المحیط ولا ینبغی ان یرجع من الجنازۃ حتی یصلی علیہ وبعد ما صلی علیہ لا یرجع الا باذن اھل الجنازۃ قبل الدفن یسعہ الرجوع بغیر اذنہم وکرہ۔ ؎۱

— ترجمہ —

محیط میں ہے جنازہ پڑھنے سے قبل جنازہ سے نہیں پلٹنا چاہیئے۔جب نماز ہو چکے تو اہلِ میت کی اجازت کے بغیر لوٹ سکتا ہے لیکن یہ مکروہ ہے۔

— ۷۱ —

وفی مختصر الخزانۃ والزوج کالاجنبی وعن بعض اصحابنا الزوج اولی من الاجنبی۔ ؎۲

— ترجمہ —

مختصر خزانہ میں ہے عورت کے مرنے کے بعد زوج اجنبی کی مانند ہے۔ہمارے بعض علما فرماتے ہیں شوہر اجنبی کی نسبت زیادہ قریب ہے۔

— ۷۲ —

وفی ذخیرۃ العقبیٰ ولو اجتمع الجنائز یجوز ان یصلی علیہم دفعۃ واحدۃ کذا فی شرح الجمع نقلا من المحیط وفی جامع الرموز کتاب الخنثیٰ ویوضع الرجل بقرب الامام ثم المرأۃ صلی علیہم بمرۃ وفیہ ان

؎۱ خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)،ص ۸۳

؎۲ خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)،ص ۸۳

Marfat.com

الافضل عند اجتماع الجنائز ان یصلی علی کل منفرد الا انه ابعد عن الخلاف کما فی المنیة۔ [1]

ترجمہ

ذخیرۃ العقبیٰ میں ہے اگر زیادہ جنازے جمع ہو جائیں تو ان پر ایک دفعہ ہی جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح شرح الجمع میں محیط کے حوالے سے ہے۔ جامع الرموز کی کتاب الخنثیٰ میں ہے مرد کی میت کو امام کے قریب رکھا جائے، اس کے پیچھے عورت کی میت کو اور یکبارگی نماز پڑھ لیں۔ اور اسی میں ہے کہ جب بہت سے جنازے جمع ہو جائیں تو ہر میت کی نماز جنازہ جُدا جُدا پڑھنا افضل ہے کیونکہ اس طرح کرنا اختلاف سے دُور ہے۔ منیہ میں اسی طرح ہے۔

۷۳

نیتِ نمازِ جنازہ چنیں باید کرد اللهم انی ارید ان اصلی وادعو لهذا المیت فیسرہ لی وتقبله منی اگر امام باشد انا امام گوید و اگر مقتدی باشد اقتدیت بهذا الامام الله اکبر۔ گوید سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ جدك وجل ثناءك ولا اله غیرك۔ الله اکبر۔ اللهم صل علی محمد وعلیٰ ال محمد کما صلیت وسلمت وبارکت ورحمت وترحمت علی ابراهیم وعلیٰ ال ابراهیم ربنا انك حمید مجید۔ الله اکبر۔ بعدہ اگر میت بالغ باشد ایں دعا بخواند اللهم اغفر لحینا ومیتنا وشاهدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللهم من احییتهٗ منا فاحیه علی الاسلام ومن توفیته منا فتوفه علی الایمان۔ الله اکبر اگر پسرک باشد بعد از تکبیر سوم ایں دُعا بخواند اللهم اجعله لنا فرطا واجعله لنا اجرا وذخرا واجعله لنا شافعا ومشفعا۔ الله اکبر۔ اگر دختر باشد ایں دُعا بخواند اللهم اجعلها لنا فرطا واجعلها لنا اجرا وذخرا واجعلها لنا

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۸۴

Marfat.com

شافعة ومشفعة اللہ اکبر۔ وسلام دہد و بردارد و در آنجا ایستادہ فاتحہ بخواند۔ [1]

ترجمہ

نماز جنازہ کی نیت اس طرح کرنی چاہیئے۔ اے اللہ میں اس میت کے لیے نماز جنازہ اور دُعا کا ارادہ کرتا ہُوں اسے مجھ پر آسان فرما اور مجھ سے قبول فرما۔ اگر امام ہو تو کہے میں امام ہوں اور اگر مقتدی ہو کہے اس امام کی اقتداء کرتا ہوں پھر اللہ اکبر کہے اور یہ پڑھے:
سبحانك اللھم و بحمدك وتبارك اسمك وتعالی جدك وجل ثناءك ولا الہ غیرك۔ اللہ اکبر۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت وسلمت وبارکت ورحمت وترحمت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم ربنا انك حمید مجید۔ اللہ اکبر۔ میت اگر بالغ ہو تو اس کے لیے یہ دُعا پڑھے۔ اللھم اغفر لحینا ومیتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان۔ اللہ اکبر۔ اگر نابالغ لڑکا ہو تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دُعا پڑھے: اللھم اجعلہ لنا فرطا واجعلہ لنا اجرا وذخرا واجعلہ لنا شافعا ومشفعا۔ اللہ اکبر۔ اگر لڑکی ہو تو یہ دُعا پڑھے اللھم اجعلھا لنا فرطا واجعلھا لنا اجرا وذخرا واجعلھا لنا شافعة ومشفعة۔ اللہ اکبر۔ اور سلام پھیر دے۔ (جنازہ کو) اُٹھالے اور وہیں کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھے۔

۷۴

من السراجیة رفع الصوت بالذکر وقراءة القرآن وقولھم کل حی یموت بدعة۔ [2]

ترجمہ

سراجیہ سے منقول ہے ذکر باآوازِ بلند، تلاوتِ قرآن مجید اور یہ کہنا کہ ہر زندہ نے مرنا ہے بدعت ہے۔

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۸۴ تا ۸۶ [2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۸۶

Marfat.com

۷۵

فی شرح الوقایة ومن ولد فمات سمی وغسل وصلی علیه ان استهل والا ادرج وادخل فی خرقة ولم یصل علیه وغسل هو المختار وفی ظاهر الروایة انه لا یغسل ولکن المختار هو الاول۔ [1]

ترجمہ

شرح الوقایہ میں ہے جو پیدا ہوا پھر مرگیا اس کا نام رکھا جائے گا اسے غسل دیا جائے گا اور اس کا جنازہ پڑھا جائے گا اگر وہ بوقت ولادت چیخا ورنہ اسے ایک کپڑے میں رکھ کر لپیٹ دیا جائے گا نماز جنازہ اس کی ادا نہیں کی جائے گی اور غسل دیا جائے گا، ظاہر الروایہ میں ہے اسے نہ نہلایا جائے لیکن مختار پہلا ہی ہے۔

۷۶

فی المغرب استهلال الصبی ان یرفع صوته بالبکاء عند ولادته کذا فی العتابیة قوله ولم یصل علیه ولکن غسل وسمی فی المختار۔ [2]

ترجمہ

مغرب میں ہے استہلال الصبی ان یرفع صوتہ بالبکاء عند ولادتہ (استہلال الصبی کا معنٰے ہے ولادت کے وقت اس کا بلند آواز سے رونا) عتابیہ میں ہے اس کا جنازہ نہیں پڑھا جائے گا لیکن اس کو غسل دیا جائے گا اور نام رکھا جائے گا یہی مختار ہے۔

۷۷

واما السقط الذی لم یتم اعضائه فی غسله اختلاف المشائخ والمختار انه یغسل ویلف بخرقة کذا فی الکفایة نقلا من المحیط۔ [3]

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۸۷، ۸۸

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۸۷

[3] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۸۷

Marfat.com

ترجمہ

کچا بچہ جس کے اعضا مکمل نہ بنے ہوں اس کے غسل میں مشائخ کا اختلاف ہے مختار یہ ہے کہ اسے غسل دیا جائے گا اور ایک کپڑے میں لپیٹ دیا جائے گا اسی طرح کفایہ میں محیط سے منقول ہے۔

۷۸

فی شرح المکارم وتصلی الجنازة یوم الجمعة بعد الفرض والسنة کما صنعوہ ببلخ وعلیہ الفتوی وکرهت فی الشارع واراضی الناس کذا فی المضمرات وفی کنز العباد الاحب ان یصلی عند المقبرة ویکرہ فی الشارع واراضی الناس۔ [1]

ترجمہ

شرح المکارم میں ہے جمعہ کے دن جنازہ سنتوں اور فرضوں کے بعد پڑھا جائے جیسا کہ بلخ میں کرتے ہیں اور اسی پر فتویٰ ہے۔ رستے اور لوگوں کی زمینوں میں مکروہ ہے مضمرات میں اسی طرح ہے۔ کنز العباد میں ہے قبرستان کے قریب جنازہ پڑھنا زیادہ پسندیدہ ہے۔ رستے اور لوگوں کی زمینوں میں مکروہ ہے۔

۷۹

وفی الشرعة ویتکثر من التسبیح والتہلیل خلف الجنازة ولا یتکلم بشئ من الدنیا فانہ یقسی القلب ویقول اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا ھو یحیی ویمیت وھو حی لا یموت سبحان من تعزز بالقدرة والبقاء وقھر العباد بالموت والفناء۔ [2]

ترجمہ

شرعہ میں ہے جنازہ کے پیچھے تسبیح و تہلیل کی کثرت کرے دنیوی کلام نہ کرے کیونکہ یہ

---

[1] خزائن فیحۃ الاسرار (قلمی)، ص ۸۸

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۸۸، ۸۹

Marfat.com

دل کو سخت کرتی ہے یہ پڑھے اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا ھو یحیی و یمیت وھو حی لا یموت سبحان من تعزز بالقدرۃ والبقاء وقہر العباد بالموت والفناء۔

۸۰

فی القنیۃ اذا حضرت وقت الصلوٰۃ فی المغرب تقدم صلوٰۃ الجنازۃ علی سنۃ المغرب وقیل یقدم سنۃ المغرب۔ [۱]

ترجمہ

قنیہ میں ہے جب جنازہ مغرب کے وقت آجائے تو نماز جنازہ کو مغرب کی سنتوں سے مقدم کیا جائے گا۔ ایک قول یہ ہے سنتوں کو پہلے پڑھا جائے۔

۸۱

وفی الخانیۃ عن واحد من بعض المتقدمین انہ اوصی لابنہ فقال اذا مت وغسلت فاکتب فی جبہتی وصدری بسم اللہ الرحمن الرحیم فقال فعلت وصیۃ الاب ثم رایت فی المنام وسالت عن حالہ فقال لما وضعت فی القبر جاءتنی ملئکۃ العذاب فلما رواہ مکتوبا علی جبہتی وصدری بسم اللہ الرحمن الرحیم قالوا امنت من العذاب۔ [۲]

ترجمہ

خانیہ میں متقدمین میں سے کسی سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی میرے مرنے پر غسل کے بعد میرے ماتھے اور سینے پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھ دینا۔ لڑکے کا بیان ہے کہ میں نے باپ کی وصیت پر عمل کیا پھر میں نے اسے خواب میں دیکھا اور حال احوال پوچھا تو انہوں نے کہا جب مجھے قبر میں رکھا گیا تو عذاب کے فرشتے آگئے

---

[۱] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی) ص ۸۹

[۲] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی) ص ۸۹، ۹۰

Marfat.com

جب انہوں نے میری پیشانی اور سینے پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھا دیکھا تو کہنے لگے تو عذاب سے بچ گیا۔

۸۲

فی مفتاح الجنان در دُعاہا کہ در کفن بنویسند پیغامبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بعبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرمود کہ اے پسر عباس چوں کسے بمیرد او را در کفن بنہند و ایں آیتہا دُعاہا بر کاغذ بنویسند و برسینہ او بنہند ایزد تعالیٰ برکت ایں دُعا مرآں مردہ را رحمت کند و نزدیک او فرشتہ رحمت آید باسندس واستبرق و فرشہائے بہشت و طبقہائے نور از رحمت درہا بروے بکشایند و آں مرد را عذابِ گور نباشد اگرچہ کافر نباشد و مراد ازیں کافر مسلمانے است کہ حق را پوشیدہ باشد از حقوق ایں ست بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ربنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا انك علی کل شیٔ قدیر اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ واشھد ان الجنۃ حق والنار حق والسوال حق والبعث حق والشفاعۃ حق والصراط حق والوزن حق وفضلك حق ولقائك حق وان الساعۃ آیتۃ لا ریب فیھا وان اللہ یبعث من فی القبور واقم الصلوٰۃ طرفی النھار وزلفا من الیل ان الحسنات یذھبن السیئات ذٰلك ذکری للذاکرین افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ فویل للقاسیۃ قلوبھم من ذکر اللہ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین اقم الصلوٰۃ لدلوك الشمس الی غسق الیل وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشھودا فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم۔ ودیگر سورت الم نشرح نیز بنویسد۔ [1]

ترجمہ

مفتاح الجنان میں ہے کہ کفن پر دُعائیں لکھے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے۔

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار قلمی ص ۹۰ تا ۹۳

Marfat.com

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابن عباس جب کوئی مرجائے اور اسے کفن میں رکھیں ان آیتوں اور دعاؤں کو کاغذ پر لکھ کر اس کے سینہ پر رکھیں اللہ تعالیٰ اس دعا کی برکت سے اس مردہ پر رحم فرماتا ہے۔ رحمت کا فرشتہ سندس، استبرق، بہشتی بچھونوں اور نور کے تھالوں سمیت اس کے پاس آتا ہے۔ فرشتے رحمت کے دروازے اس پر کھول دیتے ہیں اور اس مردہ کو عذاب نہ ہوگا اگرچہ وہ کافر ہو۔ اس کافر سے مراد وہ مسلمان ہے جس نے حقوق سے کسی کا حق چھپایا ہو۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ربنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا انك على كل شئ قدير اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده و رسوله واشهد ان الجنة حق والنار حق والسوال حق والبعث حق والشفاعة حق والصراط حق والوزن حق وفضلك حق و لقائك حق و ان الساعة آتية لا ريب فيها وان الله يبعث من فى القبور و اقم الصلوٰة طرفى النهار و زلفا من اليل ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين افمن شرح الله صدره للاسلام فهو على نور من ربه فويل للقاسية قلوبهم من ذكر الله والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس والله يحب المحسنين اقم الصلوٰة لدلوك الشمس الى غسق اليل و قرآن الفجر ان قرآن الفجر كان مشهودا فان تولوا فقل حسبى الله لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم۔ سورہ الم نشرح بھی لکھے۔

—— ۸۳ ——

فی صلوٰۃ المسعودی مذکور است کہ عہد نامہ در لحد نشاید نہاد و بعضے گفتہ اند کہ غرو بی کنند پیش روے میت زمین کندہ برآن زمین نہند وچوں مردہ را درخاک نہند سر کفن را بکشایند۔ [1]

—— ترجمہ ——

صلوٰۃ المسعودی میں ہے کہ عہد نامہ کو قبر میں نہیں رکھنا چاہیئے۔ بعض نے فرمایا میت کے

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار قلمی ص ۹۳، ۹۴

Marfat.com

چہرے کے سامنے گڑھا بنا کر یعنی زمین کھود کر اس پر رکھیں۔ مُردہ کو جب زمین پر رکھ دیں تو کفن کے سروں کو کھول دیں۔

— ۸۴ —

عن جعفر الصادق حکایۃ عن اللہ یا احمد بعزتی وجلالی ما ادل علی عبادۃ العباد توبتھم وقربتھم الا الصوم والجوع ومراد الصوم فی ھذہ الطریقۃ صوم بصرك ولسانك وسمعك عن المنھیات وقلبك عن دخول غیر اللہ فی حرم اللہ ومع ھذا الصوم الظاھر للسالك لازم کما قال اللہ تعالی الصوم لی وانا اجزی بہ[۱]۔[۲]

— ترجمہ —

حضرت امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے حدیث قدسی مروی ہے اے احمد! میری عزت و جلال کی قسم روزے اور بھوک سے بڑھ کر بندوں کی عبادت، توبہ اور قرب پر دلالت کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ اس طریقہ میں روزہ سے مراد یہ ہے کہ تیری آنکھ، زبان اور کان کا منہیات اور تیرے دل کا روزہ ہو۔ یعنی حرم الٰہی میں اس کے غیر کا داخلہ نہ ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ ظاہری روزہ بھی سالک کے لئے لازم ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا۔ الصوم لی وانا اجزی بہ۔ روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا۔

— ۸۵ —

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد قال لکل شیٔ مصقلۃ ومصقلۃ القلب ذکر اللہ تعالی[۳]

---

۱ رواہ البخاری والمسلم عن ابی ھریرۃ بھذا اللفظ الا الصوم فانہ لی و انا اجزی بہ۔ ملاحظہ ہو مشکوٰۃ ص ۱۷۳

۲ خزائن فتیحۃ الاسرار قلمی ص ۹۴

۳ دیلمی نے اپنی مسند میں ان الفاظ سے روایت کیا۔ لکل شیٔ شفاء وشفاء القلوب ذکر اللہ۔ کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق، مطبوعہ مصر۔ ص ۴۶۳

Marfat.com

وحد الذکران یجییٔ بذکر اللہ تعالی کما ورد فی کریمۃ فاذکرونی اذکرکم[۱] و فی القدسی انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منہ لازمۂ محبت بیقراری ست مکشوفِ عارفِ سالک است کہ در وقت عمل اذکار جہریہ استعمال بصحاری و جنگلہا در شبہا درکار و بعد فراغ ہر جا کہ باشد مختار است۔[۲]

ترجمہ

نبی کریم صَلَّی اللّٰہِ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے ہر شے کو چمکانے کا کوئی آلہ ہے اور دل کو صیقل کرنے والی چیز ذکر الہٰی ہے۔ ذکر کی حد یہ ہے کہ اس طرح ذکر کرے جیسا کہ آیہ کریمہ میں وارد ہے فاذکرونی اذکرکم۔ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ حدیث قدسی میں ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر جماعت میں اسے یاد فرماتا ہوں۔ محبت کا لازمہ بے قراری ہے۔ عارف سالک پر واضح ہو کہ اذکار جہریہ کے وقت راتوں کو جنگلوں اور صحراؤں کا استعمال درکار ہے۔ فراغت کے بعد اختیار ہے جہاں چاہے رہے۔

۸۶

دریں ایام معدودہ تضیع اوقاتِ نامیات روادار نباشد فاذکروا اللہ فی ایام معدودات[۳] حکم موکد داند اکثر در افضل الذکر مشغولی نماید کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل الذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ۔[۴] [۵]

---

[۱] البقرۃ: آیت ۱۵۱

[۲] خزائن فتحیۃ الاسرار قلمی ص ۹۹، ۱۰۰

[۳] البقرۃ: آیت ۲۰۳

[۴] افضل الذکر لا الہ الا اللہ وافضل الدعا الحمد للہ رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم۔ بحوالہ جامع صغیر ج ۱، ص ۸۱، طبع مصر

[۵] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی) ص ۱۰۰، ۱۰۱

Marfat.com

ترجمہ

ان معدود دنوں میں قیمتی اوقات کے ضائع کرنے کو روا نہ رکھے۔ فاذکرو اللہ فی ایام معدودات کے حکم کو تاکیدی جانئے زیادہ وقت افضل الذکر میں مشغول رہے جیسا کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے' افضل ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ ہے۔

۸۷

چوں سالک از جہر ماندہ گردد و کوفتہ شود پس لا الہ الا اللہ خفیہ گوید ایں را بزرگان پاس انفاس گویند چوں دم بیروں آرد لا الہ بتصور گوید و وقت در آوردن الا اللہ خفیہ تصور کند۔ [۱]

ترجمہ

سالک جب ذکر جہر سے ہار اور تھک جائے تو لا الہ الا اللہ آہستہ کہے، بزرگ اسے پاس انفاس کہتے ہیں۔ یعنی سانس جب باہر نکلے لا الہ تصور سے کہے اور جب سانس کھینچے تو الا اللہ خفیہ کہے۔

۸۸

در وقتِ ایستادن و رفتن و نشستن و خوابیدن اگر سختی دم و پری شکم حاصل نہ نشود بہر وجہے کہ میسر شود بدم داخل و خارج کثرت استعمال کند چنانچہ ہیچ دم را در خواب و بیداری ضائع نہ گرداند و در پاس انفاس طہارتِ ظاہری بدن شرط نیست و در ہمہ محلہائے جہریہ طہارتِ بدن شرط است۔ [۲]

---

[۱] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی) ص ۱۰۷۔ پاسِ انفاس کا معنے ہے سانسوں کی حفاظت کرنا یعنی کوئی سانس غفلت سے نہ لے خواہ سانس کے دخول و خروج کے وقت اللہ اللہ کا تصور کرے خواہ اللہ ھو کا خواہ لا الہ الا اللہ کا۔ اپنے شیخ کے تلقین کئے ہوئے طریقہ پر عمل کرے۔

[۲] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی) ص ۱۰۸، ۱۰۹

Marfat.com

ترجمہ

اُٹھتے، چلتے، بیٹھتے اور سوتے اگر سانس میں تنگی اور پیٹ میں بوجھ محسوس نہ ہو، جس طرح میسر ہو داخل و خارج سانس سے پاسِ انفاس کی کثرت کرے۔ نیند اور بیداری کا کوئی سانس ضائع نہ کرے۔ پاسِ انفاس میں جسم کی ظاہری طہارت شرط نہیں لیکن جہری اذکار کے اوقات بدن کی طہارت شرط ہے۔

۸۹

چوں سالک نفی را با اثبات نفی سازد لمن الملك اليوم لله الواحد القهار کہ فردا خواہند شنید چناں کہ شد کہ بے کوشش امروز شنود و یقین داند۔ [1]

ترجمہ

جب سالک اثبات سے نفی کی نفی کرتا ہے۔ لمن الملك اليوم لله الواحد القهار[2] (آج کس کی بادشاہی ہے؟ اللہ تعالیٰ واحد قہار کی) کی آواز جو کل قیامت کو لوگ سنیں گے ایسی کوشش کرے کہ آج بے کوشش سُن لے اور یقین آجائے۔

۹۰

چوں از ذکر نفی و اثبات برگذرد در اسم ذات مشغولی نماید دیوانہ وار اللہ اللہ گوید چنانچہ پیش از وحی رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یقول اللہ اللہ حتی قالوا ان محمد اعشق ربہ و بعضھم قالوا انہ مجنون و ایں تحقیق است اگر ذکر بلند نگفتے چنیں نمی گفتندے در بابِ جہر او حق تعالیٰ در کلام مجید خبر میدہد وانہ لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدا[3] یعنی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ برپا میخاست و ذکر حق چناں بذوق و شوق بلند می گفت کہ ہر کہ دیدے و شنیدے از آدمی و دیو و پری در پا افتادے۔ اے عزیز

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی) ص ۱۰۹، ۱۱۰

[2] سورۃ المومن: آیت ۱۶

[3] سورۃ الجن: آیت ۱۹

Marfat.com

بداں و آگاہ باش کہ رسُول عَلَیۡہِ السَّلَامُ با چندیں استعداد چہا میکرد و باوجود آنکہ جسدِ مبارک وے روحِ ما است و روح پُر فتوحِ او ذاتِ او۔ ترا تمام بشریت چناں کوشش و عمل کن کہ متصف بصفات اللہ شوی و نتیجہ تخلقوا باخلاق اللہ حاصل کنی۔ ؎۱

ترجمہ

جب نفی و اثبات کے ذکر سے گزرے تو اسمِ ذات میں مشغول ہو۔ ؎۲ دیوانوں کی طرح اللہ اللہ کہے۔ چنانچہ وحی سے پہلے حضرت رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسی طرح اللہ اللہ کہتے کہ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ محمد اپنے رب کا عاشق ہو گیا ہے (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اور بعض نے یُوں کہا کہ یہ مجنون ہے۔ یہ امر تحقیقی ہے کہ اگر آپ ذکر باآواز بلند نہ فرماتے لوگ اس طرح نہ کہتے۔ آپ کے ذکرِ جہر کی اللہ تعالیٰ نے کلامِ مجید میں یوں خبر دی ہے انہ لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدا (جب اللہ کا بندہ اس کو کھڑے ہو کر پکارتا ہے تو اس پر ٹھٹ کے ٹھٹ جمع ہو جاتے ہیں) یعنی حضرت رسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کھڑے ہو جاتے اور ذکرِ الٰہی اتنے ذوق و شوق اور بلند آواز سے کرتے کہ جو آپ کو دیکھتا، سُنتا، آدمی ہو یا جن یا پری کھڑا دیکھتا رہ جاتا۔ اے عزیز جان اور آگاہ ہو کہ حضرت رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ باوجود اتنی استعداد کیا کیا کرتے تھے باوجودیکہ آپ کا جسدِ اقدس ہمارے رُوح کی مانند (بلکہ اس سے بدرجہا لطیف تر) ہے اور آپ کی رُوح پرفتوح آپ کی ذات اور تُو سراپا بشریت ہے۔ اس طرح کوشش کر اور عمل کر کہ صفات اللہ سے متصف ہو جائے اور تخلقوا باخلاق اللہ (اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے متخلق ہو جاؤ) کا نتیجہ حاصل کرے۔

— ۹۱ —

بداں و آگاہ باش کہ عالمِ سفلی کہ عالمِ ظاہر یست عالمِ صغیر است و عالمِ علوی کہ عالمِ

؎۱ خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی) ص ۱۱۱ تا ۱۱۳

؎۲ اذکار کی یہ ترتیب سلوک سلسلہ شطاریہ کے اعتبار سے ہے۔ ہر سلسلہ میں اذکار کی ترتیب اپنی ہے۔ سب کا مقصود وصول الی اللہ ہے۔

Marfat.com

انسانیست عالم کبیر است۔[۱]

ترجمہ

جان اور خبردار ہو کہ عالمِ سفلی جو کہ ظاہری جہاں ہے عالمِ صغیر ہے اور عالمِ علوی جو کہ عالمِ انسانی ہے عالمِ کبیر ہے۔

۹۲

اوسع بودنِ عالمِ کبیر ازیں جا قیاس باید کرد کہ حق تعالیٰ در حدیث قدسی خود می فرماید لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولاکن یسعنی قلب المومن۔[۲]

ترجمہ

عالمِ کبیر کا وسیع تر ہونا اس سے قیاس کرنا چاہیئے کہ خود حق تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولاکن یسعنی قلب المومن (میں نہ اپنی زمین میں سما سکتا ہوں نہ اپنے آسمان میں لیکن مومن کے قلب میں سما جاتا ہوں)۔

۹۳

قمر دو وجہ دارد بوجہی فائض است و بوجہے مفیض۔ وجہے کہ بجانب عالمِ سفلی است مفیض است و وجہے کہ مقابلِ آفتاب است فائض اول سالک وصف ماہتاب دریابد و در ضیا آفتاب بگردد و اوصاف آفتاب در ذاتِ سالک ظاہر شود۔[۳]

ترجمہ

چاند دو جہتوں کا حامل ہے۔ ایک جہت سے فیض لینے والا ہے اور ایک جہت سے فیض عطا کرنے والا۔ وہ جہت جو عالمِ سفلی کی جانب ہے فیض دینے والی ہے اور وہ جہت جو آفتاب کے سامنے ہے فیض لینے والی۔ سالک پہلے چاند کا وصف حاصل کرے اور آفتاب کی روشنی میں گردش کرے تاکہ آفتاب کے اوصاف سالک کی ذات میں ظاہر ہوں۔

---

[۱] خزائن فتیحۃ الاسرار۔ قلمی، ص ۱۱۶۔ ۱۱۷

[۲] خزائن فتیحۃ الاسرار، قلمی، ص ۱۱۸

[۳] خزائن فتیحۃ الاسرار، قلمی، ص ۱۱۸، ۱۱۹

Marfat.com

۹۴

اگر دریں چہل سال بمنزل رسی بے باک گردی ورد و قبول در خاطر نیاری در حفظ شرع بسیار کوشی۔ نہایت کاریابی واز ہمہ کار بے کار گردی تا ترا از اہل کار نامند وایں مقام جلال عظمت است صفات ثبوتی سلبی گردند وسلبی در پردہ غیب درآیند۔ [1]

ترجمہ

اگر ان چالیس سالوں میں تو منزل کو پہنچ جائے تو نتیجتاً تو بے خوف ہو جائے گا۔ رد و قبول کو خاطر میں نہ لائے گا۔ شریعِ شریف کی حفاظت میں بہت کوشش کرے گا تمام کاموں سے بیکار ہو جائے گا تاکہ تجھے کارآمد کہیں۔ یہ مقام جلال عظمت کا ہے۔ اس میں ثبوتی صفات سلبی ہو جاتی ہیں اور سلبی پردہ غیب میں آجاتی ہیں۔

۹۵

از رابعہ پرسیدہ بودند خدا را می بینی کہ می پرستی گفت اگر ندیدے نپرسیدے پس از دیدن مراد دیدنِ قلبی اینجا است واگر نہ رویتِ بصری در دُنیا ہرگز میسر نیست زیرانکہ چشم ظاہر بین کہ بروے فنا طاری ست قابلِ رویت نیست دریں محل خیلی مردم مغالطہ خوردہ در ضلالت رفتہ اند وآشکارا می گویند کہ ما خدا را می بینیم وایں فساد ظاہر است دریں آیہ اسم رب افتادہ ومعنے رب پروردگار است پروردگار تجلی خالص تکوین است وھومعکم اینما کنتم بے اختیار حاصل شود فاینما تولوا فثم وجہ اللہ بدل مدور نظارہ نماید۔ بہشت رویتِ قلبی ایں محل است۔ [2]

ترجمہ

حضرت رابعہ رَضِیَ اللہُ عَنہَا سے لوگوں نے پوچھا کیا آپ نے رب تعالیٰ کو دیکھا ہے کہ اس کی عبادت کرتی ہیں۔ آپ نے جواب دیا اگر نہ دیکھا ہوتا تو اس کی عبادت نہ کرتی۔ پس اس جگہ

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۱۲۲

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۱۲۴، ۱۲۵

Marfat.com

دیکھنے سے مراد رویتِ قلبی ہے۔ رویتِ بصری دُنیا میں ہرگز میسر نہیں کیونکہ چشم ظاہر بین کہ اس پر فنا طاری ہے دیکھنے کی قابلیت نہیں رکھتی۔ اس جگہ بہت سے لوگوں کو مغالطہ ہوا اور گمراہی میں جا پڑے۔ وہ علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہم خدا کو دیکھتے ہیں۔ اس دعوے کا فاسد ہونا ظاہر ہے۔ کیونکہ اس آیہ (وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ) میں اللہ تعالےٰ کا اسم "رب" مذکور ہے۔ جس کا معنے "پروردگار" ہے۔ "پروردگار" خالص صفتِ تکوین کی تجلی ہے۔ ھو معکم اینما کنتم[1] (تم جہاں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہے) کی کیفیت بے اختیار حاصل ہوگی۔ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ[2] کا دل مدور سے نظارہ کریگا اس مقام پر بہشت کی رویتِ قلبی ہوتی ہے۔

——— ۹۶ ———

طریق تفکر دریابد تفکر ساعتہ افضل من عبادۃ سبعین سنۃ۔[3]

——— ترجمہ ———

تفکر کا طریقہ حاصل کرے کیونکہ ایک گھڑی تفکر ستر سالہ عبادت سے بہتر ہے۔

——— ۹۷ ———

چوں سالک شش ماہ مواظبت نماید صورتِ خاص متجلی خواہد شد وہمیں صُورت خاص لطیفہ را بعضے مردم مغالطہ خوردہ حمل برذات کردہ اند ومی گویند رأینا ربنا علی شاب امرد وایں صورت صورتِ لطیفہ انسانیت کہ قالبِ او صورت مجسمہ است زیرانکہ رویت پروردگار چہ بصری کہ متعلق بجنت ورویتِ قلبی کہ بخواص اللہ در دُنیا ہم نصیب خالی از جہات ستہ و نہ چوں و نہ چگونہ است۔[4]

---

[1] البقرۃ: آیت ۱۱۵

[2] البقرۃ: آیت ۱۱۵

[3] خزائن نتیجۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۲۶

[4] خزائن نتیجۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۲۸، ۱۲۹

Marfat.com

ترجمہ

جب سالک چھ ماہ اس پر مواظبت کرے ایک خاص صورت اس پر واضح ہوگی ایسی خاص صورتِ لطیفہ کو بعض لوگ ذات پر حمل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے پروردگار کو ایک امرد جوان کی صورت میں دیکھا ہے لیکن درحقیقت یہ صورت انسانی لطیفہ کی ہے۔ جس کے قالب نے مجسم صورت اختیار کی کیونکہ رویت باری تعالیٰ آنکھ سے تو جنت میں ہی ہوگی۔ رویتِ قلبی اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کو دنیا میں نصیب ہوجاتی ہے لیکن یہ چھ اطراف سے خالی اور بیچوں و بے چگون ہوتی ہے۔

۹۸

عالم ظاہر چہ از زمینہا و چہ از آسمانہا و چہ عرش و جز آں ہمہ عالم صغیر است و انسان عالم کبیر[۱]

ترجمہ

عالمِ ظاہر زمینیں ہوں یا آسمان، عرش ہو یا اس کے ماسوا سب عالمِ صغیر ہے اور انسان عالم کبیر ہے۔

۹۹

ایں حدیث الروح فی البدن کالدھن فی اللبن اذا صلحت صلحت و اذا افسدت افسدت۔ جدائی روغن از سبب کثرت حرکت بذکر اللہ از دوغ پیدا خواہد کرد۔[۲]

ترجمہ

یہ حدیث ہے بدن میں روح دودھ میں گھی کی مانند ہے۔ جب یہ بدن درست ہوگیا تو روح درست اور جب یہ بدن بگڑا تو روح میں بھی بگاڑ آگیا۔ ذکرِ الٰہی کی کثیر حرکت سے گھی لسی سے الگ ہوجائے گا۔

۱۰۰

معرفتِ روح مشروط بولایت است و ولایت در افراد انسانی قلیل و مضمون کریمہ انا عرضنا

---

[۱] خزائن فتحیۃ الاسرار، قلمی۔ ص ۱۲۹، ۱۳۰

[۲] خزائن فتحیۃ الاسرار، قلمی۔ ص ۱۳۱

Marfat.com

الامانة الآیہ کہ درصدر مذکور شد، اگرچہ مفسران از امانت فرائض اللہ گرفتہ اند وبعضے الانقیاد باللہ لیکن امانت مراد ازیں ودیعۃ ست چنانچہ الانسان مطیتی وجمیع الاکوان مطیتہ مشعر بدو است ہرچہ بالاتر از جمیع اکوان لائق امانت یافت انسان وانسان در حمل بارگراں بشتافت وکریم حقیقی را شناخت۔ [1]

ترجمہ

رُوح کی پہچان ولایت سے مشروط ہے اور ولایت بنی نوع میں کم۔ انا عرضنا الامانۃ الآیۃ[2] کا مضمون اول میں گزر چکا۔ مفسرین نے اگرچہ امانت سے فرائض الٰہیہ مراد لیے ہیں اور بعض نے اطاعتِ خداوندی مُراد لی ہے۔ لیکن امانت سے یہ ودیعت مراد ہے۔ چنانچہ الانسان مطیتی وجمیع الاکوان مطیتہ (انسان میری سواری ہے اور تمام جہاں اس کی سواری) اسی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ تمام جہانوں سے برتر امانت کے قابل جسے پایا وہ انسان ہے۔ انسان نے اس بھاری بوجھ کو اُٹھانے میں جلدی کی اور کریمِ حقیقی کو پہچان لیا۔

۱۰۱

و برائے نہادن امانت کارساز بے انباز بقلب مدور کہ اوسع از عرشِ اعظم است وسعت خود یافت مہربان کریم انسان را بداں حمل بارگراں مشرف ساخت کہ وسعت دل مدور در بعضے اوقات وقت تسکین سالک از خطرات ماسوا اللہ وکشودنِ روزن مقابل عالم قدس لامکان عالمے کہ در و آسمان مصفا از آسمان دُنیادی بآفتاب مصفاتر از آفتاب دنیوی و ماہتاب صافی تر از ماہتاب ظاہری معاینہ خواہد شد کہ صفائی آن آفتاب از ہرطرف زیدہ تر ازیں چشمہ است نہ آں آفتاب و ماہتاب است بلکہ آفتاب دل مدور سالک و ماہتاب دل صنوبری و گاہ گاہے بعد خروج از روزن مذکورہ آسمان مزین بکواکب درخشندہ تر از

---

[1] خزائن نتیجۃ الاسرار، خطی۔ ص ۱۳۳، ۱۳۴

[2] سورہ الاحزاب۔ آیت ۷۲

Marfat.com

ستارگان دُنیاوی ظاہر خواہد شد۔ [1]

ترجمہ

قلب مدور نے جو عرشِ اعظم سے وسیع تر ہے کارساز وحدہٗ لاشریک کی امانت اپنے اندر رکھنے کے لیے وسعت پائی تو اللہ تعالیٰ مہربان کریم نے انسان کو اس بارگراں کی برداشت سے مشرف فرمایا کیونکہ دل مدور کی وسعت بعض اوقات ماسوا اللہ خطرات سے سالک کی تسکین کے دوران اور عالم قدس لامکان کے مقابل روزن کھلنے کے وقت ایسے عالم کی طرح نظر آتی ہے جس کا آسمان، دنیوی آسمان سے مصفّٰی تر، جس میں آفتاب، دنیوی آفتاب سے مصفّٰی تر اور چاند، ظاہری چاند سے زیادہ صاف ہوتا ہے۔ اس آفتاب کی صفائی ہر طرف سے اس آفتاب کی نسبت زیادہ ہے۔ یہ آفتاب و ماہتاب فی الحقیقت وہ چاند اور سُورج نہیں بلکہ سالک کے دل مدور کا آفتاب اور دل صنوبری کا چاند ہے۔ کبھی کبھار روزنِ مذکور سے نکلنے کے بعد ایک ایسا آسمان ظاہر ہوگا جو اِن دُنیوی ستاروں کی نسبت زیادہ چمک دار ستاروں سے آراستہ ہوگا۔

۱۰۲

دقتیکہ صفایابد صفائی عالم کبیر داند و باکدورت ابر و غبار عالم کبیر را مکدر داند۔ تا زمانے کہ منازلِ روحانی را از سالک کامل عامل واقف گشتہ بجد و جہد تمام از سیر و حرکت روحانی مع ذکر اللہ و فکر اللہ بدوجہ کمال نخواہد رساند نقص در انسانیت او باقی است۔ [2]

ترجمہ

سالک جب تک (اس روزنِ عالم قدس سے نظر آنے والا آسمان) صاف پائے سمجھ لے کہ عالم کبیر میں بھی صفائی ہے اور اگر اس میں غبار کی کدورت ہو تو جان لے کہ عالم کبیر بھی مکدر ہے جب تک اپنی رُوحانی منازل کو، عامل و کامل سالک سے واقف ہو کر، پُوری کوشش سے

---

[1] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۱۳۴، ۱۳۵

[2] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۱۳۶، ۱۳۷

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے ذکر و فکر کے ساتھ، روحانی سیر اور حرکت سے بدرجہ کمال تک نہ پہنچالے سمجھ لے کہ اس کی انسانیت میں نقص باقی ہے۔

۱۰۳

آن بزرگ شیخ محمد غوث کہ در غوثیہ خود نوشتہ کہ بے پردہ بیند یعنی بہ بصرے کہ رویتِ ظاہری تابع او است با او بیند۔ ہر چہ از دولت سند استاذ عارفِ کامل بعد از عمل معاینہ نمود بتقریرے کہ ادبے از آدابِ شریعت مطہرہ بیرون نباشد بے افراط و تفریط دریں درج نمود۔ لے

ترجمہ

حضرت شیخ محمد غوث نے اپنی کتاب غوثیہ میں تحریر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بے حجاب دیکھے گا یعنی ایسی بصر سے، کہ رویتِ بصری اس کے تابع ہے دیکھے گا۔ عارف کامل اُستاذ سے سند اور اس پر عمل کے بعد جو مشاہدہ میں آیا ایسی تقریر سے کہ شریعت مطہرہ کے آداب میں سے کسی ادب سے باہر نہ ہو، بغیر کمی بیشی کے میں نے اس کتاب میں درج کر دیا ہے۔

۱۰۴

ان نہایۃ الفقر ھو الفناء فی اللہ والبقاء باللہ الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون۔ والموت جسر الحبیب الی الحبیب از موئے سرتا ناخن مردمک چشم شود۔ الروح فی البدن کالدھن فی اللبن اذا اصلحت صلحت واذا افسدت فسدت۔ دریں محل باستعداد تمام خبرداری و ہوشیاری درکار ما اتخذ اللہ ولیا جاھلا۔ ٢ے

ترجمہ

بلاشبہ فقر کی انتہا فنا فی اللہ اور بقا باللہ ہے۔ الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون[٣] (آگاہ رہو اولیا اللہ پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمناک ہوں گے) موت محبوب کی طرف حبیب کے لئے پُل ہے۔ سر کے بالوں سے ناخنوں تک آنکھ کی پُتلی بن جاتا ہے۔ بدن

لے خزائن نتیجۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۱۳۸

٢ے خزائن نتیجۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۱۴۴

٣ے سورہ یونس: آیت ٦٢

Marfat.com

میں رُوح کی مثال دُودھ کے گھی کی ہے۔ جب یہ درست، وہ بھی ٹھیک اور جب اس میں بگاڑ آجاتا ہے وہ بھی بگڑ جاتا ہے۔ اس مقام پر پوری استعداد کے ساتھ ہوشمندی اور بیدار مغزی درکار ہے کیونکہ کسی جاہل کو اللہ تعالیٰ اپنا ولی نہیں بناتا۔

—— ۱۰۵ ——

الحاصل العلم علمان علم الادیان و علم الابدان۔ فعلم الادیان قربة و عمل بما ورد فی النص والاحادیث والفقه و علم الابدان علم بادراك ماهية البدن وهو متعلق بشيئين احدهما حفظ البدن بمزاج الحقائق والاشياء والثانی ادراك ماهية بظهور ابدان الانسانی واسماء الالهی والكيانی وهذا لايتحقق الا بعد صيرورة العارف الكامل موحدا خالصا۔ [1]

—— ترجمہ ——

خلاصہ یہ ہے کہ علم کی دو شاخیں ہیں، ۱۔ علم الادیان ۲۔ علم الابدان۔ علم الادیان نیکی اور جو کچھ قرآن و حدیث اور فقہ میں وارد ہے اس پر عمل کا نام ہے۔ اور علم الابدان ماہیت بدن کے ادراک کا نام ہے اور اس کا تعلق دو چیزوں سے ہے۔ پہلی اشیاء اور حقائق کے مزاج سے بدن کی حفاظت ہے اور دوسری ہے اسماء الٰہی و کیانی اور انسانی بدنوں کے ظہور کی حقیقت کا ادراک، اور یہ اس وقت متحقق ہوتا ہے جب کامل عارف موحد خالص بن جائے۔

—— ۱۰۶ ——

ان الوجوب والامكان لازم وملزوم بينهما الوجوب عالم الغيب والامكان عالم الشهادة واذا سالك عبادی عنی فانی قریب اجيب دعوة الداع اذا دعان فليستجيبوالی وليومنوا بی لعلهم يرشدون۔ [2]

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۱۴۶

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۱۴۶، ۱۴۷

Marfat.com

ترجمہ

وجوب وامکان آپس میں لازم وملزوم ہیں۔ وجوب عالمِ غیب ہے اور امکان عالمِ شہادت۔ (ہر دو کے آپس کے قربِ تعلق پر یہ آیہ کریمہ دال ہے) اذا سالك عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی لعلھم یرشدون[1] (جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے پوچھیں تو میں قریب ہوں۔ دُعا کرنے والے کی دُعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دُعا کرتا ہے تو چاہیے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پا جائیں۔)

۱۰۷

ثلاثۃ اشیاء خاصۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوی الانبیاء علیہم السلام طریقۃ السلوک والاسم الاعظم والمقام المحمود الذی صدر ذکرہ فی اٰخر محل المراقبہ۔[2]

ترجمہ

انبیاء کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَامُ میں سے حضرت نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ تین چیزیں خاص ہیں۔ ۱۔طریقۂ سلوک ۲۔اسمِ اعظم ۳۔مقامِ محمود جس کا ذکر محل مراقبہ کے آخر میں گزر چکا ہے۔

۱۰۸

المقصود من خلقۃ الانسانیۃ معرفۃ اللہ تعالیٰ کما نص علیہ کریمۃ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ای لیعرفون والمعرفۃ موقوفۃ علی مجاھدۃ کاملۃ کما ورد فی کریمۃ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا فالمجاھدۃ مقدمۃ علی الھدایۃ۔[3]

---

[1] سورہ البقرۃ: آیت ۱۸۶

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ص ۱۴۹، ۱۵۰

[3] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ص ۱۵۸، ۱۵۹

Marfat.com

ترجمہ

انسان کی پیدائش سے مقصود معرفتِ الہیہ ہے جیسا کہ آیہ کریمہ میں وارد ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون[1] (میں نے انسانوں اور جنوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے) اور عبادت سے مراد معرفت ہے اور معرفت مجاہدہ کاملہ پر موقوف ہے جیسا کہ قرآن مجید میں وارد ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا[2] (جو ہمارے لیے مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان کو اپنے راستوں پر چلا دیتے ہیں) تو معلوم ہوا کہ مجاہدہ ہدایت سے مقدم ہے۔

۱۰۹

ذکر اللہ تعالیٰ بلسان وجنان وروح۔ لکن حقیقۃ ذکر الثلاثۃ کما قیل ذکر اللسان لقلقۃ وذکر القلب وسوسۃ وذکر الروح روح وریحانہ۔[3]

ترجمہ

ذکر الٰہی (تین طرح سے ہے) زبان سے، دل سے اور رُوح سے لیکن تینوں کی حقیقت یُوں بیان کی گئی ہے۔ ذکر لسانی لقلقہ (سارس (ایک پرندہ) کی آواز) ہے۔ ذکر قلبی وسوسہ ہے اور ذکر روحی راحت وطمانیت ہے۔

۱۱۰

معرفۃ الروح موقوفۃ علی ثلاثۃ ارکان۔ الاول الاستاذ العارف بالروح والثانی سند السلوک بمتابعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم والثالث المجاھدۃ بالخلوۃ والانزواء من الخلائق بالاربعین ثم وثم وثم الی ان یحصلہ الیقین۔[4]

---

[1] سورہ الذاریات : آیت ۵۶

[2] سورہ عنکبوت : آیت ۶۹

[3] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۱۵۹

[4] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۱۵۹، ۱۶۰

Marfat.com

ترجمہ

معرفتِ روح تین ارکان پر مشتمل ہے۔ ۱۔ استاذ جو رُوح کا عارف ہو ۲۔ اتباع نبوی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ سندِ سلوک ۳۔ خلوت اور مخلوق سے گوشہ گزینی میں مجاہدہ کے مسلسل چلے یہاں تک کہ یقین حاصل ہو جائے۔

۱۱۱

ذکرالروح الذی اذا حصل حرکته فی البدن الانسانیة بذکراللّٰه تعالیٰ صار الانسان من اشعار الراس الی قدمیه ذاکرا کما کتب فی الصدر الروح فی البدن کالدهن فی اللبن الخ فاذا تهیا اسباب حرکة اللبن یخرج الدهن من جانبه العلوی کذلك اذا حصل للانسان حرکته بحصول المراقبة یتحرك ویسعیٰ الی العالم العلوی بل یخرج من مخرجیه ویصوّر بصورة خاصة۔ لہ

ترجمہ

ذکرِ رُوحی یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے ذکر سے انسانی بدن میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے تو اس کا تمام بدن سر کے بالوں سے قدموں تک ذاکر ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ پہلے تحریر ہو چکا ہے کہ بدن میں رُوح، دودھ میں گھی کی مانند ہے۔ تو جب دُودھ میں حرکت کے اسباب مہیّا ہو جاتے ہیں تو گھی اُوپر کی جانب سے نکلتا ہے۔ اسی طرح حصولِ مراقبہ سے انسان کو جب ذکرِ رُوحی کی حرکت حاصل ہوتی ہے تو عالمِ بالا کی طرف اس کی حرکت اور سعی شروع ہوتی ہے بلکہ اپنے مخرج سے نکل کر مخصوص شکل میں متشکل ہو جاتا ہے۔

۱۱۲

علم کیمیا هو صیرورة القلب الاسود احمر کما ان المس بایقاع زیبق الکلنک یصیر ذهبا والاکسیر علی قسمین ظاهر و باطن۔ الاکسیر

لہ خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۶۰

Marfat.com

الظاھر جعل المس ذھبا والاکسیر الباطن کما ذکرت فی الصدر۔ وھیمیا نکتۃ بوحدانیۃ اللہ تعالیٰ یعنی ان المنازل فی البدن الانسانیۃ سوا المضغۃ اربعۃ الفواد والضمیر والسر والقلب المدور جامع لجمیع اسرار اللہ وناضر بنور اللہ ابدا۔ فاذا حصل للانسان ھذہ المقامات ینتقل روحہ من مقام الی مقام بل یسعی الی اعلی المقام۔ وریمیا صنعۃ عالیۃ وسیمیا ذوق السالکین یعنی تماشا رصاحبدلاں وحکیماں است کہ ہر یک را دراں مقامِ میموں دریک جاقرار نباشد من طلب ھذہ العلوم فلیداوم علی صلوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولزم علی نفسہ خدمۃ الحکماء الواقفین لاسرار الالٰھی ویکون عمرہ مستطیلا وصحبتہ فی آخر العمر مع الملٰئکۃ ومجاورتہ بانبیاء اللہ تعالیٰ واولیائہ حتی یکون ذکرہ وفکرہ معھم ویحشرہ اللہ تعالیٰ فی زمرۃ الاولیاء والاصفیاء من طلب ھذہ النعمۃ ینبغی ان ینزوی من مجامعۃ النساء وصحبۃ الکفار والفجار والمجانین اربعین یوما۔ [1]

ترجمہ

علم کیمیا وہ علم ہے جس سے سیاہ دل سُرخ ہوجاتا ہے جس طرح کہ تانبا کلنک پارہ ڈالنے سے سونا ہوجاتا ہے۔ اکسیر کی دو قسمیں ہیں، ظاہری اکسیر اور باطنی اکسیر۔ ظاہری اکسیر ظاہر تانبے کو سونا بنانا ہے اور اکسیر باطن وہ ہے جس کا ہم نے ابتدا میں کیا ہے اور ھیمیا وحدانیتِ الٰہیہ کا نکتہ ہے۔ یعنی انسانی جسم میں گوشت کے لوتھڑے کے علاوہ یہ چار منازل ہیں فواد۔ ضمیر۔ سِر۔ قلب مدوز جو تمام اسرارِ الٰہیہ کا جامع اور نور ربانی سے ہمیشہ تر و تازہ رہتا ہے۔ جب آدمی کو یہ مقامات حاصل ہوجاتے ہیں تو اس کی رُوح ایک مقام سے دُوسرے مقام پر منتقل ہوتی رہتی ہے۔ بلکہ اعلیٰ مقام کی طرف بھاگتی ہے۔ ریمیا ایک عالی صنعت ہے اور سیمیا سالکین کا ذوق ہے۔ یعنی صاحبِ دل اور دانا لوگوں کا تماشا ہے۔

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار، قلمی۔ ص ۱۶۲ تا ۱۶۴

Marfat.com

کسی کو اس بابرکت مقام میں ایک جگہ قرار نہیں۔ جوان علوم کا طالب ہو اسے چاہئے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ پر ہمیشہ درُود شریف بھیجے۔ اپنے آپ پر اسرارِ الٰہی سے واقف حکمار کی خدمت لازم کرلے اس کی عمر لمبی ہوگی اور آخر عمر میں اس کی صحبت فرشتوں کے ساتھ اور اسے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ اور اولیائے عظام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ سے قُرب حاصل ہوگا۔ یہاں تک کہ اس کا ذکر و فکر ان کے ساتھ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کا حشر اولیار اور اصفیار کے گروہ میں فرمائیگا۔ اس نعمت کے طالب کو چاہیئے کہ چالیس دن عورتوں سے جماع اور کافروں، فاسقوں اور پاگلوں کی صحبت سے کنارہ کش رہے۔

—— ۱۱۳ ——

قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ خمرت طینۃ آدم بیدی اربعین یوما ثم اذ ایضع اللہ النطفۃ فی الرحم للخلقۃ الانسانیۃ تکون اربعین یوما نطفۃ ثم تکون فی الاربعین الثانیۃ علقۃ ثم فی الاربعین الثالثۃ مضغۃ ویخلق المضغۃ عظاما وسواہ فتبارك اللہ احسن الخالقین ثم الصانع الحقیقی یدخل الروح فیھا وذکورتہ وانوثتہ فی علمہ تعالیٰ ویکتب ملك الارحام علی ناصیتھما سعادتھما وشقاوتھما ورزقھما وانفاس عُمرھما وزوجیتھما فللہ حکمۃ کاملۃ فی الاربعین فمن ھذہ لزم للسالك احیاء اربعۃ اربعین لقربہ وظھور اسرارہ وحکمتہ کما یتم الخلقۃ الانسانیۃ بعد مضی اربعۃ اربعین کذلك ظھور حکمۃ السلوك تتم بعد مضی الاربعۃ۔ [1]

—— ترجمہ ——

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے میں نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَامُ کی مٹی کو چالیس روز تک اپنے دستِ قدرت میں بصورتِ خمیر رکھا۔ پھر جب انسان کی تخلیق کے لئے نطفہ کو رحم میں رکھتا ہے تو چالیس روز تک وہ نطفہ کی صورت میں رہتا ہے۔ پھر دُوسرے چالیس روز میں وہ بشکل منجمد

[1] خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی) ص ۱۶۵، ۱۶۶

Marfat.com

خوُن رہتا ہے۔ تیسرے چالیس روز میں وہ گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے۔اسی لوتھڑے میں اللہ تعالیٰ ہڈیاں پیدا فرمادیتا ہے اور اسے برابر فرمادیتا ہے۔ بڑی برکتوں والا ہے وہ بہترین خالق۔ پھر صانع حقیقی اس میں رُوح ڈالتا ہے۔ اس کا لڑکا، لڑکی ہونا علمِ الٰہی میں ہوتا ہے۔ رحموں پر مقرر فرشتہ ان کے ماتھے پر ان کی سعادت، شقاوت، رزق، عمُر کے سانس اور ان کی زوجیت لکھ دیتا ہے۔ اس سے معلوم ہُوا کہ چلہ میں اللہ تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ ہے۔ اسی لیے سالک کے لئے چار چلے اس کے قربُ اس کی حکمت اور اس کے اسرار کے ظہور کے لئے لازم ہیں۔ جس طرح انسان کی تخلیق چار چلوں میں پُوری ہوتی ہے اسی طرح سلوک کی حکمت کا ظہور بھی چار چلوں کے گزرنے پر پُورا ہوتا ہے۔

— ۱۱۴ —

ان عطوفة الابوة للبنوة لازمة ولا یحب احد ان یکون احدا افضل منه الا الاب یحب ان یکون ابنه افضل منه وابناء هٰولاء الافراد المعدودة الی القیامة لا یجدون میراث آبائهم بغیر اختیار المجاهدة۔ [۱]

— ترجمہ —

ماں باپ کی شفقت اولاد کے لئے لازم ہے اور کوئی آدمی یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی دوسرا اس سے افضل ہو۔ لیکن باپ یہ چاہتا ہے کہ اس کا بیٹا اس سے افضل ہو۔ قیامت تک گنتی کے ان چند افراد کی اولاد مجاہدہ اختیار کئے بغیر اپنے آبا کی میراث نہیں پا سکے گی۔

— ۱۱۵ —

یلزم علیك قلة النوم وقلة الطعام وقلة الکلام فی امضاء عمره هذا مقصودنا ومطلوبنا۔ [۲]

— ترجمہ —

عمُر بھر تجھ پر تین چیزیں لازم ہیں۔ قلتِ نوم، قلتِ طعام اور قلتِ کلام۔ یہی ہمارا مطلوب

[۱] خزائن فتحیۃ الاسرار، قلمی۔ ص ۱۶۹
[۲] خزائن فتحیۃ الاسرار، قلمی۔ ص ۱۷۲

Marfat.com

مقصود ہے۔

۱۱۶

کُن فی الدنیا وحیدا فریدا مستغنیا عن الخلائق۔ [1]

ترجمہ

دُنیا میں اکیلا، یکتا اور مخلُوق سے بے پروا ہو کر رہ۔

۱۱۷

وھی (خوارق العادۃ) حجاب العاشقین الصادقین الذین اذا دخلوا فی الجنۃ لایتوجھوا الی اناعیم ریاضھا سوی نعمۃ اللقاء فالطالب الصدیق المخلص اذا حصل لہ دولۃ النار النوری لایطلب من اللہ الا اللہ الواحد الکریم الوھاب ولایظھر خوارق عاداتہ علی الخلائق ویکتفی بان لایحتاج الی المخلوق فی لازمۃ بشریۃ کما ان استاذی محمد الحسن واستاذ استاذی محمد یعقوب ذھبا بامانات اللہ سلامۃ۔ [2]

ترجمہ

کرامتیں سچے عاشقوں کا حجاب ہوتی ہیں کہ جس وقت وہ (قربِ الٰہی کی) جنّت میں داخل ہو جاتے ہیں تو اس کے باغات کی نعمتوں کی جانب توجہ نہیں کرتے۔ ان کی توجہ صرف نعمتِ لقا کی طرف ہوتی ہے۔ سچے مخلص طالب کو جب نُوری نار کی دولت حاصل ہوتی ہے۔ وہ اللہ سے صرف اسی کی واحد، کریم اور وہاب ذات کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگتا اور مخلوقات پر اپنی کرامتوں کا اظہار نہیں کرتا۔ وہ اسی پہ اکتفا کرتا ہے کہ لوازمِ بشریت میں وہ مخلوق کا محتاج نہیں ہوتا جس طرح میرے استاذ حضرت محمد حسن اور ان کے استاذ حضرت مُحمد یعقوب (رَحِمَهُمَا اللهُ تَعَالٰی) اللہ تعالیٰ کی امانتیں سلامتی کے ساتھ لے گئے۔

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۷۶

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۱۸۳، ۱۸۴

Marfat.com

۱۱۸

فاعلموان حرزالیمانیة من لدن علی الی آخر ایام الدنیا تکون نصیبة لستة رجال علی وجه الکمال لانها جامعة لجمیع امور الدینیة والدنیویة من حصول محبة اللہ وقربہ ودفع خوف الاعداء والبلاء وطلب الشفاء وطلب توسیع الرزق وطلب حصول کل الصنعة وقتل اعداء اللہ ولکن من طلب رضاء الحق لم یتوجہ الی قتل فرد من افراد الانسانیة۔ [۱]

ترجمہ

جان لو کہ حرز یمانیہ حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنۂُ سے لے کر دُنیا کے آخری ایام تک علی وجہ الکمال صرف چھ آدمیوں کے حصہ میں آئے گی۔ کیونکہ یہ دُعا تمام دینی دنیوی امور مثلاً اللہ تعالیٰ کی محبت اور قرب کا حصول، دشمنوں اور بلاؤں کے خوف کے دفعیہ، شفا، وسعت رزق، ہر صنعت کے حصول اور دُشمنانِ خدا کو قتل کے لیے جامع ہے لیکن جو رضائے الٰہی کا طالب ہے وہ انسانوں میں سے کسی کے قتل کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔

۱۱۹

اذکار سہ قسم است لسانی وجنانی وروحانی کماورد ذکر اللسان لقلقة وذکر القلب وسوسة و ذکر الروح روح و ریحانة۔ پس چوں از دولت سالک کامل بذکر روحی منوّر گشت و حرکت روحانی بذکر رحمانی حاصل گردانید مقصود صلحت یافت وچوں تضیع اوقاتِ عالیات در ہوا و نفسِ نفسانی باغوار شیطانی دردار گیر فانی بسر برد از مقصودِ خلقت محروم ماند و مضمون اذا فسدت بر وعائد گشت مقصود از تکرار ترغیب طالب است۔ [۲]

ترجمہ

ذکر تین قسموں پر منقسم ہے لسانی (زبانی)، جنانی (قلبی) اور روحانی، جیسا کہ وارد ہے زبان کا

---

[۱] خزائن فتحیۃ الاسرار، قلمی، ص ۲۰۳، ۲۰۴

[۲] خزائن فتحیۃ الاسرار، قلمی، ص ۲۰۹، ۲۱۰

Marfat.com

ذکر سارس پرندہ کی آواز کی طرح ہے۔ ذکر قلبی وسوسہ ہے اور ذکر روحانی راحت و آرام ہے۔ تو جب طالب کامل سالک کی بدولت ذکر روحی سے منور ہو جاتا ہے اور روحانی حرکت ذکرِ رحمانی سے حاصل کر لیتا ہے تو "صَلُحَتْ" کا مقصد اسے حاصل ہو جاتا ہے اور جب کوئی شخص عالی قدر اوقات کو اس فانی حکومت میں شیطانی بہکاوے سے نفسانی نفس و حرص میں بسر کر دے تو مقصودِ آفرینش سے محروم رہ جائے گا اور "اذا افسدت" کا مفہوم اس پر عائد ہو جاتا ہے۔ اس مضمون کو بار بار ذکر کرنے سے مقصود طالب کو رغبت دلانا ہے۔[1]

—— ۱۲۰ ——

من اراد ان یدفع خطرات الشیطانیة فلیداوم علی صلوٰة التسبیح یصلی فی کل یوم اولیلة مرة والافی کل جمعة فی اللیل اوفی النھار ویودیھا مثل الترتیب الذی ذکر فی خزانة الجلالی وھوان ینوی بھذہ النیة نویت ان اصلی للہ تعالیٰ اربع رکعات صلوٰة التسبیح الخ وبعد التحریمة یقراء قبل الثناء خمسة عشر مرة کلمة التمجید بان یقول سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوة الا باللہ العلی العظیم ثم یقراء الثناء والتعوذ والتسمیة وسورة الفاتحة مرة ثم سورة الاخلاص عشر مرة ثم کلمة التمجید المذکورة بعد الاخلاص فی القیام عشر مرة ثم یرکع ویسبح تسبیح المسنون ثلاث مرة ثم کلمة التمجید المذکورة عشر مرة ثم فی القومة عشر مرة ثم یسجد ثم بعد قراة التسبیح المسنون یقراء کلمة التمجید المذکورة فی السجدة عشر مرة ثم فی الجلسة عشر مرة ثم فی السجدة الثانیة عشر مرة فصارت خمس وسبعون مرة ثم فی الرکعة الثانیة والثالثة والرابعة ھکذا اتم قراٰة کلمة التمجید فصارت تمام قراءة کلمة التمجید ثلاث مائة مرة۔[2]

---

[1] یہ مضمون اقتباس نمبر ۹۹، ۱۰۹، ۱۱۱ وغیرہ میں گزر چکا ہے۔

[2] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی) ص ۲۶۴ تا ۲۶۶

Marfat.com

ترجمہ

جو شخص خطرات شیطانیہ کو دُور کرنا چاہے اسے صلوٰۃ التسبیح پر مداومت کرنی چاہیئے۔ ہر دن یا رات میں ایک بار پڑھے ورنہ جمعہ کی رات یا دن میں پڑھے۔ خزانۃ الجلالی کی ترتیب کے مطابق ادا کرے جو یہ ہے کہ نیت یُوں کرے۔ میں نیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے لئے چار رکعت نماز تسبیح ادا کرنے کی الخ بعد از تحریمہ اور قبل از ثنا، پندرہ مرتبہ کلمہ تمجید سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے۔ پھر ثنا، تعوذ، تسمیہ، سورہ فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص دس بار پڑھے۔ سورہ اخلاص کے بعد دس بار ہی کلمہ تمجید قیام میں پڑھے۔ پھر رکوع کرے اور مسنون تسبیحات تین بار پڑھے اس کے بعد کلمہ تمجید مذکور دس بار، پھر قومہ میں دس دفعہ پڑھے۔ زاں بعد سجدہ کرے تسبیحات مسنونہ کے بعد کلمہ تمجید مذکور سجدہ میں دس دفعہ، پھر جلسہ میں دس دفعہ، پھر سجدۂ ثانیہ میں دس بار پڑھے، اس طرح ۷۵ دفعہ یہ کلمہ ہو جائے گا۔ دُوسری، تیسری اور چوتھی رکعت میں بھی اسی طرح کلمہ تمجید کی قرأت مکمل کرے۔ اس طرح کلمہ تمجید کی کل قرأت تین سو دفعہ ہو جائے گی۔

۱۲۱

من كان له حاجة من الدنيا والآخرة ويريد سرعة الاجابة فليغسل في اول ليلة الجمعة وليلبس الثياب المطهرة غير المستعمل ثم يشرع في صلوٰة كن فيكون الخ ثم يقراء بعد قراءة الفاتحة هذه "وافوض امري الى الله ان الله بصير بالعباد" مائة مرة ثم في الثانية "نصر من الله وفتح قريب" مائة مرة ثم بعد التشهد الاولى يقراء في الثالثة بعد الفاتحة "الا الى الله يصير الامور" ماية مرة ثم في الرابعة بعد الفاتحة يقراءً "انا فتحنا لك فتحا مبينا" ماية مرة ثم بعد السلام يقراء هذه الآية ماية مرة "غفرانك ربنا واليك المصير" ثم يسجد ويقراء "استغفر الله واتوب اليه" ماية مرة۔ الله قاضي الحاجات يقضي حاجته بفضله وكرمه۔ [1]

---

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار، قلمی ص ۲۶۷، ۲۶۸

Marfat.com

ترجمہ

جسے دُنیا و آخرت کی کوئی حاجت درپیش ہو اور قبولیت میں جلدی کا خواہشمند ہو تو اسے چاہیئے کہ جمعہ کی رات کی ابتدا میں غسل کرے۔ پاک غیر مستعمل کپڑے زیب تن کرے اور نماز کن فیکون شروع کرے۔ یہ نماز چار رکعت ہے۔ نیت یُوں کرے، میں نے نیّت کی چار رکعت نماز کن فیکون ادا کرنے کی۔ فاتحہ کے بعد "افوض امری الی اللّٰہ ان اللّٰہ بصیر بالعباد" سو بار پڑھے۔ دُوسری رکعت میں اسی طرح "نصر من اللّٰہ وفتح قریب" سو بار پڑھے۔ زاں بعد تشہد اولیٰ کے بعد تیسری رکعت میں فاتحہ کے بعد "الا الی اللّٰہ تصیر الامور" سو بار۔ پھر چوتھی رکعت میں فاتحہ کے بعد "انا فتحنا لك فتحا مبينا" سو بار، پھر سلام کے بعد یہ آیت کریمہ "غفرانك ربنا واليك المصير" سو دفعہ پھر سجدہ کرے اس میں استغفراللّٰہ واتوب الیہ سو دفعہ پڑھے۔ قاضی الحاجات اللہ تعالیٰ ہے اپنے فضل و کرم سے اس کی حاجت پُوری کرے گا۔

۱۲۲

اذا خاف من شرارة عدو فليصل صلوة مستجاب الاولياء ركعتين وينوى بهذه النية نويت ان اصلى لله تعالىٰ ركعتين صلوة مستجاب الاولياء ويقراء بعد الفاتحة فى كل ركعة سورة الفيل الم تر كيف سبع مرة و بعد السلام يسجد و يقراء هٰذه الدعاء بسم الله الرحمن الرحيم اللهم يا شديد القوى و يا شديد المحال يا عزيز يا عزيز يا عزيز ذل بعزتك على جميع خلقك وصل على محمد وعلىٰ ال محمد وكفنى عن شر فلان بن فلان بحولك وقوتك فانه لاحول ولا قوة الا بالله العلى العظيم[1]

ترجمہ

جب کسی دُشمن کی شرارت کا خوف ہو تو دو رکعتیں نماز مستجاب الاولیاء پڑھے۔ نیّت

[1] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی)، ص ۲۶۹، ۲۷۰

Marfat.com

یُوں کرے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے لئے دو رکعت نماز مستجاب الاولیاء پڑھنے کی نیّت کی۔ ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد الم ترکیف (سورہ الفیل) سات مرتبہ پڑھے سلام کے بعد سجدہ میں جلئے اور یہ دُعا پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم یا شدید القوی ویا شدید المحال یا عزیز یا عزیز یا عزیز ذل بعزتك علی جمیع خلقك وصل علی محمد وعلیٰ اٰل محمد وکفنی عن شر فلان بن فلان بحولك وقوتك فانہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

— ۱۲۳ —

من خاف عن شرارۃ الاعداء فلیصل اربع رکعات صلوٰۃ دفع شر الاعداء ولیقراء فی شفعۃ الاولی قل یاایھا الکٰفرون وسورۃ الاخلاص وفی الشفعۃ الثانیۃ المعوذتین ثم بعد السلام یاحی یاقیوم برحمتك استغیث سبعون مرۃ امنہ اللہ تعالی من شر الاعداء۔ [۱]

— ترجمہ —

جسے دشمنوں کی شرارتوں کا ڈر ہو اسے چار رکعت نماز دفع شر الاعداء پڑھنی چاہیئے پہلی دو رکعتوں میں قل یاایھا الکٰفرون اور سورۃ الاخلاص پڑھے اور آخری دو رکعتوں میں معوذتین کی تلاوت کرے۔ سلام کے بعد یاحی یاقیوم برحمتك استغیث سترّ بار پڑھے اللہ تعالیٰ اسے دُشمنوں کے شر سے امن میں رکھے گا۔

— ۱۲۴ —

چوں مالکان مملکت اہلِ ظواہر ہر چہ از زبان می برآرند فی الفور جریان حکم بصفت کن فیکون جاری است علی ہذا القیاس حرکتِ خاطرِ مالک مملکت باطن بسرعۃ اجابت نیز نافذ[۲]

— ترجمہ —

جب ظاہری مملکت کے مالک زبان سے جو کچھ نکالتے ہیں کن فیکون کی صفت سے وہ

---

[۱] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی) ص ۲۷۰، ۲۷۱

[۲] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی) ص ۲۷۶ (بین السطور)

Marfat.com

حکم جاری ہوتا ہے اسی طرح مملکت باطن کے دل کی مرضی بھی سُرعتِ اجابت سے نافذ ہو جاتی ہے۔

۱۲۵

چوں فرمودہ رسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ الصحبۃ توثر واقع است سالک کامل بسیار تاثیر بخش است از اشغال چنانچہ در طریقہ سلوک از برائے وصال الٰہی دو رکن است اوّل فنا فی الشیخ دوم فنا فی اللہ و بقا باللہ۔ ؎۱

ترجمہ

جب فرمانِ نبوی ہے الصحبۃ تو ثر (صحبت موثر ہے) تو سالکِ کامل کی صحبت اوراد و اشغال سے زیادہ مؤثر ہے۔ چنانچہ طریقہ سلوک میں وصال الٰہی کے لئے دو رُکن ہیں:

۱۔ فنا فی الشیخ ۲۔ فنا اللہ اور بقا باللہ۔

۱۲۶

بعضے مردم از راہ نقص می گویند کہ دریں زمانہ ایں گروہ باعظمت و شکوہ معدوم ماند قیاس باید کرد کہ ہر گاہ سلسلہ علومِ ظواہر جاری و طرقِ علوم حکمت و اقسام صنعت الی یوم القیامۃ رواں و سلاطین خلدھم اللہ فی املاکھم دائم و قائم ایں زمرۂ معظمہ کہ از عالم مفقود کردند چہ معنی دارد۔ ؎۲

ترجمہ

بعض لوگ بطورِ اعتراض کہتے ہیں کہ یہ عظیم اور پُرشکوہ گروہِ (اولیاء) اس زمانہ میں ناپید ہے۔ سوچنا چاہیئے کہ علومِ ظاہر کا سلسلہ ظاہری دُنیا میں جاری ہے۔ علوم فلسفہ اور مختلف اقسام کی صنعتوں کے طریقے قیامت تک جاری رہیں گے اور حکمران، اللہ تعالیٰ ان کو اپنے ملکوں میں ہمیشہ قائم رکھے، قائم و دائم ہیں پھر اس گروہِ عظیم کو دُنیا سے مٹا دینے کے قول کی کیا حقیقت رہ جاتی ہے۔

؎۱ خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۲۷۷ (بین السطور)

؎۲ خزائن فتیحۃ الاسرار (قلمی)۔ ص ۲۷۸

Marfat.com

۱۲۷

اخبرك الله يحبهم و يحبونه فافهم بای وصف صرت محبوبا [۱]

خبر داد ترا خدای تعالیٰ بکریمہ یحبهم و یحبونه پس بفہم بکدام وصف گشتی دوست داشتہ شدہ۔ یعنی آں عرفانِ حق بود پس مطلب از تحصیلِ علم است و مقصد از علم عرفانِ حق و قطع مطلق از دونِ حق۔ [۲]

ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ یحبهم و یحبونه نازل فرما کر تجھے خبردار فرمایا پھر سوچ کہ کس وصف کے باعث تو محبوبِ ربانی ٹھہرا۔ اور وہ وصف عرفانِ حق ہے۔ حصولِ علم سے مقصود اس پر عمل کرنا ہے اور عمل کا مقصود معرفتِ حق اور ماسوا رحق سے کلیتاً منقطع ہو جانا ہے۔

۱۲۸

۱۔ فی الحقیقت علم را یک نکتہ داں سبقِ وحدت را بخواں از نکتہ داں
۲۔ فضلِ حق چوں گشت شاملِ حالِ تو برفشاند گرد پر و بال تو
۳۔ ہر دو کوں را گر دِراہ دانی یقین جز صفات و ذاتِ پاک اے اہلِ دیں
۴۔ سود و نفع خود ندیدی در جہاں در قیاس من زیاں است و زیاں
۵۔ ہر چہ منعت می کند از ذکرِ او دشمن است او را نخوانی دوست تو
۶۔ محو کن نحو و معانی در ذکرِ حق تا شوی از خلق رستہ در سبق
۷۔ چوں فنا در ذکر گردی گم شوی در بری مطلوبِ ذکر آدم شوی
۸۔ مطلب از ابداء انساں ذکر بود مقصد از احداثِ عالم فکر بود
۹۔ گر تو از ہر دو گذشتی اے رحیل می نماید نزدِ عاقل مستحیل
۱۰۔ از خلائق بگسل و امین نشین باش دائم فارغ خود را مبین

---

[۱] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی) ص ۲۸۵

[۲] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی) بین السطور ص ۲۸۵

Marfat.com

۱۱۔ واذربك اذا نسیت میگوید خدا	دع نفسك ہاں بیاد ہاں بیا
۱۲۔ مژدۂ خوش میرسد بے حرف و صوت	در فریق لایموتوں شوز موت
۱۳۔ آں جرس بے حرف و صوت و بے جہت	دائماً گویا ترا بایں صفت
۱۴۔ آدر آں کاشانہ کان بودت نخست	بین دراں مردانہ سیمرغ نہفت
۱۵۔ عارفِ کامل چوں یابد ایں وصال	بس کند زیں گفت گو زیں مقال[۱]

ترجمہ

۱۔ علم کو حقیقت میں ایک نکتہ جان اور وحدت کا سبق نکتہ دان سے پڑھ۔

۲۔ فضلِ خداوندی جب تیرے شاملِ حال ہوجائے گا تو تیرے بال و پَر گرد کو جھاڑ دینگے (اور عالمِ علوی جانب مائل بہ پرواز ہوجائیں گے۔)

۳۔ اے دین کے حامل. صفات اور ذات پاک کے سوا دونوں جہانوں کو اپنے راہ کی گرد خیال کر۔

۴۔ اس دُنیا میں اگر تُونے اپنا نفع اور نقصان نہ دیکھا تو میرے خیال میں پھر سراسر گھاٹا ہے۔

۵۔ جو چیز تجھے اس کی یاد سے روکے وہ تیری دشمن ہے اس کو دوست کہہ کر نہ بلا۔

۶۔ نحو و معانی وغیرہ علوم کو ذکرِ حق میں محو کر دے تاکہ اللہ تعالیٰ کی جانب بڑھنے میں تو مخلوق سے آزاد ہوجائے۔

۷۔ جب تو ذکر میں فنا ہوجائے گا تو تُو گم ہوجائے گا اور اگر مطلوب حاصل کرلیا تو تُو انسان بن جائے گا۔

۸۔ انسان کی پیدائش کا مقصود ذکر ہے اور دُنیا کی آفرینش سے مطلوب فکر ہے۔

۹۔ اے مسافر! اگر تُونے دونوں (ذکر و فکر) کو چھوڑ دیا تو صاحبِ عقل کے نزدیک یہ محال ہے۔ یعنی عقلمند ان ہر دو کو نظرانداز نہیں کرسکتا۔

۱۰۔ مخلوق سے تعلقات منقطع کر اور اطمینان میں رہ۔ دُنیا سے ہمیشہ فارغ رہ اور خودبینی

---

[۱] خزائن فتحیۃ الاسرار (قلمی) ص ۲۸۵ تا ۲۸۷

Marfat.com

میں مبتلا نہ ہو۔

۱۱۔ ارشادِ ربانی ہے واذکر ربک اذا نسیت (رب کو یاد کر جب تو بھول جائے) اپنے نفس کو چھوڑ۔ خبردار ہو اور آ۔ باخبر ہو کر آ۔

۱۲۔ حرف اور آواز کے بغیر خوش خبری آتی ہے۔ اس کا مصداق بننے کے لئے موت (سے قبل موت) حاصل کر کے لا یموتون یعنی اولیاء اللہ کے زمرہ میں شامل ہو۔

۱۳۔ وہ گھنٹی حرف، آواز اور جہت کے بغیر ہوتی ہے اور ہمیشہ تیرے ساتھ اسی صفت سے ہم کلام رہتی ہے۔

۱۴۔ اسی گھر میں آ جس میں کبھی تو مکین تھا۔ مردانہ وار دیکھ کر سیمرغ پوشیدہ ہے۔

۱۵۔ عارفِ کامل جب یہ وصال کر لیتا ہے تو یہ گفت گو قیل و قال ختم کر دیتا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com